Mulazah Gulal

ایک ظریفانہ ناول موسوم بہ

مُلّا آزاغلول

ہین پیرانہ سالی کی ہوسناکیون اور اُس کے بُرے انجام کا نہایت دلچسپ ظریفانہ

انداز اور پُر لطف عبارت مین خاکہ کھینچا گیا ہے

از تصنیف

ور در و جناب مولوی عبد الباری صاحب آسی متوطن قصبہ اُلدن

ضلع میرٹھ حال مقیم لکھنؤ

ف سُندر شانتا پھول وتی۔ عیار فقیر۔ اقوال اکبر و علم الشعر و سورج مکھی وغیرہ

بہ اہتمام

بابو کیسری داس صاحب سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع نولکشور لکھنؤ مین طبع ہوا

۱۹۲۵ء

اطلاع

اگرچہ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی اور فہرست مطلول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب معلوم کر سکتے ہین قیمت بھی اندازاً ہے لیکن خاص اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ رہ گئے ہین انمین بعض انگریزی ناول سے اردو ترجمہ ہی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ ہو

قیمت	مسٹر رینالڈ کے انگریزی ناولون کے اردو ترجمے
عہ	فسانۂ الہ دین و لیلےٰ - مشہور ناول اسٹار آف منگریلیا کا ترجمہ رنگین داستانون کے ضمن مین بہشت و دوزخ کی سیر کرائی ہے پڑھکر دل دھڑک جاتا ہے مترجمہ منشی امیر حسین صاحب تحصیلدار کاکوردی
زیر طبع	فریب حسن - ناول فاسٹ کا اردو ترجمہ جسمین قصہ کے پیرایہ مین بدکرداریون کے زبون نتائج دکھائے گئے ہین . . . .
ع۸	فسانۂ سوزن عشق - ناول سیمٹرس کا ترجمہ جسمین دنیا کی خودغرضی اور ریاکاری کی ایک عجیب و غریب قصہ کے پیرایہ مین دلکش تصویر دکھائی گئی ہین
زیر طبع	فسانۂ لارنس درو تھ - ایک عفیفہ لڑکی کی داستان فوجی افسرون کی بیباکی چارلس گذشتہ شاہ انگلستان کی بے اعتدالی - زنان درباری کی بدکرداری وغیرہ کا خاکہ - ترجمہ رائے ہوس پلاٹ مترجمہ سید امیر حسین صاحب . . . .
۱عار	لعبت فرنگ - رینالڈ کے ایک تاریخی ناول کا ترجمہ مگر واقعی قصہ کو نہایت پیچدار صورت مین بیان کیا ہے . . . .
۵	فسانۂ حسرت وصل - نہایت عمدہ ناول ہے قابل دید . . . .
۱۲	مارگیرٹ - شاہ اسکاٹلینڈ کا ملکہ مارگیرٹ سے دغابازی سے شادی کرنا اور یورپ کا فیصلہ حق کی فتح نہایت دلکش ناول ہے . . . .

مُلّا نَزاغلوں

پہلا قہقہہ

مُلّاجی خدانخواستہ ہندی الاصل تو تھے نہین بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ
[ا]یران سے نازل ہوئے تھے اور بعض بزرگ کہتے ہین کہ عرب سے بہرحال آپ
[کا] شان نزول کچھ بھی ہو۔ آپ کا آشیانۂ وحشت کاشانہ کہین بھی ہو یہ ضرور ہے
[کہ] ہندمین آکر آپ ہندی بن گئے تھے۔ اور مدتون کے رہنے سہنے سے آپ کو وہی
[در]جہ اور رتبہ حاصل ہوگیا تھا جو اکثر غیرزبان کے غیرمانوس الفاظ کو حاصل ہوگیا ہے
[بہ]رحال ملاجی ہندوستان کے دوسرے شہرون کو چھوڑ کر دہلی مین قیام پذیر
[ہو]تھے اور قیام بھی کچھ معمولی نہ تھا۔ بلکہ دِلّی مین رہتے رہتے دِلّی کے روڑے بنے
تھے۔ یار دوست آشنا ساتھی خدا کے فضل سے آپ کے بھی بہت سے موجود تھے
[آ]پ کی ہر دلعزیزی کا ثبوت اِس سے زیادہ ملنا محال ہے کہ آیرا غیرا نتھو خیرا نے
[آپ] کو دوست صادق اور محب واثق کا خطاب بھی دے دیا تھا۔ اور کم سے کم
[اِ]س وقت سب آپ کے نیاز مند قدیم بنے ہوئے تھے۔ آپ ایک عجیب عزت افزو[ن]
[م]گر تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رکھتے تھے۔ جہلا تو البتہ یہ کہتے تھے کہ بڑے بالیاقت
[او]ر صاحب فضیلت ہین۔ مگر معزز پڑھے لکھے اصحاب کی زبانی تو جب سُنا یہی سُنا
[کہ آ]پ فارسی مین تو خیر آمد نامہ۔ مفید نامہ۔ دستور الصبیان پڑھا سکتے ہین

وہ بھی کریم اللغات یا ملا غیاث الدین رامپوری کی مہربانی سے۔ علیٰ ہٰذا علم عربی مین
ملّا صاحب تو بہت ڈینگ مارتے تھے۔ کہ میزان منشعب سے لے کر صحاح ستّہ کی
کتابون تک پڑھی بھی ہین۔ اور پڑھا بھی سکتے ہین صرف۔ نحو منطق معقول فلسفہ
ادب فقہ اصول غرض کوئی علم ہو۔ آسان ہو یا مشکل کسی مین بند نہین۔ مگر پڑھے
لکھے آدمیون کی راے تو یہی تھی کہ آپ عربی مین صرف الجہل۔ نادانستن کا باب ازبر
کیے ہوے ہین اور طلبا کو اِسی کی تعلیم بھی خوب دے سکتے ہین۔ بہر صورت پھر بھی
بذلہ سنج اصحاب اور مرنجان مرنج احباب نے صرف آپ کی چھاج سی ڈاڑھی
اور لمبی عصا۔ سبز پگڑی کے اعتبار پر مُلّا کا جیتا جاگتا خطاب عطا کر دیا تھا۔ اِسے
بھی ہم تو ملاجی کی خوش قسمتی سے کچھ کم نہین سمجھتے۔ کیونکہ حضرت حسین واعظ صاحب
کاشفی کو جب تک کہ اُنھون نے موسیقی کا امتحان پاس نہین کیا تھا۔ مُلّا کا مقدس
خطاب نہ ملا تھا۔

یہ تو رہا آپ کی لیاقت و علمیّت و تبحُّر کا حال۔ اب صورت دیکھنے کا بھی آپ
کو اشتیاق ہو گا اِس واسطے اُسے بھی ملاحظہ کرائے دیتے ہین اگرچہ یہ اُمید نہین
کہ ہم حلیہ شریف کی اُس رنگ و روغن سے تصویر کھینچ سکین۔

قامت دلجوئے مُلّا صاحب باقتضاے جوانی مین سرو تو کیا چیز ہے تاڑ کے
درخت کو بھی مات کرتی ہو گی اور ماشاء اللہ کلّ طویلٍ احمق کی بنی بنائی تصویر
ہو گی۔ مگر اِس گئے گذرے وقت ڈھلتے جوبن شام جوانی کی حالت مین جب اُنھین
قسام ازل کے یہان سے ایک کمان کیانی انعام مین مل گئی تھی وہ اپنے آپ کو
حسین بلکہ حسینون کا بھی قبلہ گاہ جانتے تھے۔ آپ کی بینی مقدس ناہموار رستہ
یا نیچی اونچی پہاڑی کی طرح کہین سے کم اور کہین سے زیادہ تھی جسے دیکھ کر آپ فخریہ کہدیا
کرتے تھے کہ اِسی سے میری طبیعت کا اُتار چڑھاو معلوم ہو سکتا ہے۔ چشم بد دور ایک ہی
آنکھ سے زمانہ بھر کو دیکھتے تھے۔ دوسرا بازار بند تھا۔ اور نہ دوسری آنکھ کی چشمہ
لگانے کی وجہ سے نہ کچھ حاجت سمجھتے تھے۔ لبہائے مبارک کو دیکھ کر اگرچہ اکثر

شائقین معاً یہ شعر پڑھ دیتے تھے کہ ؎

تو گوئی تا قیامت زشت روئی
بر و ختم است و بر یوسف نکوئی

مگر خیریت سے مُلّا صاحب کبھی اس سے بھی چین بہ جبین نہ ہوتے تھے بلکہ ہنسکر فرمادیا کرتے تھے کہ لاحول ولا لوگ بھی کیا پاگل ہین۔ زمانہ بھی کیا خارج از عقل چیز ہے۔ کیا نم کہ مصرعہ

بحث سے خارج ہوا وہ جو سخن ثابت ہوا

یہ نہین جانتے کہ حسین اور کہتے کسے ہین اگر ہمارا حُسن۔ حسن نہین ہے تو پھر حسن کس جانور کا نام ہے۔ بس بس ہم سمجھ گئے کیا نم کہ لوگ جلتے ہین۔ ؎

بمیر تا برہی اے حسود کین رنجے است
کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رُست

طرہ برین آپ کے چہرۂ مشکین پر جو چیچک کے داغ تھے وہ تو ایسی بہار دکھاتے تھے جیسے اودے انجیر پر زنبور سیاہ۔ سر کو اکثر عقلمند ناریل سے تشبیہ دیتے تھے اور اِس پر محاسن شریف نے وہ حسن پیدا کر دیا تھا۔ کہ مُلّان کو اِس شعر کا مصداق بنا دیا تھا ؎

سُنا یوسف کو حسینان جہان بھی دیکھے
ایسا بےمثل طرحدار نہ دیکھا نہ سُنا

خصائل شریفہ مین یہ بھی داخل تھا کہ اکثر اوقات آئینہ دیکھتے اور بار بار اپنے دہن مبارک کو بنا بنا کر اس مین دیکھا کرتے اور خوش ہوتے۔ اِس خوش ہونے مین ذرا اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ یہ تفریح طبع صرف اپنے حسن بےمثال کو دیکھ کر ہوتی تھی۔ اور بعض کہتے ہین کہ نہین وجہ یہ تھی کہ آئینہ مین عکس پڑتے ہی ایک ایسی عجیب و غریب صورت نظر آتی تھی جو نہ آنکھ سے دیکھی نہ کان سے سنی نہ کہین کسی عجائب المخلوقات کی کتاب مین اس قسم کے جانور کا ذکر آیا پھر خوش

نہ ہونا اور مُلّا کی طبیعت کا کھل نہ جانا - یعنی چہ معلّی کے علاوہ مسجد کی امامت کی پگڑی بھی آپ ہی کے سر پر بندھی ہوئی تھی - رہی نماز وہ اکثر تو قضا ہی ہو جاتی تھی - ورنہ اگر شامت اعمال سے چند حواری جمع ہو گئے تو صرف ایک کُلّی یا تیمم پر اکتفا کر کے ڈگری دار کے قرضہ کی طرح ادا کر دی جاتی تھی - یہ ضرور دیکھا گیا کہ امام صاحب نماز مین غیر معمولی عجلت سے کام لیتے تھے - اور اس قدر جلد رکوع سے سجدہ اور سجدہ سے تشہد مین پہونچ جاتے تھے کہ بمبئی میل کی ڈاک جی - آئی - پی - ایک اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن پر ہرگز اتنی جلد نہ پہونچتی ہوگی - بلکہ خیال تو یہ ہے کہ ملک الموت بھی کسی مریض کی جان نکالنے مین اگر جلدی کرتے ہون گے تو اتنی ہی - جیسا کہ آپ لفظ سلام مُنھ سے نکالتے ہین -

اختلال حواس کی وجہ سے اکثر فرض پڑھ کر سنت کا بھول جانا آپ کی سنت مین داخل تھا دعا مانگنے سے تو وہ اکثر ایسے بھاگتے تھے جیسے لاحول سے ابلیس علیہ اللعن - نفل پڑھنا تو آپ پہلے ہی بدعت خیال کرتے تھے بلکہ اکثر فرمایا کرتے تھے لاحول ولا زاہد خشک بھی عجب نیچتاخے ہین کہ بلا ضرورت خواہ مخواہ دین اسلام مین رخنہ اندازی کرتے ہین کیا تم کو پڑھنے کے لئے فرض اور سُنتین ہی کیا کم ہین کہ نفل بھی ایجاد کر لئے - اور ایجاد بندہ اگرچہ گندہ کی مصداق بن گئے ہے بھئی واللہ عجیب لوگ ہین ناحق کو گناہ کبیرہ کی گٹھریان سر پر لادتے ہین اور دھوبی کے لدّو بیل بنے ہوئے ہین - چہ خوش -

غرضکہ بہئیت کذائی ہمارے مُلّا صاحب مسجد مین رونق افروز رہتے تھے ان باتون سے ناظرین کو مُلّا کی ساری کیفیت تو معلوم ہو ہی گئی ہوگی اُن کی لیاقت علمیت اور تبحر کا حال تو کھل ہی گیا ہوگا - اتنی بات اور رہ گئی ہے کہ یار لوگون کے ایسے جلسے بہت ہی کم ہوتے ہون گے جہان ذات شریف موجود نہ ہوتے ہون - کسی طوائف کے طائفہ کا مجرا ہے تو کہین شطرنج - گنجفہ - چوسر - تاش اُڑتی ہو تو

غرضکہ آپ ہر جگہ ضمیر قبل الذکر کی طرح موجود ہوتے تھے۔ اور دوستون کی غم تراشی فرماتے تھے۔ ان کے موجود ہونے مین بھی تھوڑا بہت اختلاف ہے کہ ایسے اچھے جلسون مین انھین شریک کیون کیا جاتا تھا۔ بعض کہتے ہین کہ تبرکاً و تیمناً آپ کا قدوم میمنت لزوم ہوتا تھا۔ اور بعض کہتے ہین کہ نہین یہ بات نہین تھی بلکہ یار لوگ اپنا رنج و غم کم کرنے کے لئے ایسا کرتے تھے بہرحال اس مین شک نہین کہ آپ ہوتے ضرور تھے۔

دوسرا قہقہہ

یہ کہان کی دوستی ہے کہ بنے ہین دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

آفتاب عالمتاب کو نکلے ہوئے دیر گذر گئی دنیا مین روشنی خوب پھیل چکی کاروباری آدمی اپنے اپنے کام دھندے مین لگ گئے مُلّا جی کے سارے شاگرد بے بدل یا اُن کے کھانے کمانے کی کل ایک ایک کر کے مدرسہ مین آپہونچے۔ اور اِدھر اُدھر کی گپین اُڑانے لگے۔ ایک بولا کہ مُلّا جی کی داڑھی تو بالکل ہمارے بھورے بکرے کی داڑھی سے ملتی جلتی ہے۔ دوسرا خبث الحدید کے ڈھیلون سے ہونٹون کو مشابہت دینے لگا۔ تیسرے نے بے تکلفانہ اپنے مدحیہ قصیدہ کا یہ شعر پڑھکر سُنا دیا۔

وُہ ہونٹ اُن کے ہین خبث الحدید کے ڈھیلے
الٰہی ناک ہے کیا شاخ ناگ پھن کی سی

غرضکہ خوب خوب چہ میگوئیان ہو رہی ہین اور یہ اِس وقت کو بوجہ مُلّا جی کی عدم موجودگی کے بہت ہی کچھ غنیمت سمجھ رہے ہین۔ مگر سمجھ مین نہین آتا کہ مُلّا جی روز سویرے سے (گاؤتکیہ سے) کہ جس کے غلاف نے غالباً دھوبی کی کبھی نازبرداری نہ کی تھی اور اسی وجہ سے وہ اب گاؤتکیہ نہین رہا تھا۔ بلکہ جاموس تکیہ بنگیا تھا)

کمر لگا کر در مین آ بیٹھتے تھے آج کیا ہو گیا جو اس وقت تک گدھے کے سینگون کی طرح غائب غلہ ہین۔ یہ لیجئے لڑکون مین ان کی دیر حاضری کی بابت پھر کچھ تذکرہ چھڑا سنئے شاید کچھ پتہ چل جائے۔

ایک۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کہین سیر سپاٹے کو گئے ہین۔

دوسرا۔ معاذ اللہ وہ کہان ٹلنے والے ہین اندر حجرے مین پڑے ہوئے اینڈ رہے ہین۔

تیسرا۔ منھ لپیٹے ہوئے پڑے ہین شاید کچھ بخار وغیرہ چڑھ آیا ہے۔

چوتھا۔ خدا کرے اگر نہ چڑھا ہو تو اب چڑھ آئے۔ مگر کچھ چیخ پکار تو ہے نہین غرض ہر کوئی اپنی رائے کا اظہار کر رہا تھا۔ اتنے مین ایک صاحب جو بہت ہی کچھ گھبرائے ہوئے سے معلوم ہوتے تھے۔ نازل ہوئے۔ آتے ہی لڑکون سے سوال کیا ملانجی کہان ہین۔ اشارہ سے بتا دیا گیا کہ حجرہ شریف مین تشریف فرما ہین۔

بوکھلائے ہوئے دوست کچھ ایسی عجلت سے ملانجی کے پاس گئے جیسے کوئی بڑا ضروری کام ہوتا ہے۔ حجرے مین گھس جانے کے بعد دیکھا کہ ملانجی چارپائی پر دراز ہین۔ نہ بولتے ہین نہ چالتے ہین۔ گونگے کا گڑ کھائے ہوئے ہین۔ گپ چپ کی مٹھائی بنے ہوئے ہین۔ آواز دی۔ ملانجی! کیا غضب ہو گیا۔ دوپہر دن ہونے آیا۔ زمانہ اپنے کام دھندے مین لگ گیا آپ ہین کہ پڑے اینڈ رہے ہین۔ قصہ کیا ہے مزاج تو اچھا ہے۔ اب یاد آیا کہ آج صبح کی آپ نے نماز بھی نہین پڑھی۔ جماعت بھی کسی اور ہی نے پڑھائی ہے۔ کہین شکم مین درد تو نہین ہے۔ منگاؤن سوڈا واٹر۔ برف پڑی ہوئی پیو تو پیتے ہی طبیعت ٹھکانے لگ جائے۔

ملانجی۔ ضرورت نہین ہے۔ اور آیا کہ نماز مین نہ ہونا اور اس وقت تک سونا کچھ تعجب کی بات نہین ہے آیا کہ، آدمی ہی نماز مین نہین ہوتے۔ اور آدمی ہی اس وقت تک سویا کرتے ہین۔ "تکیہ کلام ہی"

دوست۔ اُستاد کوئی نہ کوئی وجہ تو ضرور ہے۔ ع

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے ؎

معلوم ہوتا ہے کہ کسی کالی پری کی نظر لگ گئی ہے۔

ملانجی۔ بگڑ کر۔ آپ اچھے آدمی ہو بھئی تم بھی بوڑھے ہو گئے پیر فرتوت کے درجہ سے متجاوز ہو چلے آیا کہ ساری گلستان پڑھ چکے مگر خبر نہین کہ حکایت لکھا ہوا ہے یا حکایت عقل کے پیچھے ڈنڈا لئے پھرتے ہو۔ چہ خوش بھلا ملان کو نظر گذر ہو سکتی ہے۔ اور ہو بھی تو کچھ تعجب نہین مگر نہین آیا کہ یہ بات غلط ہے آج کل ہم دوسرے جھگڑون میں پھنسے ہوئے ہین۔ آیا کہ ؎

کچھ آج کل تو اور ہی دھن ہے لگی ہوئی

رنجیدہ رنج سے ہین نہ خوش ہین خوشی سے ہم

اگر ہوش ٹھکانے ہوتے۔ کچھ بناؤ سنگھار کرتے۔ اُس حالت مین کوئی پری پرا۔ یا کالا دیو وغیرہ دیکھ لیتا اور عاشق ہو جاتا تو کوئی شکایت نہین تھی دنیا کا کام یہی ہے۔ حسین ہوتے ہی اس لئے ہین کہ اُن پر کوئی عاشق ہو۔

دوست۔ واللہ۔ کیا خوب۔ آپ نے تو مجھے ڈرا دیا۔ کیا کسی اور جھگڑے مین پھنس گئے۔ ذرا جلد بتاؤ کوئی معقول تدبیر کرین۔ (ہنس کر) ع

درمان کے لئے دوا دوش ہے

دوست کے ہنسنے نے تو غضب ہی ڈھا دیا۔ ملانجی کے غصہ کا انجن پھٹ گیا مزاج کا تھرما میٹر بہت کچھ ترقی کر گیا۔ ایسے گرم ہوئے کہ کانون سینہ سے ایک آہ بھی کھینچی۔ مگر خیریت ہوئی کہ نزلہ دوسری طرف گرا۔ وعظ فرمانے لگے ''آیا کہ دوست اختر حسین تمھین پر کچھ منحصر نہین ہے۔ اس کمبخت محبت سے سبھی ٹھگتے ہین۔ دوست عزیز آیا کہ سبھی کلستے ہین۔ دیکھا نہین آیا کہ قیس سنگ تراشی مین کیسا اُستاد کامل تھا۔ کیا نام کہ ؎

قیس سا پھر ہوا پیدا نہ بنی عامر مین فخر ہوتا ہے گھرانے کا سدا ایک ہی شخص

آیا کہ وہ لیلیٰ پر عاشق ہوا۔ دنیا بھر نے اکٹھا ہو کر اُسے مجنون کا خطاب دیدیا مگر

یون تو زمانہ کہتا ہے دیوانہ قیس کو
آسی وہ عاشقون مین بڑا کام کر گیا

اور آیا کہ تم بھی ہنس پڑے آیا کہ جیسے ہم تمھارے دوست ہی نہین ہین ے

یار اغیار رہوئے دوست جفاکار ہوئے
ہائے مین وائے پریشانی و غربت میری

اختر حسین - یار بات تو کہو بگڑ کیون گئے مین نے تفریحًا مذاق مین ایک بات کہدی تھی یہ کوئی میرا خیال صحیح تو ہو نہین سکتا ہے - مگر تم تو بے طرح بیسن کے لڈو بنے ہوئے ہو۔

مٹی کا تیل اتنا آگ کو نہین بھڑکاتا - لاہوری نمک زخم مین اس قدر مرچین نہین لگاتا۔ ہُو کا لفظ دیوانہ کو اتنا پاگل نہین بناتا - مسور کی دال سے اتنا سودا کا مادہ جوش بن نہین آتا - جیسے اختر حسین کے اِس فقرے سے ملانجی جوش مین آگئے - بولے - کہ بس بس سمجھ گئے - آیا کہ دنیا مین دوستون کا قحط ہو گیا معلوم شد کہ کوئی کسی کا یار نہین - عشق عاشقی کے معاملہ مین بھی دنیا چھیڑنے لگی - خیر جی بس اَب ہم سمجھ گئے کہ تم دوست ہی نہین - ساتھی ہی نہین - ہوتے تو کوئی تدبیر کرتے آیا کہ یہ دلیل کچھ کم نہین ہے - آیا کہ منطق کا مسئلہ ہے دوست نہین تو دشمن - دوشِقون مین سے ایک کا ہونا لازم - بلکہ الزم ہے - مگر خیریت یہ ہوئی کہ جلد دن نکل آیا -

کوس چلی نا - باوا پیاسی - افسوس یہ بیقراری -

اختر حسین - اہا - اَب سمجھا - یون کہئے کہ آپ نے اپنے سمند دل کو سبزہ زار محبت مین چرنے کے واسطے چھوڑ دیا ہے - بھئی دوست تمھین اپنی معشوقہ کی قسم ہے ذرا صحیح صحیح حال کہو کہ دِل کو تسکین ہو - واللہ یہ تو بڑے مزے کی بات ہے -

مصرعہ
ہاتھ لا اوستاد کیون کیسی کہی

قاعدہ کی بات ہے کہ چور کی داڑھی مین تنکا ہوتا ہے۔ نشیب مین پانی مرتا ہے ملاجی کچھ خاموش ہوئے۔ اختر حسین نے فوراً رائے قائم کر لی۔ کہ انکا موشی نیم رضا۔ ضرور کچھ نہ کچھ دال مین کالا ہے۔ اب کیا ہے لو دل لگی کا ایک مشغلہ ہاتھ آیا۔ لوگونسے سنا گیا ہے کہ جب یہ ایران سے آئے تھے۔ تو بہت کچھ روپیہ ساتھ لائے تھے۔ ادھر یہان رہ کر تیامی اور مساکین کے حصے آتے آتے۔ لڑکون کے پڑھاتے پڑھاتے بھی اُنھون نے بہت کچھ جمع کر لیا ہے بس اب اُس مین اِن کے باوا کا کیا ہے۔ آنکھ بچی اور مال دوستون کا۔ عشق چیز ہی ایسی ہے۔ آج کل دوستی کے معنے یہی ہین۔ بیہودہ محبّت کا نتیجہ ہی یہ ہے ؎

ہشیار یار جانی یہ وشت ہے ٹھگونکا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستونکا

یہی باتین سوچ کر مُلّا سے مُصر ہوئے۔ کچھ اپنے سر کی قسمین دلائین۔ کچھ محب صادق کہہ کر دل بڑھایا۔ اور بڑا کام یہ کیا کہ اُن کی غیبی۔ یا غیبانی معشوقہ کا واسطہ دیا جس سے سنگ آمد و سخت آمد کا معاملہ ہوا۔ جبرًا و قہرًا طوعًا و کرہًا۔ ملّاجی کو حال تبانا ہی پڑا۔ غصّہ تو فرو ہو گیا۔ بجاے اِس کے دونون مین نہین تو ایک آنکھ مین ضرور آنسو بھر آئے۔ پہلے اختر حسین کو راز داری کی تاکید کی۔ اپنی بنی بنائی آبرو پر پانی پھرنے کا اندیشہ ظاہر کیا اور اقرار لے لیا کہ بات دو ہی آدمی تک محدود رہے گی کسی تیسرے کو کانون کان بھی خبر نہین ہو گی۔ حساب دوستان در دل کا مضمون ہو کر یہ بات یہین تک گتھی ہو کر رہ جائے گی۔ کیا معنے کہ اختر حسین نے صاف کہدیا کہ ملّاجی ہم تمھارے قدیم نیسیاز مند اور جان نثار ٹھہرے ہم سے تمھاری کوئی بات ظاہر ہو گئی تو یون سمجھو کہ دنیا سے دوستداری اُٹھ گئی۔ بھلا ایسا ہو سکتا ہے۔ توبہ توبہ معاذ اللہ۔

ملان۔ سنئے صاحب آپ کی دعا سے آیا کہ ہم بھی عقلمند آدمی ہین۔ چوری ہوتی
ڈکیتی ہوتی۔ یا اور ایسا ہی کوئی سنگین معاملہ ہوتا۔ توتوبہ توبہ بھلا ہم کیون
بتانے لگے تھے۔ کان پکڑکے کہتا ہون۔ آیا کہ زمانہ جنبد۔ نگر ملان نمی جنبد
مگر یہ ہے محبت کا معاملہ۔ اس مین مشورے صلاح کی ہر وقت ضرورت
ہے اور آیا کہ اِس کے چھپانے سے نہ کوئی فائدہ اور آیا کہ نہ یہ چھپ سکتا
ہے۔ آیا کہ آج کیا ہم نے تو پہلے ہی سے یہ سن لیا ہے۔ گیا نم کہ ؎

عشق اور مشک چھپائے سے کہین چھپتا ہی
سر بازار ہی پٹتا ہے ڈھنڈورا اِن کا

اور در اصل دیکھو تو ہم صرف اِس حافظ شیرازی کے شعر کی وجہ سے تمھین یہ حال
سناتے ہین۔ کہ یہ بھید آپ پر آج نہ کھلا کل کھلے گا۔ آیا کہ محبت مین لاغر ہونا
بیمار پڑنا۔ بخار آجانا وغیرہ ضروری باتین ہین۔ اُس وقت تمھین خواہ
مخواہ خبر ہو ہی جائے گی۔ ورنہ ماشاءاللہ ہمارا پیٹ بہت بڑا ہے۔ ہم نے
دنیا بھر چھان ماری ہے زمانہ دیکھ ڈالا ہے۔ گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہے
آیا کہ پھر متانت اور سنجیدگی ہم مین نہ ہو گی تو اور کس مین ہو گی۔

اختر حسین۔ ملانجی آپ بھی عجیب آدمی ہین ساری زلیخا پڑھ گئے اور مرد
عورت کا حال معلوم نہین سوال از آسمان جواب از ریسمان۔ پوچھتا کچھ ہون
جواب آپ کچھ دیتے ہین۔

ملانجی۔ اب آپ ساری باتین پوچھتے ہین تو لیجئے ہم کو بھی کچھ ڈر نہین بتائے
دیتے ہین گیا نم کہ کچھ چوری نہین کی ڈاکہ نہین ڈالا۔ آیا کہ اپنا دل تھا جس کو
چاہا دیدیا۔ بس کل جمنا کی سیر کو گئے تھے۔ وہان ایک دل کا خریدار نظر آیا
سودا پٹ گیا۔ ہم نے دل دیدیا۔ مختصر یہ کہ طبیعت ہی تو ہے قابو سے باہر ہو گئی
اب تم سے کچھ تدبیر ہو سکے تو کرو۔ آیا کہ یاد کرلو ملا نے ہر بزم گرم جگہ تمھارا ساتھ دیا
اور ایک تمھارا ہی کیا آیا کہ سب دوستون کا نیاز مند بنا رہا پھر اس معاملہ مین کوئی

وجہ نہین کہ تم کوشش نہ کرو۔
اختر حسین۔ واللہ آپ بھی کیا خوب باتین کر رہے ہین۔ نعوذ باللہ۔ اجی جناب جان تک لڑانے کو۔ پسینہ پر خون گرانے کو تیار ہین۔ انیٹ سے انیٹ بجادینگے مگر آپ کی معشوقہ کو آپ سے ضرور ملادین گے۔ آپ نام۔ قوم۔ پتہ نشان تو بتایئے۔
ملانجی۔ کیا آپ کو میرا نام معلوم نہین۔ ارے بھئی نزاغلول نام ہے۔ حسینی سید ہون "۔
اختر حسین۔ اجی واللہ ہے۔ آپ تو حسینی سید ہین۔ بس اک تھوڑا سا آنکھ مین کج ہے سو اس مین آپ کا کوئی ہرج نہین۔ معشوقہ کا نام تبایئے۔
ملانجی۔ بھئی آیاکہ سوچو تو سہی۔ ہمین نام وغیرہ دریافت کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ کیون کرتے آیاکہ کچھ نالش تو کرنی تھی نہین۔ ڈگری جاری کرانے کی تو نوبت پہونچ ہی نہین رہی تھی۔ دوسرے یہ کہ آیاکہ ؎

بچھڑتے وقت ہم سے کہتے سنتے کچھ نہ بن آئی
کہان اوسان رہتے ہین جب ایسا وقت سرپر ہو

کیا تم کہ ایک بات اور یاد آگئی۔ ایک آدمی ایسا ضرور ہونا چاہیئے۔ جو قاصدی۔ ونامہ بری۔ وپیغام بری۔ ودلالی۔ وقرمی۔ وکٹناپے وغیرہ مین طاق۔ بلکہ شہرہ آفاق ہو۔ اور وہ اس مین مہارت تامہ یعنی کہ پوری پوری دستگاہ و قدرت و قبضہ رکھتا ہو۔ آیاکہ ایک پیسہ سے لیکر دو روپیہ تک تنخواہ دینے کو تیار و راضی و مستعد ہون۔
اختر حسین۔ بھئی واللہ ملان کیا ذہن رسا ہے۔ کیا بات سوجھی ہے۔ جو کسی کی سمجھ مین بھی نہین آسکتی۔ جلد تلاش کرون گا۔ اور کل اس بات کا جواب دون گا "۔

تیسرا قہقہہ
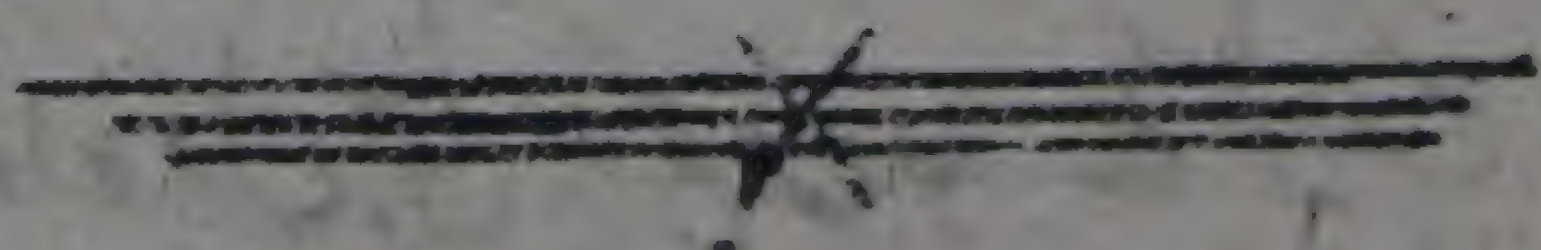
ایک مختصر مگر پُرتکلف کمرہ ہے جہان اِس وقت پانچ سات دُوست اپنی
خوش گپیون اور چہ میگوئیون مین مشغول ہین کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔ جتنے
مُنھ اُتنی ہی باتین "ہر کس بخیال خویش خبطے دارد"۔ یہان یہی چہل پہل مچی ہوئی
تھی کہ اختر حسین بھی تشریف لے آئے۔ اور آتے ہی برسم سنت الاسلام
سلام علیکم وعلی من لدیکم کا لفظ بھی اُن کی زبان سے ادا ہوگیا جواب بھی مل گیا
بیٹھ بھی گئے ایک صاحب نے قاعدہ کے موافق مزاج پُرسی بھی کر لی۔ اِدھر اُدھر کی اور
باتین پوچھکر یہ بھی دریافت کر لیا کہ آخر آج آپ غائب کہان رہے۔؟

اختر حسین۔ آہا آپ کو معلوم نہین۔ نیا گل کھلا ہے۔ گلہری رنگ لائی ہے۔
مینڈکی کو زکام پیدا ہوا ہے بیل نے بچھڑا دیا ہے۔

دوسرے۔ خیر باشد۔ آخر کچھ کہو تو سہی۔

اختر حسین۔ بُڈھے امام جی کھوسٹ ملاجی کو بُڑھاپے مین عشق چرایا ہے۔

تیسرے۔ قہقہہ لگاکر۔ واہ یک نشد دو شد بلکہ سو تین شد۔

اختر حسین۔ واللہ شفیق احمد صاحب بُرا حال ہے صبح جو مین گیا تو چادر سے مُنھ لپیٹے
ایسے پڑے ہوئے تھے جیسے سانپ سونگھ گیا۔

شفیق احمد۔ آخر کہان جا پھنسے۔

اختر حسین۔ جمنا پر کسی نے جال مارا ہے۔

شفیق احمد۔ تب تو غم نہین کوئی دن کا خرچ نکل آیا۔ لاحول ولا۔ وہسکی کا پیگ
پیے ہوئے مدتین گذر گیئن۔ اور سچ تو یہ ہے کہ یہ خم کے خُم لُنڈھائین کہان سے
مال مفت آئے تو خواہ مخواہ دل بھی بیرحم بن جائے حرام کا مال آئے حرام مین جائے
گھر سے تو ڈبل خرچنے کو جی نہین چاہتا۔

ایک اور صاحب۔ آخر یہ بھی پتہ چلا کہ وہ ماہرو کون ہے جس کے بدر سے چہرے کو دیکھکر ملان کا دل پارۂ کتان کی طرح چھن گیا۔

اختر حسین۔ آپ کی بھی ماشاء اللہ کیا باتین ہین۔ واللہ عیب کرنے کو بھی ہنر کی ضرورت ہے۔ بھلا احمقون کو بھی کہین معلوم ہوا کرتا ہے کہ کیا نام ہے۔ لو سنو ایک اور خوش خبری سنائین۔ ملان نے ایک فرمائش بھی کر دی ہے کہ کسی معتبر آدمی کو ہم سے ملاؤ۔ بلکہ ہمارے پاس نوکر رکھاؤ۔ کم سے کم اور کچھ نہ آتا ہو تو قحبہ اور دلالہ کا کام تو انجام دے سکے۔ (سب ہنس پڑے) اختر حسین پھر گرم تقریر ہوئے

کیون اُستاد کیسی کہی

اب جاتا کہان ہے میدان مار لیا۔ وہ چارون شانے چت مارا ہو کہ ہڈی پسلیون کا بھرکس نکل جائے۔ مگر اُستاد واللہ شیرینی کھلاؤ تو تمھین ہی ملازم رکھا دین پھر کیا ہے بس راوی چین ہی چین لکھتا ہے۔ پانچون گھی مین۔ دن عید رات شبرات کا مضمون ہوگا۔ مگر سچ بات یہ ہے۔ پہلے فیصلہ کرنا اچھا ہے کل کوئی جھگڑا ہو۔ نصفٌ لی و نصفٌ لک ہذا قوم الجاہلین پر عمل کرنا پڑے گا۔ ہندی مقولہ ہے۔ سارا جاتا دیکھئے تو آدھا دیجئے بانٹ۔

علی احمد۔ اے واللہ سبحان اللہ۔ یار تم کیا کہنے لگے دوستون کے لئے جان حاضر ہے بقول شخصے شعر

ہم سے سیکھے کوئی دم بڑنا دوستون کی آگ مین
یہ ہوا بھی تو نہین دشمن کی آب و گل کے پاس

قسم ہے جان تک حاضر ہے۔

شفیق احمد۔ خوب حضرت واہ چہ خوش چرا بنو دی۔ آدھے کے مالک آپ آدھے کے آپ۔ ہم بھنگ کے بھاڑے مین رہے۔

اختر حسین۔ مگر غضب یہ ہے کہ اگر علی احمد کو رکھا گیا تو ملا بگڑ جائے گا کسی معمولی آدمی کو نوکر رکھا کر جو کچھ اینٹھنا ہو اینٹھو۔ سانپ مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے۔

شفیق احمد۔ خیر جو کچھ تمھاری راے ہو۔ بہر حال اپنا اُلّو نہ چھوڑو گے
بعد مُدت کے پھنسا ہے یہ پُرانا....

چوتھا قہقہہ

پھر اُڑ گئی نیند ہاے تقدیر
پھر آ گئی یاد بے وفا کی

دونون طرف چھیڑ چلی جاے تو لطف ہے۔ اُدھر کی سنئے اختر حسین چلے گئے تو ملاجی اُٹھے اپنے بیٹھنے کی جگہ تشریف لائے۔ دماغ کو تو ابجرات چڑھے ہی ہوئے تھے۔ آتے ہی جنٹلمین لوگون کی طرح سر کھولا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھائی۔ آنکھون پر ہاتھ پھیرا۔ دو چار جمائیان لین ایک دو انگڑائیان توڑین۔ مگر تو بہ کچھ ایسی وحشت سمائی ہے طبیعت ٹھنڈی ہی نہین ہوتی۔ کل ہی نہین پڑتی جوش فرو ہی نہین ہوتا۔ عقل ٹھکانے ہی نہین لگتی۔ حواس برجا ہی نہین آتے۔ خیالات ہین کہ کڑہی کے ابال کی طرح اُمڈے چلے آرہے ہین۔ آنسو ہین کہ نادان بچّے کی طرح مچلے جاتے ہین اعوذ پر اعوذ پڑھی۔ استغفراللہ کا کلمہ زبان پر آیا۔ خیالات کو پراگندہ کیا۔ مگر پھر وہی حسینہ سامنے کھڑی ہی تصور مین اپنے البیلے حسن کی بہار دکھا رہی ہے۔ وہی ملاجی اُسے کھڑے ہوئے ایک آنکھ سے گھور رہے ہین پھر وہی دریا کا منظر پیش نظر ہے۔ یہ تو سب کچھ ہے مگر پیٹ ظالم بُری بلا ہی۔ لڑکون کو سبق پڑھانا ضروری تھا۔ پڑھانے لگے۔ مگر کس طرح کہ تمام غصّہ معصومون پر اُتار اگیا۔ کسی کے ٹیپ جائی۔ کسی کو گھونسہ انعام دیا۔ کسی کو لپڑ کسی کو ٹھوکر کسی کو جھڑکی۔ جو جس کسی کے نصیب کا تھا مل گیا۔ انچہ نصیب است ہم می رسد۔ آخر یہ کس قصور پر سبق یاد نہین تھا۔ تختی اچھی نہین لکھی۔ کمبخت کا املا درست نہین دیر مین کیون آیا۔ ہم سو رہے تھے تو ہمارے پاس کسی کو کیون جانے دیا۔ غرضکہ سب پر کچھ نہ کچھ جرم ضرور لگا یا گیا۔ یہ بھی ہو لیا تو بڑبڑانے پر نوبت پہونچی۔ خبیث۔ نابکار

احمق - گدھے - پاجی کہتے ہوئے غڑاپ سے پھر حجرہ مین داخل ہوئے - عبائے مُبارک تان لی - اور ع

پھر وہی ہم ہین وہی آہ و بکا
پھر وہی صحرا وہی کہسار ہے

اے لیجئے ہائے کا نعرہ نکل گیا - اب کیا ہے اِس نے تو مقدمتہ الجلیش کا کام دیا شکوؤن کی لنیڈوری چھوٹ گئی" - ہائے مین کمبخت دریا ہی پر کیون گیا تھا - تقدیر نے بُرا گل کھلا دیا - اے کمبخت دل تیرا بُرا ہو - اے موذی آسمان تیرا ستیاناس جائے آیاکہ ع

کچھ کام نہ دُنیا ہی کا ہوتا ہے نہ دین کا
اے عشق ترا ناس ہو رکھا نہ کہین کا

یا ملان وہ تھا ایک دلّی کے اپنے محلے مین کیا - آیاکہ دور دور تک نیک طبیعت بدلہ سنج مرنجان مرنج مشہور تھا - آیاکہ یا اب یہ وقت ہے - کہ لوگ کہین گے اِن کی برابر کوئی لُچّا ہی نہین بدمعاش ہی نہین دُنیا کی کیانم کہ ساری بُرائیان اِن مین ہین - مگر آیاکہ توبہ توبہ نعوذ باللہ - استغفر اللہ مین بھی دیوانہ ہوگیا عشق اور بدنامی کا خیال رسوائی کا غم - معاذ اللہ - آیاکہ کم ظرفون کا کام ہے ہرگز نہین - کچھ بھی کیون نہ ہو - اب تو ملا اس میدان سے مُنھ موڑنے والا نہین ہے ع

مین وہ نہین ہون کہ جو اس سے (آیاکہ) دل مرا پھر جائے
پھرون جو اس سے تو (کیانم کہ) مجھ سے مرا خدا پھر جائے

ہم تو پکّے ہین اور ہر طرح پکے اور پختہ - اور تجربہ کار - قول مردان جان دارد - دیکھنا یہ ہے کہ یہ کمبخت تقدیر آیاکہ جس نے کھو دیا - ڈبو دیا - ناس کر دیا - ساتھ دے گی یا نہین؟ آہ کیا اچّھا ہوتا جو وہ پیاری - حور لقا - ماہ پیکر - سیمین بر - گل اندام ادن - ادن - آیاکہ ہان یاد آیا - لالہ رو - شعلہ خو - سیم تن - نازک بدن - جنّت کی حورون کو شرمانے والی - آیاکہ صبح کے وقت جمنا مین نہانے والی بل جائے - آیاکہ اور کچھ بھی نہین صرف تمنا ہے تو یہ کہ ایک بار وہ ہمین - اور ہم اُس کو دیکھ لین - پھر تو

ملا نام نہین جو گرد گھومتن۔ یا چکی چاٹون کی طرح آیا کہ یہین مسجد کے سامنے گھومتی نہین بلکہ ٹھوکرین کھاتی ہوئی نہ پھرے ایسا نہ ہو تو ملا نام نہین۔ وہ پری ہے تو ہوا کرے ملان بھی بحمد اللہ پرے سے کچھ کم نہین ہین۔ اور پرا نہ سہی تو دیو کی شباہت تو ضرور موجود ہے۔ شعر

مانا کہ بے سُری ہے مگر چینختی تو ہے
چکی بہی خراب مگر پیستی تو ہے

اور کیون نہو صاحب آج زمانہ بھرمین دھوم ہے کہ ملان بھی اچھا خوش رو اور خوشخو آدمی ہے۔ کیا نام کہ بازارمین نکلتے ہین تو ماشاء اللہ چشم بد دُور سب کی ہم ہی پر نظر پڑتی ہے۔ کیا نام کہ مصرعہ

خدا رکھے ہمین ہم ہین نظر پڑتی ہی عالم کی

کیا نام کہ پہلے تو ہم نے سُنا ہی سُنا تھا مگر اب تو لوگ برملا کہتے ہین کہ مصرعہ

فاش میگویم واز گفتۂ خود دلشادیم

واللہ ملان جب تم بازارمین نکلتے ہو ہر کوئی تمھین کو دیکھتا ہے۔ دوستون کی زبانی سنکر تو ہم سمجھتے تھے کہ شاید غلط ہو لوگ ہمین بناتے ہون۔ سبز باغ دکھاتے ہون۔ مگر آیا کہ آزمایا تو یہ بات بالکل صحیح ہے کیا نام کہ کل ہی کا۔ نہین نہین پرسون کا تو ذکر ہے۔ کہ ہم جب بازارمین گئے تھے۔ تو بی بگن جان۔ امیرجان سبھی تو گھورتی تھین۔ کیا نام کہ خوشی کی وجہ سے برابر قہقہے مارتی تھین۔ اجی انھین بھی چھوڑو ساقنون۔ کنجڑنون۔ تنبولنون۔ آیا کہ منہاریون۔ محلہ بھر کی مہترانیون۔ بلکہ ہر کسی کو آیا کہ ہم نے تو اپنے اوپر شیدا۔ بلکہ لٹو دیکھا۔ پھر بھلا وہ ہم کو دیکھ لین۔ اور فریفتہ نہ ہون اِس کے کیا معنے۔ اجی ہون اور ضرور ہون۔ یچ کھیت ہون مگر ایک دفعہ دیکھ لین۔ کیا نام کہ اُنھون نے اُس روز جاتے جاتے ایک نظر دیکھ بھی لیا ہوگا تو زندگی تو اُسی وقت سے وبال جان بلکہ گلے کا آزار ہوگئی ہوگی طبیعت بے قابو۔ دل مچل رہا ہوگا اور کیا نام کہ وہ اپنے دل کو یہ کہہ کر

سمجھا رہی ہون گی۔ ؎

دِل نادان وہ آتے ہین خبر آئی ہے
صبر کر صبر ذرا میرے مچلنے والے

مگر بھئی ملان یہ تو سب کچھ ہے وہ ظالم بھی بلا کی حسین ہے۔ کہ ایسی طبیعت کے شخص کو آیا کہ جس نے ساری عمر حسینون نازنینون کو پھل پایئون سے کم سمجھا۔ اور کیا تم کہ کسی کو گردانا ہی نہین۔ رہ رہ کر یاد آتی ہے۔ واہ بھئی واہ کیا کہنا۔ آیا کہ کیا حُسن تھا کہ مُرغ دل لوٹ گیا۔ ہائے جب اُس نے ساری باندھکر جمنا مین غوطہ لگایا ہے۔ بس مُلا بھی اُسی وقت سے گرداب عشق مین غوطے کھانے لگے۔ ہائے ہائے وہ اُس کے لمبے لمبے کھُلے ہوئے پریشان بال۔ وہ اُس کی سُتوان الف سی ناک وہ اُس کی کٹارا سی آنکھین وہ اُس کا چھوٹا منھ سا مُنھ کیا تم، جسے شاعر معدوم ہی کہتے ہین وہ اُس کے عناب کی طرح سُرخ سُرخ ہونٹ آیا کہ وہ اس کے نارنگی سے گال وہ اس کی صراحی دار گردن وہ اُس کے تپلے تپلے شاخ گل کیطرح ہاتھ وہ اُس کا اُبھرا ہوا جوبن کیا تم کہ بقول شاعر ؎

اور جوبن وہ گدرایا ہُوا

وہ اُس کا سڈول جسم آیا کہ بس دل پر قیامت ہی توڑ گیا ؎

جو مجھ کو اُسے بت نازک ادا تو بھول گیا
تو یاد رکھنا کہ دُنیا سے نراغلول گیا

جذبات محبت نے ابھی مُلّان کے دل کو اچھی طرح شگفتہ نہین کیا تھا طبیعت ابھی پورے طریقہ سے رنگ پر نہین آئی تھی شاعری کی پہلی ہی سیڑھی پر چڑھے تھے۔ کہ کریال مین خلل پڑا۔ رنگ مین بھنگ ملی۔ آفت مین مصیبت آئی۔ کوڑھ مین کھاج ہوئی۔ یعنی کھٹ کھٹ کی آواز آئی۔ آواز سنتے ہی مُلّان کی کنوٹیان کھڑی ہوئین چونکنے ہوئے اِدھر اُدھر تکنے لگے نیچے اوپر دیکھا۔ اتنے مین قہقہے کی آواز آئی۔ اب مُلّا نے سمجھے کہ کسی نہ کسی نے ضرور ہماری ظرافت آمیز گفتگو سُن لی فوراً چادر

تان لی - جھوٹے سچے خرّاٹے لینے لگے زندون سے مُردون مین داخل ہو گئے -

پانچوان قہقہہ

مُلّان ابھی دس پانچ ہی خرّاٹے لینے پائے تھے کہ کسی نے چادر کا دامن پکڑ کر کھینچا آواز دی مُلان جی بھی اونھ اونھ کرتے مُنھ بناتے آنکھ ملتے اُٹھ بیٹھے علیک سلیک ہوئی پہچانا تو دوست اختر حسین تھے - ساتھ مین ایک اور مُلان کا ہم زاد بھی موجود تھا -

اختر حسین - کیا آپ اُسی وقت سے پڑے تھے -

مُلّان - نہین اب ذرا طبیعت پھر چاہی تھی لیٹ گئے تھے - یہ کون ذات شریف آپ کے ساتھ ہین -

اختر حسین - کہئے اب بھی اگر آپ ہمین اپنا سچا غمگسار اور دُکھ درد کا شریک نہ جانین تو غضب ہے یا نہین - کس قدر جلد آپ کی فرمائش پوری کر دی ہے یہ آپ کے مطلب کے آدمی ہین -

ملا نجی - آیا کہ ہمارے مطلب کے کیا ہین یون کہو کہ انھین وہ ہنر آتا ہے -

اختر حسین - یہی سہی - اب تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ آپ کر لیجیے -

ملا نجی - کیون بھائی کیا نام ہے اور کیا کام کر سکتے ہو - ویسے کون ذات ہو -

نووارد - حجور نے میرا نام دریاپھت (دریافت) کیا آپ نے سُنا نہین - ملاتہ یار بیگ (شاطر عیار بیگ) شیطان سے جیادہ (زیادہ) مشہور ہون پکا کُٹنا ہون اور ذات بھانت یون آپ سے کھرا ہون کھوٹا نہین -

ملا نجی - بس بس - بک بک نہ کر - چلے ہین ہم سے زیادہ کھرے بننے کو - یہ خبر نہین آیا کہ ہم سے زیادہ کھرے تو وہ بھی نہین جو بڑے تیس مار خان ہین

شاطر عیار - وہ نہ ہون مگر ہم تو ضرور ہین -

ملانجی - اوہو تم بڑے زبان دراز ہو -
شاطر عیّار - جُبان دراج (زبان دراز) تو مین جانتا نہین - اتنا جانتا ہون بڑے تو آپ ہی ہین اور زبان کو ناپ لیجئے وہ بھی آپ ہی کی دراج (دراز) ہوگی -
ملانجی - اختر حسین تم نے یہان بھی مذاق کیا کہ ایسا بُرا آدمی لائے ہو -
شاطر عیّار - میان مین تو پہلے ہی کہہ چکا کہ بڑے تو آپ ہی ہین - سَتّر نہین تو پنچاس دیوالی تو آپ نے ضروری جاٹی ہون گی -
اختر حسین - مُلان جی عیّار ایسے ہی ہونے چاہئین - جو باتین بات پیدا کرین -
مُلانجی - خیر شاطر عیار بیگ تم کام کیا کیا کر سکتے ہو -
شاطر عیّار بیگ - اب تو جو آپ فرمائین گے وہی کام کرون گا - باقی اِن اِن عُہدون پر مین ممتاز رہ چکا ہون - چند رُوز بعہدہ گوّالاین جنگل جنگل کی خاک اُڑائی - کچھ دنون تیتر بٹیرین لڑائین - عرصہ تک کنکوے اُڑائے - غرضکہ کام تو بہت کچھ کیے ہین اب جو آقائے نامدار کا حکم ہو اُس کی بجا آوری کے لئے بھی ہمہ تن تیار ہون -
مُلانجی - آیا کہ عجب نامعقول - اُلّو کی دُم فاختہ آدمی ہے - ارے بھائی جس کام کے واسطے ہم نے بُلایا ہے وہ بھی کچھ آتا ہے یا نہین - یاد رکھ آیا کہ اگر اب ایسی بے تُکی باتین کرے گا - تو بُری طرح پیش آؤن گا - ڈنڈا موجود ہے سیدھی سیدھی بات کہہ -
دینے کو تو ملانجی کے اِس فقرہ کا بھی شاطر عیّار نے یہ جواب دیدیا کہ ججور (حضور) اگر ڈنڈا زور سے لگ گیا تو پھر مین تھانہ دار کے یہان نالش کر دونگا مگر دراصل ڈنڈے کا نام بُرا ہوتا ہے - مار سے بھوت بھاگ جاتا ہے - لکڑی کے بل بکڑی ناچتی ہے - تنکے کے بل نکل جاتے ہین - اِسی واسطے جی مین شاطر عیّار

بھی سہم گئے۔ خیال ہوا کہ اس سے بحث نہین خواہ تمام عمر ملا صاحب بالقابہ جھوٹ بولے ہون مگر جو یہ بات سچ ہوئی تو غضب ہے ابھی کچھ جواب نہ دینے پایا تھا۔ کہ ملاجی کے منھ سے پھر پھول جھڑے۔ اختر حسین پر بگڑ پڑے۔ کیا تم کہ بس جی اب نام ہی کے دوست رہ گئے ہین۔ دردخواہی اُٹھ گئی۔ کیا تم کہ سعدی کے شعر کو بھی بھول گئے۔ ؎

کہ با دوستانت (آیا کہ) خلاف ست وجنگ　　ترا کے میسر شود آن مقام

شنیدم کہ مردان راہ خدا　　دل دشمنان ہم نہ کردند تنگ

کیا تم کہ جی چاہتا ہے ابھی اس مردود کے ڈنڈے لگا کر ہاتھ پانو توڑ دون اگرچہ دل مین کھلبلی مچ رہی تھی۔ پیٹ مین چوہے دوڑ رہے تھے۔ مگر عادت۔ شاطر عیار پھر بول اُٹھے۔ حجور رام دون کی فصل تو نکل گئی۔ وہ تو الہ آباد کے اچھے ہوتے ہین۔ اگر آپ میرے ہاتھ پانون توڑ دین تو مین احسان مانون۔ تمام عمر کوئی کام نہ کرنا پڑے۔ ہون نوکر مگر آقا کا کام لون۔ یعنی تمام کام آپ ہی سے کراؤن۔ ابھی شاطر عیار اپنی تقریر کو شاید کچھ اور طول دیتے۔ مگر ادھر تو ملاجی گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے لگے کچھوے کی طرح کچھ ہاتھ پانون نکالے اُدھر اختر حسین کے منھ پر لام کاف آئی۔ انھون نے بھی ڈانٹا۔ وہ چونکے بھی بُرے ہوتے ہین شاطر عیار بیگ مآل کار سمجھ کر خموشی کے فلسفہ پہ عمل کرنے لگے۔ ادھر اختر حسین نے بمشکل ملاجی کو راضی کیا۔ اور اور باتون مین لگایا۔ شاطر عیار کی کاروائی جتائی دلیل پیش کی کہ جب آپ کے سامنے یہ اس قدر باتین بنا رہا ہے تو خیال فرمائیے کہ دوسری جگہ کیون چوکنے لگا ہے یہ غیبی معشوقہ کے اگر ملنے کی توقع ہو سکتی ہے تو بس اس طرح کہ شاطر عیار کو جانے نہ دیجئے۔ اگر اب یہ در دولت سے محروم چلا گیا تو بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا۔ یہ آپ کی معشوقہ کا پتہ معلوم کرے گا۔ اور خدا جانے کہ کیا کیا آپ کی بُرائیان کرے۔ یہ نصیحت آمیز درد انگیز فقرے سُنے تب تو مُلان جی کو ذرا ہوش آیا۔ سہولت کی باتین ہونے لگین

تنخواہ کا فیصلہ ہونا شروع ہوا۔ مگر عجیب معاملہ تھا۔ اِدھر سے ملانجی کھینچ تان کر
جس قدر کمی کی کوشش کرتے تھے۔ اسی قدر شاطر عیار زیادتی کا مصر تھا۔ دیر تک
گفتگو ہوتی رہی۔ کبھی ملاجی بولے کہ اتنی تنخواہ پر تو ہم رکھ نہین سکتے۔ کبھی
شاطر عیار بولے کہ اتنی مین میرا گجارہ (گذارہ) نہین ہو سکتا۔ غرضکہ بعد کشاکش
وحُجّتِ بیشمار طے پایا کہ ۸ر اور خوراک دو وقتہ ملانجی شاطر عیار کو دیا کرین۔ اور
چاہے جو کام لیا کرین۔ اب دونون طرف ایک اور فکر پیدا ہوئی۔ معاملہ مین
سقم نکل آیا۔ اِدھر ملانجی کو فکر ہوئی کہ اگر کل یہ منجدھار مین کشتی کو چھوڑ کر
رفو چکر ہوئے تو دین کے رہے نہ دنیا کے۔ اِدھر ایسے ہی کچھ شاطر عیار کو
خیالات پیدا ہوئے کہ اگر کل مجھے ٹکا سا جواب دے دیا گیا تو مین کیا کرون گا۔
ادھر ملانجی نے گردن جھکالی۔ اُدھر وہ کچھ سوچنے لگا ثالث بالخیر میان
اختر حسین نے بہتیرا رفع شکوک کرنا چاہا۔ مگر وزیرے چنین شہر یارے چنین۔
ایسے ہی ننوا تیلی ایسے ہی راجہ بھوج۔ ایسی ہی لکھو اُتارا ایسے ہی منوا بھانڈ۔
یہ بھی اپنی سی کر کے خاموش ہو گئے۔ مگر آیندہ بے وقوف بنانے کی اُمید پر
مُلانجی کو ہی عقلمند ماننا پڑا۔ کہنے لگے کہ ملانجی دیکھئے سارا بنا بنایا کام بگڑا
جاتا ہے تمام محنت اور جانفشانی پر پانی پڑتا ہے کچھ تدبیر سوچ کر فیصلہ کر لیجئے
ورنہ پھر آدمی تو آپ کو بہت ملین گے مگر شاطر عیار جیسا چالاک ملنا محال ہے۔

دُنیا مین تجھسے لاکھ سہی تو مگر کہان

ملانجی۔ آیا کہ ہم کیا کہین۔ کیا تم کہ اس سے اچھی کوئی تدبیر ہی نہین ہمین یہ اقرار نامہ
لکھ دے اور ہم اسے لکھ دین۔ کیون کیسی کہی۔

اختر حسین۔ بہت ٹھیک۔ واہ استاد۔ ازین چہ بہتر۔ کیون نہ ہو گلستان،
بوستان، زلیخا، سکندر نامہ، شبنم شاداب، سہ نثر ظہوری، طغرا، ابو الفضل
سب دھوئے بیٹھے ہو۔ اگر سوچ گئے تو کیا کمال کیا۔

ملان جی۔ کیا تم کہ ایک ہی کیا۔ چوہے نامہ۔ بلی نامہ۔ وفات نامہ دجا دو کی

پہلی کتاب - و نیز کیا کیا بیان کیا جائے اب نام بھی یاد نہین - گدھے کی برابر
کتابین پڑھ چکے ہین - اور جب ہم پڑھا کرتے تھے تو اُستاد بھی تنگ تھے -
کہتے تھے کہ ایسا لڑکا ہی نہین دیکھا -
شاطر عیار - ہمین بھی اکرارنامہ (اقرار نامہ) لکھنا منجور (منظور) ہی منگوایئے کاگد (کاغذ)
ملانجی بولے کہ کاغذ کہان سے منگوائین یہین لڑکون کے پاس بہتیرے
کاغذ ہین ایک تختہ کا خرچ ہے -
شاطر عیار - اس کا اعتبار کیا - یہ ناجائز ہے -
ملانجی - ناجائز ہے تو دام دلواؤ - کھا . برابر چل برابر -
شاطر عیار - ہین کیون دو دن آپ ہی دیجیئے ہین تو آپ کا نوکر ہون -
ملانجی - آیا کہ - ہمین کیا ضرورت ہے - یا ہمارا کہنا مانو - یا لاؤ دلواؤ -
زور دہ مرد چہ باشد زر بگیر و بیار
شاطر عیار ایک چلتی ہوئی رقم تھے دیکھا کہ اِس وقت پیسہ کوڑی پاس نہین
ہے خیر اس وقت آقائے نامدار ہی کی بات بالا رہنے دو - زندہ رہے تو دیدہ
خواہد شد - بتا دین گے کہ تیز کون رہا یار زندہ صحبت باقی - نائی نائی بال کتنے
ججمان جی آگے ہی کو آتے ہین - بولا کہ اچھا جو آپ کی مرضی ہو وہی کیجیئے - بات
چلتی دیکھی تو ملان جی ماش کے آٹے کی طرح بے مسالہ اکڑ گئے - کہا ہم جو کہتے
تھے - پہلے نہ مانے - آئے ہین صاحب بڑے قانون دان بن کے - جانتے نہین کہ
ملان نے ضابطہ دیوانی - و فوجداری و مجموعہ تعزیرات ہند - و آئین اکبری کیا تم کہ
ہماری باتین ختم کر رکھی ہین -
اختر حسین - واللہ وقت جا رہا ہے - شام ہونے آئی - اب جلد
تیار کر لیجئے -
ملانجی - آیا کہ تیار کرنے مین کیا دیر لگتی ہے - کیا ان کو خبر نہین ہے کہ ہم کتنے
خوش نویس ہین استاد نجہ کش بھی ہمارے آگے کیا تم کہ بقول شاعر؎

تشنگیٔ وصل جانان کب بجھے گی اے فلک
اور کتنے روز بھرنا ہے ابھی پانی مجھے

پانی بھرتے ہین۔

شاطر عیّار۔ (اختر حسین سے) تو ہم نے آپ کو بکیل (وکیل) کر دیا۔
ملاّنجی۔ تو ہم کیا کوئی محتاج ہین۔ اپنا اقرار نامہ خود لکھین گے۔ کیا نم کہ ابے لونڈے ذرا دوات قلم تو لا۔ اِدھر لڑکا دوات قلم لے کر آیا۔ اُدھر حضرت اقرار نامہ لکھنے بیٹھ گئے۔ اُدھر شاطر عیار کی طرف سے اختر حسین نے اگریمنٹ کی تیاری کر دی اور کچھ دیر پیچھے دونون لکھ چکے۔ شاطر عیار کی طرف سے جو مضمون لکھا گیا۔ اُس کو کچھ دیر کے لئے اُٹھائے رکھتے ہین۔ ملان کا مضمون قابل دید و شنید ہے سن لیجئے ان کے زور قلم۔ اور جولانی طبع کا کہنا ہی کیا ہے۔ ایک ایک سطر کو دس جگہ سے ذبح کیا تھا۔ جس سے کہ کاغذ بھی شعر العینی فرضی عاشقان زار کا خیالی مقتل بن گیا تھا۔ اور اس مین ماشاء اللہ آپ کے حروف تو وہ زینت دکھا رہے تھے۔ کیا بات ہے۔ ملانجی کی داڑھی مین تو یقین ہے کہ اتنے بال نہ ہون گے جتنے کہ ایک ایک حرف مین تھے۔ اب مضمون ملاحظہ فرمائیے۔

اقرار نامہ

انا و من و مین۔ یا بندہ گندہ عاجز و مسکین و نحیف۔ کیا نم۔ کہ ملا زاغلول کہ این از غلطی نام من پڑیدہ است) خلف الرشید و ولد الاکبر۔ یعنی سکہ بڑا بیٹا۔ قاضی اول جلول کا۔ کہ در فضل و کمال و علم بے مثال۔ ہیچ کس با ایشان لگانہ کھائیدہ یا برابر نبودہ یا مثل ایشان نشدہ۔ و برادر الصغیر یعنی کہ چھوٹا بھائی ہے حاجی بغلول کا کہ در فن جادو بیانی و ہمہ دانی از والد مرحوم بزرگتر بود۔ و پیشہ من لونڈے یعنی کہ لڑکے پڑھانا است۔ ساکن و متوطن یا رہنے والا ملک ایران کا جہان بڑے بڑے شاعر گذرے ہین۔ جیسے شیخ سعدی۔ کہ جن کی تصنیف گلستان و

بوستان - کہ جن مین عمدہ عمدہ حکایتین و نظمین جس مین طایفۂ وزدان عرب کی حکایت بھی شامل ہے - اور گفتار حکمت بھی اُس مین شامل ہین (ہوُن) وفی الحال - یا ہذا بوقت - یا اینیدم - یعنی کہ آج کل شہر دہلی مین رہتا ہون جسے شاہ جہان نے آباد کیا تھا - اور جو جہانگیر - یعنی نورجہان کے عاشق زار کا بیٹا تھا - ضرورت زمانہ یا گردش دوران سے آج کل ہم پر وقت پڑ گیا - آیا کہ نوکر رکھنے کی ضرورت پڑی این بات ہر کسے را معلوم است - وہر کوئی بخوبی جانتا ہے - کہ شاعرون کے نزدیک جہان سے اس قدر وفا معدوم نہین ہوئی - عنقا دُنیا سے گم نہین ہوا - عاشق کے دل سے صبر نہین گیا - جیسے کہ دلی سے نوکر معدوم و ناپید ہوگیا - کیا نم کہ ڈھونڈے سے ملتا ہی نہین جیسے کہ کسی نے فرمایا ہے -

زمانہ مین تو تجھ کو ہر طرف ڈھونڈا نپایا تو
مجھے باقی رہا ہے اور اب زیر زمین جانا

ہان آدم برحال خود - آیا کہ نوکر نملیہد تو ناچار اپنے کرم فرما - و نیاز مند قدیم اختر حسین سے کہ اکثر با انہا دو محفل ناچ و مجرا و سانگ و تماشہ و تھیٹر و بائیسکوپ رسیدہ ام - فرمائش نوکر کردم اُنھون نے بہت ڈھونڈا - کیا نم کہ نہین ملا تو وہ ایک نوکر نامعقول را کہ جو اپنا نام شاطر عیار بیگ می تبلاید - نزد من بیاوردند نام باپ آن نہ دانم کہ چیست مادر آن البتہ موجود نیست جب وہ اُس کو نزد من بیاوردند اول در ذات وغیرہ بسیار حجت بازی شد - او گفت کہ من زیادہ ام - و من گفتم کہ من بیشترم - الغرض بعد تکرار بسیار - و کہا سنئی بیشمار بر فیصلہ تنخواہ آمدیم قصہ کوتاہ بر مبلغ آٹھ آنہ ماہوار کہ نصف جس کے چار آنہ اور دو سُو نے جسکے اکیروپیہ و فلس یعنی پیسہ آن بتیس ۳۲ میشوند - و غلہ آن کیا تم کہ از قسم گندم بحساب فی روپیہ ۱۲ دس سیر می آید کہ جسمین پندرہ دن آدمی کا خرچ می چلد و خورا کی دو وقتہ آیا کہ جو ہم کھا دین - کیا نم کہ از قسم رُوٹی و گوشت و قورما و شیرمال و کیک و بسکٹ و میٹھا و نمکین و پوری و کچوری و رام پوری - و پراٹھا - و حلوا - و پلاؤ - و بریانی - و تلنجن - و دو پیازہ - و گولہ کباب - و شامی کباب - و کوفتہ -

و پسندے۔ میٹھے چاول۔ و فرنی و زردہ۔ و کھیر گا دیش و سویان رومالی یا چرخی
کی۔ یا شیر عید یا کھچڑی جاڑا۔ کہ دران خالص گھی می پڑد۔ کیا نم کہ در شان
آن شاعری گوید۔ (کھچڑی بریانی شما بزمستان بیاد می آید۔ و ہندی
شاعر نے کہا ہے کہ گھی کہان گیا کھچڑی مین۔ اور کھچڑی کہان گئی پیٹ مین و
قبولی۔ و گجر بھتّا۔ و دلیہ مکّا۔ و دلیہ گیہون۔ و تہری۔ و شلّہ۔ و دودھ جلیبی۔ و
انڈے۔ و آلو۔ و ساگ۔ و ترکاری۔ و دال ماش وار ہر کہ جس کا کہین ذکر
آیا ہے۔ آیا کہ ؎

ایک لڑکی بگھارتی ہے دال
دال کرتی ہے عرض یون احوال

کیا نم کہ جو پورب کی بہت مزے کی ہوتی ہے۔ و بڑیان و منگوچھیا کہ گھی
جذب می کند و کڑہی و رایتہ و بیسنی روٹی کہ جس کے بارے مین غالب
دِلّی والے نے کہا ہے ؎

جو کھاتے حضرت آدم یہ بیسنی روٹی
نہ کھاتے گیہون نکلتے نہ خلد سے باہر

و چٹنی کیری۔ و نمک مرچ کی جس سے منہ جلتا ہے۔ و چٹنی سرکہ و آم جو دیوبند کی
مشہور ہے غرضکہ جو کچھ بھی باشد مگر آنکہ مولی و شلغم و چقندر، و سیم کے بیج گوشت
مین پڑے ہوئے۔ و کدو و دراز گھیا و بنڈے و تریان، و بہلیا کدو۔ و بھنجیا۔ و
کچنال کی کلیان و گھیان و کچالو و رتالو۔ غرضکہ ہرچہ من بگھایم۔ ٹھہری ہے
سہ کرر آنکہ من بلا عذر خواہم داد۔ آیا کہ ایک کھانا اور آٹھ آنہ ہی نہین
جان تک حاضر ہے۔ مگر بشرطیکہ این ہم در فرمانبرداری من عذر نہ کند۔
مثلاً ساتھ مین رہنا و باغ کی سیر کردن و ساتھ دادن من در مقدمات
فوجداری و دیوانی وغیرہ وغیرہ کیا نم کہ اگر کام پڑے تو قرم بنا۔ یا قرم ساتی
ہم بکند بس زیادہ چہ نویسم باقی خیریت است دچہارگرر آنکہ من کبھی علیحدہ

نخواہم کرد۔ کیا تم کہ چاہے کیسی ہی مصیبت پڑے۔ اقرار نامہ تیار شد۔ ایک آپاک
مین نے اُس سے بھی لکھوالیا ہے۔ تاکہ آئندہ بے ایمانی نہ کرنے پائے۔ قلم بندہ گندہ
امام مسجد ملا زاغلول۔ تاریخ نامعلوم سن رواں۔ یوم منگل۔ شہر خالی۔

مُلانجی نے یہ مضمون آپ ہی لکھا اور یہ کہکر کہ تصنیف کے
مصنف نیکو کند بیان خود ہی سنایا۔ اختر حسین نے داد دی۔ کیا خوب۔ واہ واہ
کیا بات ہے۔ سبحان اللہ آفرین۔ کیا مضمون لکھا ہے۔ واللہ ابوالفضل۔ اور
علامہ فیضی پھڑک گئے ہون گے۔ اجی ہونٹ چباتے ہون گے۔

ملاّن خوش ہوئے۔ داڑھی پر ہاتھ پھیرا۔ اور بولے ذرا آپ بھی تو سنائیے
اُختر حسین۔ واللہ یہ کیا سننے سنانے کے قابل ہے سیدھا سادا مضمون ہے
بندہ شاطر عیار بیگ آج سے جناب ملان صاحب کی نوکری کرتا ہے
اور عہد کرتا ہے کہ جب تک ملانجی خود برخاست نہ کرین گے مین ہرگز دوسری
جگہ نوکری نہ کرون گا۔ فقط۔

ملانجی۔ خیر ٹھیک ہے۔ بھئی ہمارا جیسا مضمون لکھنے کو جگر چاہیئے۔ ہمین کاغذ
پیٹتے پیٹتے یہ دن آئے۔ کیا تم کہ ؎

عمر گذری ہے اِسی دشت کی سیاحی مین
پانچوین پشت ہے شبیر کی مداحی مین

تھوڑی دیر پیچھے اختر حسین رخصت ہوئے دونو آقا اور ملازم رہ گئے۔

چھٹا قہقہہ

وہ کیفیت وہ نظارہ نہ بھولا ہے نہ بھولے گا
مرا بے ہوش ہوجانا ترا پردہ اُٹھا دینا

برسات کا موسم آسمان پر کالی کالی گھٹائین چھائی ہوئین۔ ننھی ننھی بوندون
کی پھوار۔ نوجوان درختون کا نہا دھوکر دھانی پوشاک پہننا۔ کان سلائیون

کے جابجا ڈھیر۔ زمین پر کائی کے جمنے سے مخملی فرش کا عالم۔ آم کے درختون پر کوئل کی کوک۔ کچھ ایسا سمان ہے کہ چلتے پھرتے آدمی کا بھی دو گھڑی کے لئے بیٹھنے کو جی چاہتا ہے۔

اِس وقت ہمارے پیش نظر ایک باغ ہے۔ جہان اکثر بے چین طبیعت والے شام کے وقت گھومنے کے لئے آتے اور آٹھ آٹھ نو نو بجے تک اپنا وقت گذار دیتے ہین۔ یہ بھی شام کا وقت ہے۔ آدمیون کی ٹولیان کی ٹولیان اِدھر اُدھر پھر رہی ہین شوقین مزاج اکثر جگہ گلاب کی روشون پر چادرین بچھائے ہوئے قدرتی نظارون مین محو ہین۔ ایک جھنڈ کے پاس ہی ایک قالین بچھا ہے اس پر ایک حسین نازنین جس کے دیکھنے سے ضرور زاہد صد سالہ کے مُنھ مین پانی بھر آتا ہوگا۔ اور ایک جوان رعنا جسے دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ یہ حسینہ بھی دل سے پیار کرتی ہوگی۔ کیونکہ یہ اپنی خوبی مین بے مثال اور لاجواب ہے۔ بیٹھے ہوئے ہین۔ اور چانس کھیلنے مین مصروف ہین۔ پاس ہی ایک نوکر بیٹھا ہے جو ہر حکم پر کان لگائے ہوئے ہے۔ اور ہر بات کی تعمیل کے لئے تیار ہے۔ اے لیجئے وقت کم رہ جانے کی وجہ سے اُنھون نے تاشون کو اُٹھا رکھا اور آپس مین مذاق ہونے لگا یہی حال تھا کہ ایک مرتبہ دونون کھل کھلا کر ہنس پڑے۔ آپ ابھی نہ سمجھے ہونگے کہ ایسا کیون ہوا ہم بتائین ایک آدمی کو دیکھ کر۔

کیون آدمی کو دیکھ کر کیون کیا کوئی دیوار قہقہہ کی صفت کا آدمی ہے۔

اِسی لئے کہ دنیا و ما فیہا سے اس کی بز رُخ نرالی ہے۔

کیون۔ نئی وضع کیسی۔ کیسا آدمی ہے کچھ کہئے۔

سنئے قد ماشاءاللہ۔ پونے تین فٹ کا۔ سر ناریل کی طرح گول مول۔ اور اُس پر ٹوپی لکھنوی بیل بھی لگی ہوئی ہے۔ اور اب تمادی ایام یا مرور زمانہ سے صرف بیل ہی بیل رہ گئی ہے۔ پلہ کے ٹکڑے ٹکڑے کیا معنے بالکل اُڑ گیا ہے۔ کرتے کا گریبان کھلا ہوا۔ چہرہ ماشاءاللہ وہ کہ دیکھا نہ سنا بید ہاتھ مین لئے ہوئے

اکڑتے اِدھر اُدھر تاکتے جھانکتے پھرتے ہین - اور زیادہ تر اِس حسینہ پر نظر
پڑتی ہے - ہر مرتبہ تشریف آوری کا ارادہ ہوتا ہے مگر خدا جانے کیا سوچکر
کسمساکر رہ جاتا ہے - آئیے انٹرڈیوس کرادین - اور آپ کا جی چاہتا ہو تو
یہ بھی بتادین کہ یہ ہین کون ذات تشریف - یہ ہین جناب معلےٰ القاب مُلّا کے
نورالعین برخوردار شاطر عیار بیگ لال الدولہ

این یہ کہان سے آئے اور شان نزول کیا ہے -

اِس کی ابھی ہمین بھی خبر نہین کچھ معلوم ہوگا تو بتادین گے - آپ کچھ دیر
ان کی حرکتون کو ملاحظہ فرماتے رہیئے - یہ حضرت گردگھُون کی طرح بندر کی مانند
اِدھر اُدھر تاک جھانک لگاتے پھرے - جب دیکھا کہ دو آدمی ہمین دیکھکر اِس
قدر خوش ہو رہے ہین کہ ہنستے ہین - پھر کیا تھا یہ بھی بے مسالہ اکڑ گئے ریشہ خطمی کی
طرح پھُول کر کُپّا ہو گئے - دور تھے اب چلتے چلتے پاس آگئے - اندازہ کرنے لگے
کان اُدھر کو رکھے آنکھین دوسری طرف - مُنھ تیسری جانب - اور سننے لگے کہ
کیا کیا ہماری تعریف ہو رہی ہے - اور گفتگو کیا ہی غرض اُمید بر آئی مراد پوری
ہوئی - یعنی اُنھین کھڑا دیکھکر جوان نے آواز دی - اے میان ذرا اِدھر
تو تشریف لائیے -

اب تو اُنھون نے بھی منھ پھیرا - زبان مبارک سے ارشاد فرمایا - یا مُنھ
سے پھول بکھیرے (کیا مجھ سے کچھ فرمایا - آپ سے تو کچھ مطلب نہین ہم تو تماشہ
دیکھ رہے ہین - باغ مین آنے کی عام اجازت ہے پھر آپ روکنے والے
کون ہین ؟ -

جوان - گھومنے کو منع نہین کرتے اِدھر آیئے کچھ کہنا ہے -

شاطر عیار بیگ اکڑتے - کہتے ہوئے چلے آئے - تو کیا کچھ ڈرتے ہین آگئے
کر لو کیا کرتے ہو -

نوجوان توبہ آپ تو کچھ بہت ہی بگھلا رہے ہین - (ہنسکر) یہان آپ نازل

کیون ہوئے۔بات تو کہو۔

شاطر عیّار۔ ناجل۔ ناجل آپ کیا کہہ رہے ہین انگریزی ہم پڑھے نہین۔ جرا منھ سبنھال کر بات کیجئے آپ کو معلوم بھی ہے ہم نوکر کس کے ہین۔

نوجوان۔ ہان۔ ہان ذرا ہم بھی سنین کس کے۔

شاطر عیار۔ ملا زاغلول کے جو کچہری عدالت یار دوستون۔ محفل۔ تھیٹر وغیرہ کہین بھی بند نہین اور آج سب لوگ اُن کی عزت بھی کرتے ہین۔

نوجوان۔ اہا آپ ملانجی کے نوکر ہین۔ کیون نہ ہو وہ بھی تو ایسے ہی ہین۔ وزیرے چنین شہریارے چنین جیسی روح ویسے ہی فرشتے۔ ملانجی تو ہمارے بڑے دوست ہین۔ آخر یہ آپ نوکر کیون رکھے گئے کیا بلا آئی خیر باشد۔

شاطر عیار۔ کہین کیا۔ ارے اپنے آرام کی کھاطر۔ آپ کا دولت خانہ یا آپ کا مکان کہان ہے یہ آپ کے ساتھ کون ہین۔

اب تو حسینہ بھی مسکرائی۔ دیر تک ہنستی رہی۔ ہنستے دیکھ کر۔ تو شاطر عیار بگڑ گئے۔ جامے سے کیسا پاجامے سے مع ازاربند نکل پڑے۔ سمجھے کہ ہمارا مذاق ہو رہا ہے۔ بولے کہ واہ کیا یہی آدمی پن ہے کیا یہی بشریت کا اقتضا ہے کہ ہمین بلا کر ہنسی اڑاتے ہو۔ اِس دلگی کا مجا چکھا دیا جاے گا۔ دیکھو سب دیکھا جائیگا۔ یہ کہا۔ اُٹھے۔ لنگور کی طرح دم دبائے ایک طرف کو چل دیے۔

سمجھا کہ سر پہ رکھ کے مرا چاک لے چلا
دوڑا کمہار شیخ کی دستار دیکھکر

مغرب کا وقت آگیا۔ سورج نے اپنا نورانی چہرہ نیلی چادر مین چھپا لیا۔ اور اور مسجدون مین اذانون کی صدائین بلند ہوئین ہمارے ناول کے ہیرو۔ جوان طبیعت ملا زاغلول نے بھی مسجد مین اذان دی مگر کس حالت سے کہ کئی جگہ بھول بھول گئے۔ حیّ علی الصلاح پہلے اشہد ان لا الہ الا اللہ پیچھے غضب یہ کہ قد قامت الصلوۃ بھی اڑا گئے۔ بھلا ہوا کہ نمازی وہی گنے چنے تھے

چار سے زیادہ نہین تین سے کم نہین - یہ دیکھ کر سب کے سب کچھ کھٹکے تو سہی -
المرء الفیس علی نفسہ مسٹر ٹیپ ٹاپ نے کہا کہ کچھ بھی نہین پیرانہ سالی کی وجہ ہے
ملانجی پچپن سالہ سے بھی متجاوز ہو گئے - مولوی توبہ تلا صاحب نے ارشاد فرمایا -
الانسان مرکبٌ من الخطاء و النسیان
ڈاکٹر نجو نے فرمایا نہین جناب من یہ بات نہین ڈاکٹری اصول کے موافق جب
آدمی چل گرتا ہے تو انجرات دماغ کو چڑھے ہوئے ہوتے ہین - منشی بے پروا صاحب
بولے کہ چلو جانے دو ہوا سو ہوا - قاضی ٹمٹا نے ارشاد فرمایا - حضت نماز کا وقت
جاتا ہے - آئیے - اللہ اکبر - اللہ اکبر -
ملانجی مصلے پر کھڑے تھے مگر فرمانے لگے کہ آج صبح سے طبیعت خراب ہو رہی
ہے - اس وجہ سے کچھ غلطیان ہوئین لاحول ولاقوۃ اس سے فارغ ہوئے تو نماز
پڑھائی - اُس مین بھی سجدہ سہو کی ضرورت ہوئی -
خیر نماز پڑھا چکے لوگ اپنے اپنے گھرون کو رخصت ہوئے - ملانجی ماتھے پر
موٹی موٹی شکن ڈال کر در مین بیٹھ گئے بار بار دروازون کی طرف دیکھتے تھے -
خدا جانے کس کا انتظار تھا - اکثر فاسق مردود بے وقوف بدمعاش کے لفظ بھی
زبان سے نکل گئے اتنے مین دروازہ سے کوئی آیا - ملان شیر کی طرح وڑوک کر اٹھے
پہلا کلمہ یہی نکلا کہ نامعقول بے ایمان کیا تم کہ اب ابھی کیون آیا - جہان جاتا ہے
وہین بیٹھ رہتا ہے کہے تو لگا وَن آیا کہ ایک ڈنڈا - ہوش ٹھکانے آجائین -
اتنا کہہ کر بلا انتظار جواب ڈنڈا اسنبھال ہی تو لیا - اور دھم سے ایک شاطر عیار کے
رسید بھی کر دیا گیا - وہ بھی ڈنڈا کھا کر شبرات کے تتئے کی طرح ناچنے لگا - جھنجلا پڑا
بولا کہ ہمین کو آپ سمجھتے ہین اور کیا تم کہ ہمین کو آپ مارتے بھی ہین - مین ایسی نوکری
سے باز آیا - یہ سنکر تو ملانجی نے گرگٹ کی طرح رنگ بدلا - کہا کہ کیا کہا - اگر ایک
دفعہ بھی ایسی بات اور کہی تو کاغذ لکھا ہوا رکھا ہے نالش کر دون گا - آیا کہ نتیجہ یہ ہوگا
زیر بار خرچہ عدالت ہو گے جیل مین سڑ سڑ کر مر جاوگے - خبردار مردود جو یہ لفظ

اب زبان سے نکالا - آیا کہ وجہ کیا تواب تک دہان رہا - کیا نم کہ دن چھپ گیا
رات ہو گیئ تارے نکل آئے چاند نکل آیا - اور تواب الٹا پھرا ہے - یہ کہہ کرایک
اور رسید کیا - دوسرا ڈنڈا اٹھانا اور شاطر عیار کا پیشاب نکلنا - اِدھر یہ حرکت دیکھکر
ملانجی نے جو ذرا اور ڈانٹ تبائی - تو چھل چھل - پھر کیا تھا - موسیٰ ندی کی طغیانی
کا عالم پیش نظر ہوا کم بخت گھاگرہ کا پُل ٹوٹ گیا - اب ملانجی ہزار چاہتے ہین کہ
ڈانٹ کر بند لگا ئین - مگر سب تدبیرین برعکس پڑتی ہین - غرض بہ مشکل خزانہ خالی
ہوا - ملانجی بھی کچھ ٹھنڈے ہوئے اُسے بھی ہوش آیا - کچھ دیر تک اور دانت بال
چبائے - آخر پوچھنے لگے - تبا کیا کیا کر کے آیا ہے -

شاطر عیار - حضور کی دعا سے سب کام بنا آیا -

ملانجی - کیا کیا -

شاطر عیار - اُٹھئے میرے ساتھ چلیئے -

ملانجی - کیا نم کہ کیا سچ مچ

شاطر عیار - اور کیا کچھ جھوٹ موٹ آیا کہ بالکل سچ بات ہے -

ملان سمجھے مذاق اڑاتا ہے - ہمین بناتا ہے - اُہو آیا کہ ہم اِس قابل ہو گئے
بس پھر کیا تھا یہ سوچ کر ایک ڈنڈا اُٹھایا - کہ کمبخت ہم سے مسخری کرتا ہے -

شاطر عیار - حضور مسخری نہین - بلکہ مجھے بھی آپ کی صحبت مین رہ کر آیا کہ کہنے کی
عادت ہوئی اور نہ ہونے کی وجہ کیا - تخم تاثیر صحبت کا اثر - خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ
رنگ پکڑتا ہے - کہ رنگ ہمنشین در من اثر کرد -

ملانجی - اچھا تو پھر چلین -

شاطر عیار - ہان ہان ضرور - پوشاک بدل لیجیۓ کچھ ایسا ہی معاملہ ہے -

مُلان پھر وہی تیرے کہنے کی ضرورت کیا ہے ہم خود ہی ایک عقلمند آدمی ہین

شاطر عیّار - آپ سے کہنا تو بےکار ہے - نشیب و فراز کو آپ خود سمجھتے ہین
کچھ جیب مین بھی ڈال لیجئے -

ملان- ہان ہان ضرور -

اتنا فرماتے ہی جھٹ ازاربند ٹٹولا - کنجی کھولی اُٹھے حجرہ مین گئے - دو صندوق رکھے تھے ان کا تالا کھولا - مردون کے طفیل سے کپڑے بہت کچھ جمع ہوگئے تھے انھین ٹٹولنا شروع کیا - اچھے اچھے کپڑے پہنے - شیردانی قمیض - اچکن - شرعی پاجامہ پتلون غرضکہ سب ہی کچھ موجود تھا - مگر آج کوئی کپڑا نظر ہی پر نہین چڑھتا - پسند ہی نہین آتا - کسی کا گریبان اچھا نہین - کسی کا کالر ناقص ہے - کوئی پُرانا زیادہ ہوگیا ہے - غرضکہ جتنے کپڑے اُتنے ہی عیب - مگر پھر بھی سنگ آمد وسخت آمد کا معاملہ تھا - باہمین جامہ ہا بہ باید ساخت - چہ توان کرد جامہا انیند - اُنھین مین سے کپڑے پہننے پڑے - ایک اودی ساڑی رکھی ہوئی تھی دوہرا کرکے اُسے باندھا - سرخ ریشمین اچکن تھی وہ پہنی - فینسی جُرابین رکھی تھین وہ زیب پا کین سر پر سُرخ رنگ کی کرسٹی کی ٹرکی ٹوپی اوڑھی - ذرا آئینہ دیکھا - داڑھی پر ہاتھ پھیرا - پُرانی لاٹھی کو اُٹھا رکھا - نیا رنگین عصا ہاتھ مین لیا - صندوق کا قفل لگایا - باہر آئے حجرہ کا تالا بند کیا - کسی نوجوان مرحوم شوقین کا ملا ہوا کامدار ڈیڑھ حاشیہ کا جوتا رکھا تھا وہ پہنا - اور شاطرعیار کے ساتھ کیا نم کہ

درین دریائے بے پایان درین طوفان موج افزا

دِل افگندیم بسم اللہ مجرہا ومرسٰہا

کہتے ہوئے چلدیے - یہ خبر نہین کہ کہان خیر دیکھا جائے گا -
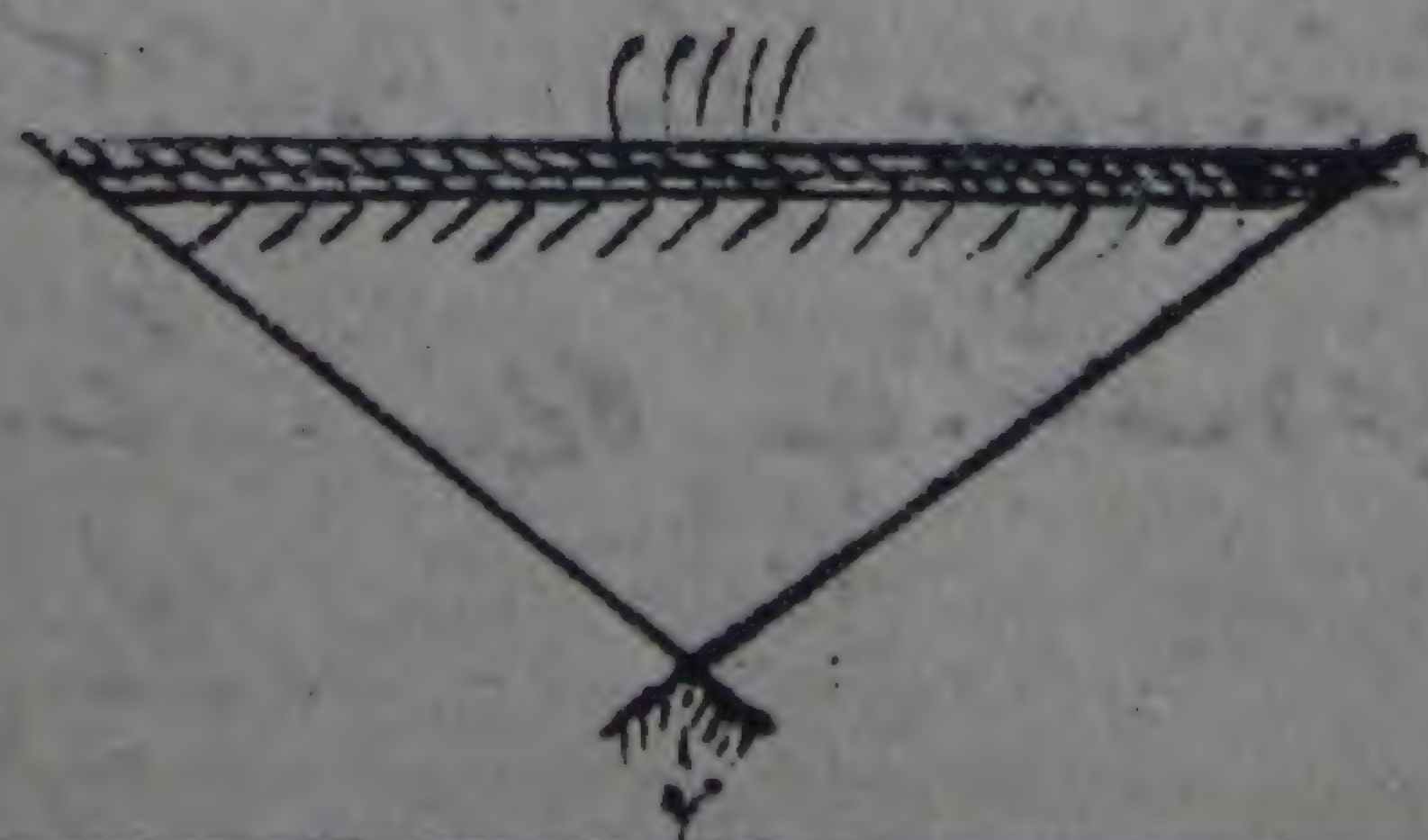
آٹھوان قہقہہ

عدو ہے ناخدا کشتی شکستہ واہ ری قسمت

تلاطم بحر مین ناتوان اور دور ساحل ہے

ہمارے ملانجی مخدوم پیرنابالغ - یا بوڑھی گھوڑی لال لگام کی مصداق بن کر خدا جانے کہان چلدئے بظاہر یہ اس قدر سیر کے عادی تو تھے نہین - مگر بیٹھے بیٹھے انھین کیا جانئے کیا یاد آیا کہ اپنے مشیر الدولہ - ناظم المعشوقہ عیار الملک شاطر عیار کے ساتھ - چل نکلے -

خدا ہی خیر کرے آج رنگ بیڈھب ہے

تپک رہا ہے کئی دن سے آبلہ دل کا

چلتے بھی نہایت عجلت سے ہین - زمین کے گز بنے ہوئے ہین - وہ لیجئے گلیون سے نکلے بازار مین پہونچے اسے بھی جون تون کر کے طے کیا - ایک نہر کے پل پر پہونچے - چوراہے پر آئے - ایک کوچہ کا رُخ کیا - ایک اور گلی آئی شاطر عیار کے حکم سے اُس مین بھی گھسنا پڑا - اُس مین بھی دور تک چلے گئے یہ بھی ختم ہوئی ایک اور کوچہ آیا - اُس مین چلے شاطر عیار سے کہا - آیا کہ ہم تھک گئے راستہ ہے یا شیطان کی آنت - ختم ہی نہین ہوتا - منزل ہے کہ حرامزادہ کی رسی کہ اختتام ہی کو نہین پہونچتی - آخر کہان لے جائے گا -

شاطر عیار - وہ سامنے والا مکان -

ملانجی - واقعی سچ بات ہے کیا -

شاطر عیار نے کہا چلئے تو سہی آپ تو تھکے ہارے اونٹ کی طرح کھڑے رہ گئے - عقلمند کو اشارہ کافی ہے - بھلے گھوڑے کو ایک چابک بہت - ملان بھی سمجھ گئے کہ ہم پر طعن کرتے ہین فوراً رگ غیرت جوش مین آئی - تن گئے اور بولے آیا کہ کیا ہم کو

ایسا ویسا سمجھ رکھا ہے پانی نہ پلا دون تو ملان نام نہین - کیا تم کہ آج کل کے نوجوانون سے اب بھی ہم اچھے ہین دیکھ لے سارے اعضا مضبوط۔ عقل درست حواس بجا۔ رنگ بھی اچھا۔ اور ایک آج کل کے نوجوان ہین کیا تم کہ جیسے پیلے مینڈک۔ ناک پکڑے دم نکلتا ہے۔ ہاتھ پانوٴن مین طاقت نہین منھ پر رنگ روغن نہین۔ تندرستی نے جواب دے دیا۔ ہاضمہ ضعیف ہو گیا۔ حکیمون کے بندہٴ بے دام بن گئے آندھی ہو۔ مینھ ہو۔ روزہ قضا ہو نماز جائے آیا کہ کچھ ہی ہو مگر حکیم صاحب کے یہان دو وقتہ حاضری ضرور دینی ہوتی ہے۔ یہ بھی کس طرح کہ گھنٹون حکیم صاحب کے انتظار مین رہتے ہین مدتون خدمتین کرتے ہین اور نذر نیاز پیش کرتے ہین وہ الگ۔ چھٹے مہینہ نوکرون کو بھینٹ چڑھانی ہوتی ہے ورنہ کام کیونکر چلے دربان دور باش کی دور ہی سے صدا بلند کرے جائین بھی تو دس دھکے دے کر نکال دیے جائین۔ سو بہانے کر دے حکیم صاحب ابھی آرام مین ہین غسل ہو رہا ہے۔ کچھ کتاب دیکھ رہے ہین۔ شطرنج کھیلتے ہین یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے۔ اور ایک ہم ہین کیا تم کہ جانتے بھی نہین۔ دوا ہے کس جانور کا نام۔

شاطر عیار۔ اجی ہو تو کیونکر دوا کی ضرورت ہو آپ نے گھی پانی کی جگہ کھایا ہے

یہ سنکر ملان اور زیادہ تنے۔ فرمانے لگے کہ یہ نہین کہا جاتا کہ آج کل کے جوان ہی بُری عادتون کے شکار ہو گئے ہین۔ کیا تم کہ ابھی ازار بند سے نکلتے نہین نال کٹتے دیر نہین ہوئی۔ کہ عیاشی۔ اغلام۔ رنڈی بازی۔ جلق چانڈو افیون۔ شراب وغیرہ کی لت ہو جاتی ہے آیا کہ اگر وہ مرضون مین مبتلا نہ ہون تو کون رہے۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ مصرعہ

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

دُنیا ہے یہان تو اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

شاطر عیار۔ اب آپ واج (وعظ) تو فرما چکے تشریف لے چلئے۔

مُلان۔ پتہ کیونکر لگا۔

شاطر عیار۔ یہ پھر بتاؤن گا پہلے مکان کے اندر تشریف لے چلیئے۔
مثل ہے کہ ؎

قرار در کف آزادگان نہ گیرد مال
نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال

یہی حال اِس وقت مُلان کا تھا۔ بیتاب دِل بانسون نہین تو ہاتھون ضرور اُچھل رہا تھا۔ ایک ایک لمحہ فراق مین دو بھر معلوم ہوتا تھا۔ فلہذا کچھ کہنا سننا مناسب نہ سمجھا۔ غڑاپ سے جیسے کہ مینڈک پانی مین یا سانپ بل مین گھستا ہے اندر داخل ہوئے۔

نیا ہنگامہ نظر آیا۔ شریفانہ مکان تھا۔ کوئی بچہ کو کھلا رہی ہے چٹکی بجا رہی ہے کوئی کھانا پکا رہی ہے کوئی ننگے سر کھڑی ہنس رہی ہے۔ پلنگ پر دو مرد بیٹھے ہوئے حقہ پی رہے ہین۔ اور آپس مین کچھ صلاح مشورہ کرتے ہین دونو نوجوان ہین۔

اِدھر ملاجی سامنے جاکر تنکر کھڑے ہوئے۔ اُدھر شامت اعمال سے ان پر کسی عورت کی نگاہ پڑی۔ بمصداق

نگاہ شوق لڑتی ہے نگاہ ناز جانان سے
الٰہی خیر دونون کی کہ چوٹین ہین برابر کی

اِدھر مُلا تن گئے۔ سمجھے پالا جیت لیا۔ میدان مار لیا۔ اُدھر لڑکی اِس خیال سے کھڑی ہوئی کہ سامنے ایک شکل عجیب وغریب نظر آئی۔ دیکھ کر ہنسنے کو جی چاہا۔ کیونکہ ملاجی کی سرخ ٹوپی۔ کُبڑی کمر مقطع داڑھی نورٌ علیٰ نور چہرہ کو دیکھ کر کوئی عورت بیچاری تو کیا اچھے اچھے مرد بھی ہنسی کو ضبط نہ کر سکتے تھے۔ مگر پھر بھی عورت ذات نامحرم کو دیکھ کر خواہ مخواہ چھپنا پڑتا ہے۔ حیا آہی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ بھی اِنھین دیکھتے ہی جلدی مین اُلٹا سیدھا دوپٹہ سر پر ڈال یہ کہتی ہوئی کہ اوئی بڑی آپا دیکھو تو سہی یہ کون کھڑا ہے۔ اندر بھاگ گئی یہ سنکر اِدھر بڑی آپا کی نظر پڑی

باجی نے دیکھا۔ اور اُس کے ساتھ ہی اور دو ایک نے بھی ملانجی کے درشن کیے دوچار سکنڈ تک غور کیا کہ کہین کوئی اپنا مہمان تو نہین ہے۔ مگر نہین یہ خیال بھی غلط ہے کچھ اور ہی معاملہ ہے۔ خیال آیا کہ ایسا نہو آج کل کے زمانہ مین مسمریزم کا ذرا زیادہ زور شور رہے روحانیت نے طرح طرح کے کرشمے دکھانے شروع کر دیے ہین۔ مجھے بھی آج دن بھر اللہ بہشت نصیب کرے بڑے اَبّا بہت یاد آئے تھے۔ کہین تصوّر اُنھین کو تو نہین کھینچ لایا ہے۔ لباس بھی اچھّا ہے۔ کیون نہ ہو وہ تو تھے بھی جنتی آدمی۔ مگر توبہ یہ صورت کیسی دیکھ رہی ہون کیا مسخ ہوگئی۔ اے وہ تو سود خوار بھی نہین تھے۔ کسی کی غیبت اُس اللہ کے بندے نے کبھی کی ہی نہین تھی۔ اُنھین تو پانچون وقت کی نماز کے سوائے کوئی کام ہی نہ تھا۔ نہین نہین میرا خیال غلط ہے یہ تو کوئی بہروپیا سا معلوم ہوتا ہے۔ پھر اندر کیون آیا بھیک مانگنی تھی تو دروازہ پر سے مانگتا۔ غرضکہ اِس نے بھی دوچار باتین سوچین۔ نتیجہ کار اِسے بھی بھگیدن کا مصدر یاد آیا۔ اور اِسی کے ساتھ اور عورتین بھی غائب غلہ ہوگئین۔

نوجوانون نے بھی دیکھا کہ مستورات مین خواہ مخواہ کھلبلی مچ گئی۔ اُنھون نے ابھی دروازہ کی جانب تو نظر نہین کی دالان ہی مین سے آواز دیکر سبب پوچھا۔ کہ سب بدحواس کیون ہوگئین۔ مگر عورتون نے اِس کے سوائے کوئی جواب نہین دیا۔ کہ نہین سے بیٹھے بیٹھے پوچھ رہے ہو کہ کیا ہوا۔ باہر صحن مین نکل کر دیکھو کوئی مرد دا کھڑا ہے۔ اور کیسا نڈر ہے جب سے آیا ہے قطب صاحب کی لاٹ کی طرح جما ہوا کھڑا ہے۔ جیسے کہ اپنا گھر ہے۔ یہ سن کر اُن کے بھی حواس بجا نہ رہے۔ ننگے سر ننگے پیر جھپٹ کر باہر نکلے۔ ملانجی کا حلیہ شریف ملاخطہ فرمایا۔ مگر واہ رے بہادر ملان۔ باوجود ان مردون کے دیکھنے کے بھی ویسے ہی کھڑے رہے۔ سچ ہے۔ جان جائے مگر آن نہ جائے۔ زمین جنبد۔ نہ جنبد گل محمدؐ۔ تیور پر میل نہ آیا۔ بلکہ معلوم نہین اور کیا کیا منصوبے گانٹھنے لگے اور عجب نہین کسی اُمید پر خوش بھی

ہوئے ہون۔ اُدھر سے دونون نوجوان جلدی سے نکلکر آئے ملانجی کے برابر پہونچے
ارادے تو بہت کچھ تھے۔ مگر سب کو چھوڑ دیا۔ ملانجی کی داڑھی اِس وقت آڑے
آئی۔ ڈھال بن گئی۔ بلکہ آڑ ہو گئی۔ کیونکہ دونون نوجوانون کو شاید یاد آگیا کہ
بوڑہی داڑھی سے خدا بھی شرماتا ہے اِس لئے ذرا نرمی سے سوال کیا کہ
کیون صاحب آپ کیون آئے۔ زنانہ مکان ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہین ہے۔ کیا
آپ دیکھتے نہین ہین ؟

مُلانجی ۔ کیا کہا۔ دیکھتے نہین کیا تم کہ گویا ہم اندھے ہین۔ واہ اندھے تم
ہو گے تمھارا باپ۔

ایک نوجوان ۔ (ہنسکر) اندھا کون کہتا ہے باہر جایئے زنانہ مکان ہے۔

ملان ۔ آیا کہ زنانے مین تو ہم آئے ہی ہین۔

نوجوان ۔ کیون ؟

ملان ۔ کیا تم کہ ہمارے پاس گواہ بھی موجود ہے بُلایا ہے ہمین۔

نوجوان ۔ بلایا کس نے ؟

ملان ۔ بلاتا کون ۔ کیا تم کہ بتا کر کچھ فضیحتہ تھوڑا ہی کرنا ہے۔ عجیب آدمی ہین کہ
قرم بن کر پہلے بلاتے ہین اور پھر کہتے ہین کیون آئے جیسے بڑے بھلے آدمی ہوتے ہین۔

دونون نوجوان ابھی تک ٹھنڈے تھے مگر ان لفظون نے تن بدن مین آگ
لگا دی۔ بھڑک اُٹھے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آمد ندبرسر گردن۔ ایک نے گردن
پکڑ لی۔ خبیث شرابی بدمعاش۔ اچھا ذرا ٹھہرو ابھی کوتوالی بھیجتے ہین
سب حقیقت کھل جائے گی۔

دوسرا نوجوان ۔ سفید پوش بدمعاش ہین۔ پہلے آپ کو ذرا یہان
ٹھیک بنا دو۔ پھر کچھ اور سہی۔

ملان ۔ کیا کہا آیا کہ تم کیا کرو گے وہ ڈنڈے لگاؤن گا کہ ابھی چھٹی کا دودھ یاد
آجائے گا۔ آیا کہ کوئی اور رہی دیکھا ہوگا۔ ابھی ہم جیسے بگڑے دل سے کیا تم کہ

کبھی کلام نہین پڑا ہے ورنہ ایسے نہ بولتے۔ مُنھ کی بات مُنھ ہی مین رہ جاتی۔

کبھی فلک کو پڑا دل جلون سے کام نہین ؎
جلا کے خاک نہ کر دون تو داغ نام نہین

جب تک یہ الفاظ اُن کی زبان سے نہین نکلے تھے بہت خیریت گذر رہی تھی جوان صرف ڈرا رہے تھے دل مین کہتے تھے بڈھا آدمی ہے کیا اس کی عزت خراب کرین۔ مگر یہ لفظ تو فتوح غیب کے لئے وظیفہ بن گئے یا باسط کے عمل کا کام دے گئے شان کریمی نظر آگئی۔ اللہ جب دیتا ہے چھپر پھاڑ کے دیتا ہے۔ دالاسمان پیش نظر ہوا سر پر تاختہ اُڑنے لگین۔ اللہ دے اور بندہ لے۔ بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد۔ جوتی۔ لات۔ ٹیپ۔ گھدّے۔ چانٹے۔ تھپڑ۔ مُکّے۔ گھونسے۔ کی کچھ کمی ہی نہ رہی۔

وترزق من تشاء بغیر حساب

جنید یا شریف یا کھوپڑی مبارک پر اوّل تو خیریت سے تھے ہی تھوڑے بال۔ اور جو تھے اُن کے جانے کا آج سامان ہو گیا۔ کوئی اُلٹے اُسترے سے حجامت کرتا ہوگا مگر نوجوانون نے کھونٹے کی بھی پروا نہین کی خالی ہاتھ سے کام نکالا۔ کندی کر دی مرمت فرما دی۔

اِس درمیان مین ملان کی زبان فیض ترجمان سے بجز اس کے کوئی لفظ نہین سُنا گیا۔

مردُود۔ بدذات۔ کیا تم کہ مار لیا۔ واہیات نالائق۔ خبیث۔ آہ۔ ہائے ہائے۔ اُنھ۔ اچھا کیا ڈر ہے دیکھو تو سہی۔

اِدھر جب نوجوانون نے دیکھا کہ ذرا دم خم کم ہو گئے۔ بولے کہ اب کو توالی لیچلو۔ ملاجی نے الکوتوال نمونہ ملک الموت کا فقرہ پہلے ہی سن رکھا تھا لہذا کوتوالی کا نام سُن کر سٹ پٹا گئے۔ پہلے سے تو یہ خیال تھا کہ کہنے دو کر ہی کیا سکتے ہین۔ اُنھ بہتیرے دیکھے ہین۔ مگر تجربہ سب کچھ سکھا دیتا ہے۔ مصرعہ

سُنا ہے آدمی کچھ ٹھوکرین کھا کر سنبھلتا ہے

مصرعہ کہتے ہین کچھ کھو کے عقل آجاتی ہے انسان کو

کے مصداق یہ بھی گھبرائے۔ نوجوانون کی درازدستیان دیکھ کر دل مین پہلے ہی کہہ رہے تھے کہ مصرعہ

درازدستئ این کوتہ آستینان بین

ہڈی پسلیان اب تک کمبخت عاشقی کے دم کو بد دعا دے رہی تھین۔ خیال پیدا ہوا کہ اِن ملعونون سے کچھ تعجب نہین ہے کہ کوتوالی لے جائین۔ اور کوڑھ مین کھاج پیدا ہو۔ آفت مین مصیبت آئے۔ مجبوراً انھین اپنی پالیسی بدلنی پڑی۔ رنگ بدلنا لازمی ہوا۔ دوسری راہ پر آئے۔ ع

چو کردی باکلوخ انداز پیکار
سر خود را بنادانی شکستی

یاد آیا۔ فرمانے لگے۔ کہ بھائیو تمھارا ہی قصور نہین ہے آیا کہ زمانہ ہی ایسا آگیا ہے۔ نہ چھوٹے کو دیکھتے ہین نہ بڑے کو کسی کا شرم لحاظ ہی نہین رہا۔ حضرت جبرئیل بحکم رب جلیل دنیا سے محبّت و مروت کو اُٹھا لے گئے۔ کیا تم کہ پندنامہ کو سب بھول گئے کہ مصرعہ۔

بے ادب محروم ماند از فضلِ رب

اچھا تمھین انصاف سے کہو صاف صاف بتاؤ ہم نے کیا کہا جو تم اِس قدر گرم ہوئے!!

مگر۔ اَب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیان چگ گئین کھیت۔ والا مضمون تھا۔ اَب نوجوانون کا غصّہ فرو ہونے والا نہین تھا۔ لہذا یہ مختصر سا جواب دے دیا۔ چُپ رہو۔

تم ضرور بدمعاش ہو اب بغیر کوتوالی تھین نہین چھوڑ سکتے

ایک نوجوان دوسرے سے۔ تم ایک سپاہی کو بلاؤ۔

ملاجی کیا تم کہ پوچھ تو رہے ہین ہم نے کیا کہا ہے۔

نوجوان - بکواس نہ کرو اب ہم تم کو چھوڑ نہین سکتے۔
ایک نوجوان کانسٹبل کو بلانے چلا گیا۔ ملا نجی کی شامت اعمال نصیبون کی گردش سے کوئی سپاہی پاس ہی کوچہ مین پہرا دے رہا تھا۔ اُسے بلا لایا اور ملانجی کو اُس کے حوالے کیا۔ اتنا ملانجی کا درد دل آب بھی اثر کر گیا کہ کوئی نوجوان ساتھ نہین ہوا۔ ورنہ اور مصیبت آتی - صرف زبانی ہی تاکید کر دی کہ یہ بدمعاش ہین انھین بڑے گھر لے جاؤ۔ ان کی عمامہ عصا داڑھی پر نہ جانا۔ دُہر لے جانا۔ ہ

ریش سفید شیخ مین ہے ظلمت فریب
اِس مکر چاندنی پہ نہ کرنا گمان صبح

سپاہی کا تو کام یہی تھا اُنھین تو انتظار یہی رہتا ہے۔ فوراً ملانجی کی بعیت کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ ملانجی پھر گرم تقریر ہوئے کیا تم کہ ہماری کیا خطا ہے۔ اور آیا کہ ہم نے کیا کیا ہے۔ غرض بہتیرے مقفے جملے سُنائے۔ مگر پولیس - اور رنڈی کے دل مین رحم کہان سے آئے۔ اب رہائی محال تھی وقت ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ پھنسے اور بُرے پھنسے گویا کہ ع دھرے گئے دل خانہ خراب کے بدلے سپاہی لے چلا۔ ملک الموت کے زبردست ہاتھ سے ہاتھ نہ چھوٹ سکا۔ قال اللہ اور قال الرسول پر بھی رحم نہ آیا غضب ایک اور ہوا کہ نوجوانون کی زد و کوب کی بدولت اب ملانجی مین ہیکڑی کا دم باقی نہ رہا تھا ورنہ جی چاہتا تھا کہ ایک ٹخنی دین۔ قال اللہ وغیرہ کی ضرورت بھی نہ پڑتی۔ اور واقعی اِس کی حاجت کبھی شاذ نادر ہی پڑتی تھی۔ آج تقدیر نے ایسا رنگ دکھایا کہ اِس سے بھی کام نہ چلا۔ شیخ سعدی کی گلستان پر نظر ڈالی کہ کوئی ایسی حکمت نظر پڑ جائے جس سے کچھ کام نکلے۔ مگر تو بہ مصرعہ

کہان اوسان رہتے ہین جب ایسا وقت سر پر ہو

اِس وقت ملان کے نہ حواس بجا تھے نہ ہوش ٹھکانے تھے۔ حافظ نے الگ اِس

نازک وقت مین جواب دیدیا تھا۔کمبخت یاد نے اس برے وقت مین جدا ساتھ چھوڑ دیا
تھا۔غرض بہت کچھ حافظہ کو ستایا عقل کے پیچھے ڈنڈا لیکر پھرے تو ڈوبا پھوٹا یہ مصرعہ یاد آیا۔

مصرعہ- زور دہ مرد چہ باشد زر ریکمر دبیار

قسمت سے ان کے پاس مسالہ تو پہلے ہی تیار تھا۔عمل کرنے کی دیر تھی۔سو عمل
بھی کرلیا۔جیب مین ہاتھ ڈالا۔پانچ روپیہ نکالے پان کھانے مٹھائی اُڑانے
کے لئے سپاہی کی جیب مین ڈالدیئے۔سپاہی اگرچہ نہایت گرم تھا۔مگر اِن گول
گول روپیون نے کافور کی ٹکیون کا کام دیا۔سوداویت کا مادہ فرو ہوا دم بھر
مین ٹھنڈے ہو گئے۔اِن کی آواز کچھ ایسی جادو بھری تھی کہ سُنکر سپاہی بھی سُن
رہ گیا۔اگر ایسا ہوا بھی تو کچھ تعجب نہین ہے۔ع زر بر سر فولاد نہی نرم شود؂
اِدھر ملان نے روپیہ دیئے اُدھر کچھ تقریر فرمائی۔کہ کیا نم کہ اِس وقت ہم اور
کچھ تواضع نہین کر سکتے اور ہمارے پاس کچھ اور ہے بھی نہین۔پھر دیکھا جائیگا۔
یار زندہ صحبت باقی۔
سپاہی تھا عیال دار آدمی۔تنخواہ ملنے مین ابھی دیر تھی۔گھر مین خرچ کی
ضرورت پڑ رہی تھی۔اُس نے بھی وقت اور موقع غنیمت سمجھا۔ملانجی سے بولا
اپنا دستور تو یہ ہے نہین کہ کسی کو چھوڑ دین مگر کیا کرین شریف ہین شریفون
کا خیال آہی جاتا ہے آپ بھی بھلے آدمی ہین۔چلیئے آپ کی آبرو بچ جائے گی۔
اچھا بس اب ٹھنڈے ٹھنڈے تشریف لے جائیے۔چلتے پھرتے نظر آیئے۔
جلدی نو دو گیارہ ہو جایئے۔اگر کوئی اُن مین سے آگیا تو پھر آپ کا جانا
دشوار ہو جائے گا۔
مثل ہے کہ اندھا کیا چاہے دو آنکھین۔ملان نے فوراً کہہ دیا کہ ہان ہان
ابھی کیا نم کہ جاتے ہین۔اور اُن کی تو اب مجال کیا ہے جو وہ کچھ کہہ سکین۔
منٹ بھر وعظ فرما کر تشریف لے چلے۔اِدھر یہ کچھ دے کر شاد و بشاش
اُدھر سپاہی لے کر خاموش۔مُلان بلائے بے درمان سے چھوٹ کر دوش

ہی قدم چلنے پائے ہون گے کہ نئے نئے خیالات نے آگھیرا۔ اِدھر غیرت آئی
جُھک کر آداب دست بستہ بجالائی۔ اُدھر غصّہ نے منحوس صورت دکھائی۔
ایک اور جوان تپلا دُبلا سا جو ہاتھ مین تیز چھُرا لیئے ہوئے تھا سامنے آیا۔ یہ
کون تھا۔ وہی کمبخت روپیون کا غم۔ فضول خرچی کا رنج۔ تین چار چیزون
نے اِک دَم اِنھین پریشان کیا تو کچھ پریشان ہوئے مُنھ سے کچھ الفاظ
نکلے رہائے ۱۔ ہ

جا جا کے پھر پھر آئی ہے یہ جان زار آج
مر مر کے رہ گیا ہون مین دو تین بار آج

کیا تم کہ مُلان یہ تو کچھ بات نہ ہوئی۔ سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔
بسم اللہ ہی غلط ہوئی۔ پہلے ہی دن آفت کا سامنا ہوا۔ آگے آگے دیکھیے
ہوتا ہے کیا۔ خیریت یہ ہوئی کہ کوئی دیکھنے والا نہ تھا۔ ورنہ ساری عمر شکل
دکھانی مشکل تھی۔ ڈوب مرنے کی جگہ نہ ملتی۔ بھئی بات تو یہ ہے کہ اِس
وقت روپیہ بڑا کام دے گئے۔ ورنہ چھوٹنا ممکن ہی نہ تھا۔ مگر آخر یہ
نوبت کیون پہونچی اِسی کمبخت شاطر عیار کی بدولت۔ کیا تم کہ مین بھی
اتنی بودی مار دون گا۔ جو یاد کرے۔ آیا کہ ملان نام نہین اگر ٹھیک
نہ بنا دون۔ دونون نوجوانون کا بدلہ اِسی سے لون گا۔ دیکھو تو سہی مَردُود
کا کیا تم کہ اب تک پتہ ہی نہین۔ کہ گیا کہان غرضکہ یہی باتین کرتے کرتے
مسجد مین پہونچے۔ جھٹ پٹ وہ کپڑے اُتار دوسرا لباس زیب تن کیا اور
بیٹھ رہے۔
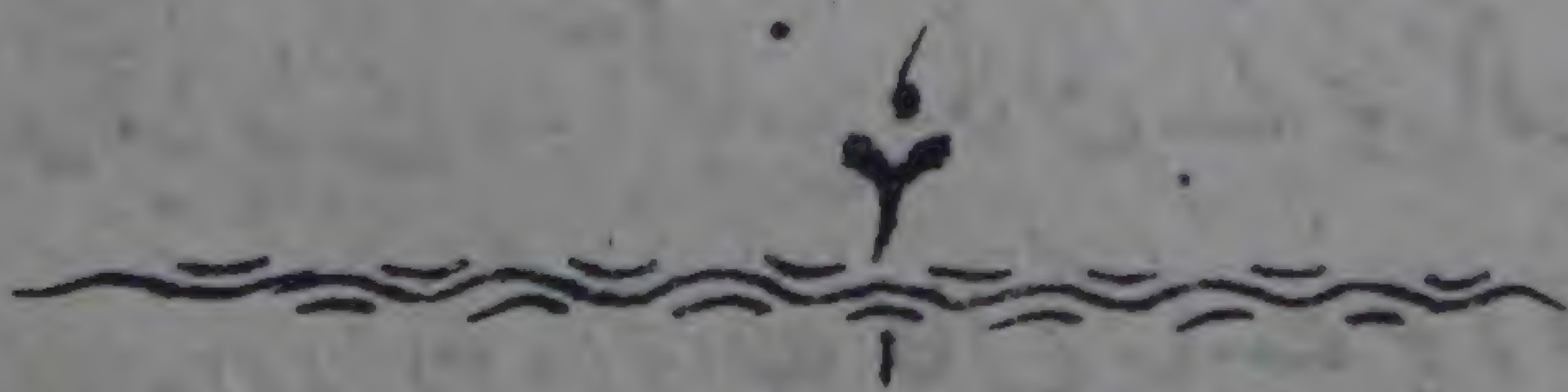
۹
نواں قہقہہ

اِس وقوعہ کے بعد ملانجی سر پہ ہاتھ رکھے غمگین بیٹھے ہوئے تھے۔ طرح طرح کے خیالات پریشان کر رہے تھے کہ یکایک رقت طاری ہوئی آنکھ سے آنسو جاری ہوئے۔ مگر خیریت گذری کہ شاطر عیّار صاحب تشریف لے آئے۔ یہان تو۔ بارود تھی بس آگ لگانے کی دیر تھی۔ صورت دیکھتے ہی ملانجی بھڑبھڑا اُٹھے۔ نالائق بدذات کیانم کہ تو ہمارا دشمن ہے کہہ کر دو ایک ڈنڈے رسید ہی تو کر دیے۔ یہ تو معلوم ہی ہے کہ ملانجی کے ڈنڈے اور شاطر عیّار کے پیشاب سے قدرتی دشمنی تھی۔ یا یون سمجھ لیجیے کہ ڈنڈے جنگی الٹمیٹم تھے۔ جن کے لگتے ہی سفیر بول مقیم اقلیم مثانہ شاطر عیار کو پروانہ راہداری مل گیا۔ وہی پہلا سا معاملہ ہوا۔ چُھل چُھل چُھل چُھل۔ اِس سے بھی بڑا غضب یہ ہوا کہ ایک دو چھینٹین مُلاّن کے مُنھ پر بھی آ پڑین۔ پھر کیا تھا غصہ مین بھرے۔ اور غیظ آلودہ کفون سے لبہائے مبارک کو پاک کیا جب یہ سلسلہ ختم ہوا۔ شاطر عیار نے دست بستہ خطا پوچھی۔

ملانجی۔ کیانم کہ خطا بتاؤن۔ ایک ہو تو بتا بھی دون۔ تو ہم کو ایسی جگہ لے گیا جہان سے چھوٹنا محال تھا۔ اور غضب خدا کا خود ہی پہلے وہان سے بھاگ بھی آیا ہمارا ساتھ بھی نہ دیا۔ آیا کہ تجھے کیا خبر ہم پر کیا گذرری۔ جی مین آتا ہے کہ ابھی تجھے اِس خطا کی اور سزا دون۔ اچھّا تو ہمین وہان کیون لیگیا تھا جہان ایک چھوڑ دو دو موذیون سے پالا پڑ گیا۔

شاطر عیّار۔ لے تو گیا تھا کسی اور وجہ سے۔ مگر تدبیر اُلٹی پڑی اب تو معاف کر دیجیے آیندہ وہان نہ لے جاؤن گا۔ حُجور دراصل دھوکہ ہوا۔ حافظہ کی خرابی ہے۔ پتہ ٹھیک یاد نہ رہا تھا۔

ملانجی۔ اور کیانم کہ تو بھاگ کر کیون آیا۔

شاطر عیّار۔ بھاگتا نہین تو کیا کرتا۔ آپ کے دم کا ہمین بھی بھروسہ ہے۔ جب
آپ ہی پر زوال آ گیا کو توالی کو چلدیتے تھے مین نہ بھاگتا تو کیا ہوتا۔ بس اُس وقت
یہی عقلمندی تھی۔ آپ ہی سوچ لیجیے کہ اگر حضور پھنس جاتے مُکدمہ (مقدمہ)
لڑاتا عدالت کچہری کرتا۔ وکیل مختار ہوتے آپ کو چھڑا لیا جاتا۔ اور جو مین پھنس
جاتا تو آپ کو خیال بھی نہ آتا۔ کہتے کون جنجال مین پڑے۔ اونھ وہ نوکر نہ سہی اور
سہی دوسرے یہ کہ آپ نہ چھوٹتے تو اتنا ہرج بھی نہ تھا۔ آپ کی عمر پوری ہو چکی۔
پیمانہ بھر چکا ہے چھلکنے کی دیر ہے۔ دنیا کی سب حسرتین نکل چکین خوب کھیل
کھا چکے۔ گور مین پاؤن لٹک رہے ہین۔ آج نہ مرے کل مرے اور مین ابھی بچہ ہون میرا
پھنس جانا۔ بہت بدنامی کا باعث تھا۔ مُلان اس کا جواب دینے کو تھے کہ اتنے
مین اختر حسین آ پہونچے۔ مذاق کی باتین شروع ہوئین مُلان کو چھیڑنے لگے
موقع پا کر شاطر عیّار پھر ایک طرف کو راہی ہوئے کچھ دیر پیچھے اختر حسین بھی رخصت
ہوئے۔ مُلان پھر تنہا ٹرم ٹون رہ گئے۔

دسوان قہقہہ

عشق کا تازہ چرکہ۔ نیا گھاؤ۔ اور اس مین پھر یہ مصیبت جو مُلاّن نے اُٹھائی الٰہی توبہ
روپیہ کا غم درکنار عزت آبرو برطرف وہان تو غضب یہ ہوا کہ جان پر بن گئی۔ وہ تو
بڑی خیریت یہ ہوئی کہ چھوٹ گئے یون سمجھیے کہ مصرعہ

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

ورنہ کہان کا عشق کیسی محبت۔ کون شاطر عیّار کیسے مُلان کو توالی مین پہونچے
ہی سب کا خاتمہ تھا۔
۔ یہ بھی تو معلوم ہو کہ ایسا ہو کیون۔ شاطر عیار انھین وہان لے کیون گیا۔
تھی یا اور کچھ سنئے۔ مُلان نے جو یہ مصیبت سہی صرف اِس لئے۔ آپ

کو یاد ہوگا۔ شاطر عیار جس روز شام کو یہ اُفتاد غیبی مُلّان کے سر پر پڑی باغ مین ٹہلتے پھر رہے تھے۔ اور اکڑتے ہوئے اُس حسینہ مہ جبین اور جوان کے پاس بھی پہونچے تھے۔ اور اُن سے کچھ باتین بھی ہوئی تھین جس مین سے ایک یہ ہے کہ آپ نے اُس عورت کا پتہ و نشان دریافت کیا تھا۔ بس یہین سے ملا کی مصیبت کی ابتدا سمجھیے۔ ذکر نہین آیا ہے مگر اُس روز مُلا بھی سیر باغ کو تشریف لے گئے تھے اور برخوردار شاطر عیار کو ہمراہ رکاب لے گئے تھے۔ اِدھر اُدھر گھومتے۔ کٹے ہوئے کنکوے کی طرح گرتے پڑتے پھر رہے تھے کہ سامنے سے یہ عورت نظر پڑی۔ کھڑے ہوئے۔ کچھ دور تھے لہذا ذرا یونہی رُخ زیبا کا مطالعہ دشوار تھا۔ جیب پر ہاتھ ڈالا چشمہ نکالا۔ اور دیکھنے لگے۔ مگر فوراً ہی ہاتھ پیر مین رعشہ پیدا ہوا۔ شہد کے چھتے کی طرح چہرہ لٹک آیا۔ بید مجنون کی مانند بدن کانپا۔ ٹوٹی ہوئی گردن کی طرح نیچے ڈھلکنے لگے۔ ایک کے ساتھ ہی ساتھ دوسری آنکھ بھی بند ہونے لگی۔ شاطر عیّار دوڑے۔ ہاتھون ہاتھ سنبھالا۔ مزاج پوچھا۔ مگر ملان چپ چاپ دم سادہ کر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر دم لیا ہوش و حواس بجا ہوئے تو شاطر عیّار سے کہا۔ کہ دیکھو یہ جو سامنے بیٹھی ہین انھین کو ہم نے دریا پر دیکھا تھا۔ وہ یہی ہین ؎

یہ ہین وہ جو پہلو سے اڑا لے گئے جی کو
ہان دیکھو جو ہے طاقت نظارہ کسی کو

شاطر عیّار آیا کہ معلوم نہین یہ اس کے پاس کون بیٹھا ہوا ہے۔ اچھا کوئی ہو مردود۔ تم ذرا دیر نہ لگاؤ جلد جاؤ کسی نہ کسی حیلہ سے اس کا نام معلوم کرلو۔ پتہ دریافت کرو۔ پھر کیا ہے بس آج ہی سے تمھارا پورا پورا اعتبار ہوجائیگا اور انعام دیا جائیگا آیا کہ ہم سے اب یہان بیٹھا نہین جاتا۔ گیا تم کہ خود بخود درد ہوتا ہے۔ فلہذا بندہ رخصت۔

شاطر عیّار نے بھی اُس طرف دیکھا۔ دل پر کچھ ہی کیون نہ بنی ہو دیکھ کر تو یہ

بھی صورت تصویر کھڑا رہگیا۔جی مین آیا کہ جیسے کچھ ہو وہان تک پہونچنا چاہیئے۔مگر ملّان جی یہان سے رخصت ہو جائین تو بہت موزون ہے۔موقع بھی اچھا ہے اس وقت خود نجودان کی طبیعت گھبرا گئی۔خیر۔(دف-ع) خس کم جہان پاک۔فوراً ملانجی سے کہدیا اچھا خداحافظ۔جائیے مین جلد آتا ہون۔اُدھر ملان خوشی مین مضطربانہ مسجد کو دوڑے آکر نماز پڑھائی اذان دی جس مین جا بجا بھولے اور لوگون نے طرح طرح کی رائے قائم کی جسے آپ دیکھ چکے ہین۔

اِدھر شاطر عیّار کی وہان تک رسائی ہوئی۔مگر بدقسمتی سے پتہ نہ معلوم ہوا اور تو دیر تک اِدھر اُدھر کی گپین شپین لڑایا کیے۔مگر مطلب حل نہ ہو سکا۔لہذا یہ بھی گھبرائے اور بہت گھبرائے۔وقت کم اور پتہ معلوم کرنے کی ضرورت زیادہ۔اِسی پر ترقی کا دار و مدار اِسی پر مُلان کے راضی ہونے کا یقین۔گھوم گھام کر ایک دو آدمیون سے اور بھی اس جوان۔اور اِس عورت کا نام پوچھا۔مگر کیا کیا جائے برزخ ہی کچھ دنیا سے نرالی پائی تھی۔جس نے ملاحظہ فرمائی اُسے بیساختہ ہنسی آئی۔مجبوراً اُلٹے قدم بھاگے۔آخر حسین کے پاس پہونچے۔(آپ سمجھے کہ کیون اِس لئے کہ جب نوکر رکھا یا تھا تو اُنھون نے اُسی دن کہہ دیا تھا کہ یون تو روز روز کی مُلان کی خبرین ہمارے پاس تک پہونچا دیا کرنا۔خصوصاً جب ان کی معشوقہ کو دیکھو اور اُس کا پتہ معلوم ہو تو ہم سے ضرور ہی کہہ دینا۔چنانچہ جب شاطر عیار وعدہ وفا کرنے کے لئے چلے وہ کہین راستہ ہی مین مل گئے۔اور لطف یہ کہ ارادہ اُسی عیش باغ مین گھومنے کا تھا آخر کیون نہ ہوتا یہ بھی خیریت سے دل چلے تھے۔بُڑھیا بنیٹھ بغیر کیونکر رہ سکتی ہے۔گھومنے نہ جائین تو کھانا ہضم نہ ہو۔

شاطر عیّار بھاگتا ہوا نظر آیا۔تو اُنھون نے سبب پوچھا۔کیون۔کیون۔کہان جا رہے ہو۔

شاطر عیّار۔میر صاحب آپ ہی کے پاس جا رہا تھا۔ایک عورت کو دیکھ کر

مُلان جی نے پتہ بتایا کہ جس پر مرتے ہین وہ یہی ہے۔ مگر نام انھین بھی معلوم نہین مجھے نام معلوم کرنے اور پتہ لگانے کا حکم دیا گیا ہے۔ مگر وہ کمبخت خود ہی کچھ بے وقوف کھاج ازاکل (خارج از عقل) معلوم ہوتی ہے مجھے دیکھ کر نام مقام تو بتاتی نہین۔ قہقہہ مارتی ہے۔ مین اب آپ کو بلانے جا رہا تھا کہ خود بھی دیکھ لیجئے اور مجھے بھی پتا بتا دیجئے۔

اختر حسین۔ واللہ، آخر وہ ہے کہان۔ ملانجی کہان ہین۔

شاطر عیّار۔ ملانجی تو مسجد گئے۔ وہ باغ مین ہے۔

شوق دید تو میان اختر حسین کو بھی تھا ہی لہذا یہ بھی جلد جلد قدم اُٹھاتے باغ مین داخل ہوئے دُور ہی سے میان شاطر عیار نے انگلی سے ملان کی معشوقہ مہ جمال کی طرف اشارہ کیا۔

اختر حسین۔ واللہ۔ (واہ ملانجی کیا خوب) ارے یہ تو نہی طوائف ہے پہلے پان بیچتی تھی اب پیشہ کماتی ہے۔ یہین بازار مین رہتی ہے۔

شاطر عیّار۔ ہان مین بھی تو اسی فکر مین تھا کہ آخر اگر کوئی پردہ نشین ہے تو یہان کیون آئی۔

اختر حسین۔ تو اب تو واللہ کام بن گیا۔ تم آج ہی ملان کو پتا نہ بتا دینا۔ واللہ ذرا لطف آئے گا آج تو ذرا انھین اِدھر اُدھر گھمانا۔

شاطر عیّار۔ مین تو پہلے ہی یہ سوچے ہوئے تھا۔ آپ نے بھی کہہ دیا ذرا اور کان کھل گئے۔ کہئے تو ملان کو ایسی جگہ لے جاؤن کہ کچھ دنون تک خرچ نکلے۔ ترکیب اِس وقت مجھ سے کچھ نہ پوچھئے پھر سہی بتا دون گا۔ بہر حال ایسا ضرور کیجئے کہ اگر مُلان پر کچھ آفت ناگہانی آئے تو ایک آدھ روپیہ صرف کر دیجئے اور پھر ایک کے چار چار کر کے وصول کیجئے۔

اختر حسین تو پہلے ہی سے مُلان کی دولت پر مونچھ منڈائے یا اُدھار کھائے بیٹھے ہوئے تھے۔ اِس تدبیر کے سامنے اُنھین بھی سرِ تسلیم خم کرتے بنی شاطر عیار

کی تدبیر پہ آفرین کی - دل میں اور بھی خوش ہوئے کہ ہم وہی بھلے کے بھلے رہیں گے - اور روپیہ مفت میں آئیں گے - سانپ کا سانپ مرجائے گا - لاٹھی کی لاٹھی نہ ٹوٹے گی - ہلدی لگے گی نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے گا مصرعہ

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

والا مضمون ہوگا - چنانچہ اُسی وقت شاطر عیّار سے جدائی ہوئی - ہذاالفراق بینی و بینکم - کا معاملہ پیش آیا - یہ اپنے رستہ لگے اور وہ اپنے رستہ پڑے - اختر حسین نتیجہ کے منتظر رہے - اور شاطر عیار نے شیطان کی طرح ملان کو جا بھکایا جس کی وجہ سے غریب کو پانچ روپیہ ڈنڈ دینے پڑے وہ جُدا - اور الضرب کا اسم مفعول یاد کرنا پڑا وہ علیحدہ غالباً اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ ہوا کیا - اور کیوں ملان پر آفت ناگہانی پڑی -

گیارھواں قہقہہ

اس سے پہلے باب کو دیکھ جائیے - جہاں اختر حسین کی باتوں میں ملان جی مشغول تھے - اور بیٹا شاطر عیار صاحب کبڈی کھیلتے ہوئے اڑنچھو ہو گئے تھے - اور مُلان جی کو اختر حسین کے رخصت ہونے کے بعد قید تنہائی بھگتنی پڑی تھی - جب اختر حسین رخصت ہوئے - مُلّان جی تنہا رہے خیالات نے پھر بلوہ مچانا شروع کیا - پہلے کچھ غیرت - پھر کچھ رقت - اُس کے بعد شاطر عیار کی حماقت - بعدہ ہتک عزت : اُس کے بعد شاطر عیار کے کڑے کڑے جوابوں کا خیال - غرضکہ لینڈوری بندھ گئی - دماغ گم سے کم فانوس خیال بن گیا - جھٹ شاطر عیار کو آواز دی - نالائق مردود - کیا تم کہ ذرا اِدھر آ - مگر وہاں شاطر عیّار ہوں تو کچھ پاسخ سنج ہوں - فلہذا صدائے برنخاست بوجہ کے سکوت - اور ناحق کے سناٹے کے عالم نے - اور بھی

دماغ کو پریشان کیا - یون تو جب سے کہ مرمت ہوئی تھی ابھی عقل ٹھکانے آئی ہی تھی اور جو کچھ واپس آنے لگی تھی وہ آہٹ پاتے ہی بھاگنے کی منتظر تھی - اسیواسطے وہ رخصت ہوئی - جنون یا مالیخولیا کو اپنا جانشین چھوڑ گئی - اب لامحالہ ملاّن کو اٹھنا پڑا - لہذا اٹھے اور معہ سامان کے اٹھے ڈنڈا لے کر اٹھے شاطر عیار کے مارنے کے ارادہ سے اٹھے مگر ادھر دیکھا - ادھر دیکھا - نیچے اوپر تکا - غسل خانہ دیکھا حمام کا معاینہ فرمایا - مگر کہین نہ پایا - اب مجبور ہوئے بیٹھے - اور گرم تقریر ہوئے -

آیا کہ آج کل معقول و معتبر نوکر کا کیا ئم کہ پتہ ہی نہین - دیکھو تو سہی کیا احمق ہے کیا ئم کہ عزت خاک مین ملوائی وہ جدا پولیس کے پلہ ڈالا - وہ الگ - آپ بھاگ گیا - کیا ئم کہ ذرا آئے تو وہ خبر لون گا کہ دیکھیے گا -

پولیس کو دیکھو مجھے پکڑ لیا - اجی پکڑتا تو کیا وہ تو یون کہیے کہ اسوقت ہمین کچھ زیادہ جوش و خروش نہ تھا - ورنہ مین تو ٹھیک بنا دیتا - کیا ئم کہ مجھے افسوس ہے جوانی نہ ہوئی ورنہ توبہ توبہ ٹکڑے کیا ئم کہ ٹکڑے کیا معنی پرخچے اڑا دیتا - دھجیان بکھیر دیتا - اُن کس قدر رشوت خوار ہین آیا کہ کوئی افسر بھی توجہ نہین کرتا - اختیار تو ان لوگون کو سب کچھ دیدیا گیا ہے - مگر ان کے اعمال کی کسی کو کانون کان خبر نہین کہ یہ کیا ستم کرتے ہین - کیا ئم کہ سکنا ہو نہ ظلم ناحق کے چالان اجی جیلخانہ مین دیکھا بھی جائے تو سنکڑون مین پچاس بیگناہ بھرے پڑے ہین - شہر مین تو خیر ان کی حکومت ذرا کم چلتی ہے کیا ئم کہ گاؤن اور دیہات مین تو خوب ہی مزا اڑاتے ہین سب انسپکٹر کا تو کہنا ہی کیا آیا کہ چھوٹے چھوٹے عہدہ والے مزا کرتے ہین - جہان لین سے تبدیل ہو کر ذرا کسی تھانہ پر تعیناتی ہوئی گویا کہ جنت مین پہونچ گئے - آیا کہ خوب ہی گلچھرے اڑاتے ہین یا تو کم سے کم داروغہ جی کے فرمان کو حدیث و قرآن و وید پران کے آیت اور منتر کی برابر سمجھین ورنہ کیا ئم کہ بدمعاشی مین نام لکھ کر چالان کر دیتے ہین اور یہ ایسا صیغہ ہے آیا کہ جس سے انھین بہت ہی اختیار ہے - سمجھا جاتا ہے کہ گناہگار اور بے گناہ سب ان کے واسطے برابر ہین - آیا کہ جس نے ذرا بھی چیخ

سے کام لیا وہ گناہگار بن گیا۔ اور جو ذرا داروغہ جی کی مُٹھی گرم کرتا رہا وہ نیک کیا نم کہ اس کا باپ نیک۔ آیا کہ واللہ ہے مزا تو جب ہے کہ شام کے وقت کوئی حاکم اعلیٰ ان کی پوری پوری خانہ تلاشی لے پھر دیکھیے کہ دن بھر کی کمائی کتنی ہوتی ہے۔ کم سے کم سو پچاس داروغہ جی کے بکس سے دیوانجی کی میز سے کلرک کے قلمدان سے سپاہی کی جیب سے برآمد ہو جائین گے۔ آیا کہ آج ہم ہی سے جو پانچ روپیہ لئے ہین۔

غرضکہ ملانجی یہی بے تکی تانین اُڑا رہے تھے اتنے مین شاطر عیار آ پہونچے اور ساتھ ساتھ اختر حسین بھی نازل ہوئے۔ اور بولے ملان جی واللہ آج آپ کے چہرۂ مبارک سے حزن وملال کے آثار صاف صاف نمایان ہو رہے ہین۔ مین پہلے آکر دیکھ گیا تب بھی آپ کی ایسی ہی کیفیت تھی۔ اور اس وقت جو نگاہ دوڑاتا ہون تب بھی یہی حال ہے۔ آخر فرمائیے تو سہی معاملہ کیا ہے۔

مُلّان جی۔ آیا کہ کچھ نہین انسان کے خیالات مین ہر وقت تغیر اور انقلاب پیدا ہوتا رہتا ہے آج کچھ طبیعت بہت پژمردہ اور رنگین رہی۔ اِسی واسطے یہ حال ہے کوئی خاص وجہ نہین ہے۔

اختر حسین۔ واللہ اب تک ہم سمجھے ہوئے تھے کہ آپ ہمارے سچے مہربان اور دلی دوست ہین۔ مگر آج ایسے ایسے تمام خیالات تار عنکبوت کی طرح کمزور اور بے بنیاد ثابت ہوئے آپ ہم سے پردہ رکھتے ہین۔ چھپاتے ہین۔ پھر ہم کو کیا فائدہ ہے کہ ناحق بیٹھے مین پائون ڈالین۔ لہذا ہم جاتے ہین۔ اتنا کہا اور بگڑ کر کھڑے ہوئے۔

دراصل قصہ کی اصلیت۔ ملان کی حالت کی تو اُنھین رتی رتی خبر تھی۔ مگر چاہتے تھے کہ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ اور مُلان اپنی مصیبت آپ سنائین چنانچہ ان کے اِن فقرون نے بڑا کام دیا۔ ساری گتھی سُلجھ گئی۔ تمام عقدہ مالانحل

حل ہو گیا۔ مُلانجی خود بخود کھل گئے۔ بولے کہ مہربان آیا کہ جب آپ مجھ سے غیریت نہین برتتے تو کم سے کم مین بھی ایسا نہین ہون کہ آپ کو غیر سمجھون۔ کیا نم کہ مجھ سے تو جو کچھ دغا کی وہ شاطر عیار نے کی۔ آیا کہ آج ہی مین نے عیش باغ مین اپنی معشوقہ مہ جمال کو دیکھا۔ کیا نم کہ اسے پتہ معلوم کرنے کے واسطے روانہ کیا۔ یہ آیا اِس نے مجھے دھوکہ دیا۔ ایک اور جگہ لے گیا۔ وہان کیا نم کہ بڑی لڑائی ہوئی۔ دو ملعونون سے پلہ پڑ گیا۔ اگرچہ وہ چاہتے تھے کہ مجھے نقصان پہونچائین اِسی خیال سے اُنھون نے مجھ سے کیا نم کہ ہاتھا پائی بھی کی تھی۔ مگر پھر آپ تو ہم کو جانتے ہین جب تک غصہ نہین آتا نہین آتا۔ مگر جب آیا تو پھر مروت کا نام نہین رہتا چنانچہ ہم بھی اُن سے برابر کہتے رہے کہ دیکھو تکرار نہ بڑھاؤ اپنی لایعنی حرکت سے باز آؤ۔ مگر وہ لپٹتے ہی رہے تو پھر وہ ذلیل کیا ہے کیا نم کہ مین نے کوئی کسر ہی نہ چھوڑی۔ جس کل پڑا اُسی طرح سے اُنھین ٹھیک بنایا۔ کہین اتفاق سے ایک پولیس والا سپاہی بھی پھر رہا تھا۔ کیا نم کہ مظلومون کی فریاد سن کر وہ بھی چلا آیا۔ مگر ہماری صورت دیکھتے ہی اُن کی بھی تمام شیخی کرکری ہو گئی۔ آخر وہ بھی بغیر کچھ کہے سُنے نو دو گیارہ ہو گئے القصہ بعد خرابی بصرہ ہم اپنے گھر آئے۔ مگر جس کام کے لئے گئے تھے۔ وہ کچھ نہ بنا۔ بس قصہ یہ ہے۔

قصہ سن کر اختر حسین کو ہنسی تو بہت آئی۔ اور ہنسی نہ آنے کی کوئی وجہ بھی نہ تھی۔ مگر اُنھین بھی کم سے کم ضبط کرنا پڑا۔ اور یہی بولے۔ واللہ کیا خوب۔ اجی یہ تو ہمین پہلے ہی سے اُمید تھی۔ ہم آپ کی بہادری عرصہ سے جانتے ہین۔ مگر اب اِس کی تدبیر کیا ہونی چاہیے۔ شاطر عیار کی نادانی ہے کہ اُس نے ایسا کیا۔

شاطر عیار۔ مجھے پتہ ٹھیک یاد نہین رہا تھا دھوکہ کھا گیا۔

مُلان۔ اچھا چلو کیا نم کہ یونہی سہی مگر اگر کل پھر ایسا ہی اتفاق ہوا تو اور

غضب ہوگا۔ توبہ کرو۔

شاطر عیّار۔ (کان پکڑ کر) یا اللہ میری توبہ ہے۔ اب مُلّان جی کو کبھی نہ ٹھواؤن گا ؀

مُلّان تو یہ سنکر کالی پیلی آنکھیں نکال کر بمصداق "الخاموشی نیم رضا" کچھ چپ ہو گئے۔ مگر اختر حسین سے خاموش نہ رہا گیا۔ بُولے کہ آپ بے یہ ٹھوانے کا کیا ذکر ہے۔ کیا ملان جی سے کوئی ایسی گستاخی کر سکتا ہے۔

مُلّانجی۔ اونھ! اجی توبہ کمبخت نادان ہے پاگل ہے جو ایسی مجذونانہ باتین اسکی زبان سے نکلتی ہین۔ اِس ذکر کو جانے دیجئے۔ اب آپ آئندہ کے لئے کچھ معقول تدابیر سوچیئے۔ اور جواب دیجئے۔

اختر حسین۔ اب رات زیادہ ہو گئی۔ اور اگر اس کی تدابیر کا ذکر ہوا تو دن نکل آئے گا۔ لہٰذا ساری باتین کل صبح پر موقوف رکھئے۔

مُلّان جی۔ آیا کہ چین تو نہ آئے گا۔ مگر خیر کل پر موقوف سہی۔

یہ سُن کر اختر حسین رخصت ہوئے۔ اِدھر آقا اور ملازم باقی رہ گئے اور تو کچھ ایسی باتین نہ ہوئین جو قلمبند کی جائین۔ ہان اِتنی ضرور ہوئین کہ مُلّان جی شاطر عیّار سے بُولے کہ ایک تو ذلیل کرایا۔ دوسرے توبہ مین اُس کا اظہار کرتا ہے۔ کمبخت ایسے موقع پر جھوٹ بولنا ثواب ہے کیا تم کہ (دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز) آیا کہ اگر ایسے موقع پر صحیح صحیح واردات سنائی جائے تو تمام عمر کو مُنھ دکھانا بھاری ہو جائے۔ ڈوب مرنے کے لئے بھی پانی نہ نصیب ہو۔

بارھوان قہقہہ
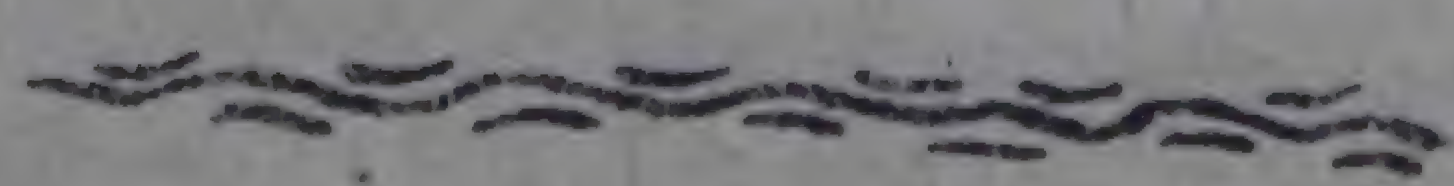
جُدائی کی رات اس مین شک نہین کہ بڑی مشکل سے گذرتی ہے ایک رات کم سے کم ایک دو ہزار سال کی برابر ہو جاتی ہے مگر انتظار کی رات اوربھی قیامت ہے۔ اس کی ایک گھڑی جدائی کی ایک رات سے کم نہین ہوتی۔ تمہید کا مطلب تو آپ سمجھ ہی گئے ہون گے ملان جی سے اختر حسین کا وعدہ تھا کہ صبح ملین گے اور کچھ نہ کچھ تدبیر بتائین گے۔ یون تو اُنھین کبھی انتظار نہ ہوتا۔ مگر یہ معاملہ ہی نازک تھا۔ رات بھر کروٹین لیتے گذری۔ طرح طرح کے خیالات دل مین گھوڑ دوڑ لگاتے رہے۔ کبھی کہتے کہ واقعی اختر حسین دوست صادق محب واثق ہین ورنہ کم سے کم وہ ہمین کوئی تدبیر نہ بتاتے۔ اجی خیر تدبیر تو وہ ہم کو کیا بتا سکتے ہین۔ ہم خود ہی عقلمند آدمی ہین۔ آیا کہ اور اصل مین عقلمند ہم سے زیادہ کون ہو سکتا ہے جبھی تو ایسے ایسے جلسون مین شریک کیے جاتے ہین کیا نم کہ جہان پیک خیال کی بھی مشکل سے رسائی ہوتی ہے۔ کیا نم کہ

جس کی بزم ناز مین خود جا نہین سکتا خیال
میری قسمت لیچلا مجھ کو وہین میرا خیال

مگر خیر ان سب باتون کو چھوڑ کر کیا نم کہ گذشتہ را صلواۃ آیندہ را احتیاط کی بموجب اِن سب باتون پر خاک ڈالنی پڑتی ہے اور پھر بھی ہم کہتے ہین کہ وہ ضرور ہمارے دوست ہین۔ کیا نم کہ اُنھون نے اس وقت سعدی کے مقولہ پر عمل کیا ہے۔

دوست آن دانم کہ گیرد دست دوست
در پریشان حالی و درماندگی

نیند کا سامان تو نہ تھا مگر بمشکل تمام مُلّا جی کو نیند آئی اور خیریت سے

پھر اُسی وقت آپ کی آنکھ کھلی جب خوب دن نکل آیا تھا۔ اور تمام عالم مین شہنشاہ آفتاب کا سکہ جما ہوا تھا۔ اُٹھے کچھ لاحول وغیرہ بھی پڑھی کہ آج صبح کی نماز بھی قضا ہو گئی۔ اُف لوگ اپنے دل مین کیا خیال کرتے ہونگے کیا نم کہ سب ہم کو بے نماز سمجھنے لگے۔ ضرور کوئی نہ کوئی آفت ناگہانی آنے والی ہے اور آفت نہ آنے کی وجہ کیا۔ ایک آفت تو آ چکی دو ایک اور باقی ہین ع۔

یہ باتین کہہ کر اُٹھے ضروریات سے فراغت پائی۔ ہاتھ مُنھ دھویا۔ بیٹھے ہی تھے کہ لیجئے۔ مصرعہ

آگیا جس کی انتظاری تھی ع

اختر حسین تشریف لائے اور تشریف بھی اِس صورت سے کہ ایک اور دوست بھی اُن کے ساتھ تھے۔ جنھین دیکھکر ملان پہلے تو نہایت ہی خفا ہوئے کیا نم کہ اختر حسین اگرچہ ہمارے دوست ہین مگر واللہ عقل اِن کے پاس تک نہین۔ بھلا ایسے ایسے مشورون مین کہین غیر آدمیون کو بھی شریک کیا جاتا ہے۔ کیا نم کہ مصرعہ

نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفل ہا

مگر جب اُن کی طرف سے جواب ملا کہ یہ میرے خاص دوست ہین۔ اور یہ بھی آپ کے دُکھ درد کے شریک اور رنج و مصیبت مین خبرگیران رہین گے تب انھین تھوڑا بہت اطمینان ضرور ہو گیا۔ خاموش ہو گئے۔ بیٹھ گئے۔ اتنے مین شاطر عیار بیگ بھی تشریف لے ہی آئے۔ فرشی سلام کیا۔ دست بستہ آداب بجا لائے۔ یہ بھی شریک بزم مشورت ہو گئے۔ مُلان بولے کیا نم کہ اختر حسین صاحب اب اور باتین تو ہوتی ہی رہین گی خاص معاملہ مین گفتگو کیجئے۔ آیا کہ جب تک وہ بات نہین مزا نہین۔ کیا نم کہ مصرعہ

وہ محفل ویران جہان بھانڈ نباشد

اختر حسین ۔ واللہ بندہ تو صرف آپ کے ارشاد فیض بنیاد کا منتظر تھا۔ جیسا کچھ حکم ہو اُس کی تعمیل کے واسطے تیار ہون۔ در اصل مُلان جی سنئیے۔ عاشقی محبت۔ الفت۔ کچھ نئی بات تو ہے نہین۔ مدتون سے چلی آتی ہے۔ اور یونہی چلی جائے گی۔ مگر بات یہ ہے کہ اِس مین کامیاب وہی ہوتا ہے جو باقاعدہ کام کرتا ہے ورنہ وہی نتیجہ نکلتا ہے ٹائین۔ ٹائین فش۔

ملان ۔ قاعدے وغیرہ کو ہم نہین سمجھتے۔ کیا تم کہ کیا کوئی مکتب ہے کہ پہلے مدتون الف۔ بے۔ تے۔ رٹنی پڑے۔ اور یونہی سہی قاعدہ تو بتائیے قاعدہ کیا ہے ہمہ تن ہر بات کے واسطے تیار ہون۔

اختر حسین ۔ واللہ آپ کی منصف مزاجی پر رشک آتا ہے۔ حق بات کو آپ فورًا مان جاتے ہین۔

مُلّان ۔ ہان ہمارے مزاج مین انصاف کا مادّہ ذرا زیادہ ہے۔ بہ مُقابلہ آپ کے "۔

اختر حسین ۔ اجی توبہ مین تو کس شمار و قطار مین ہون نوشیروان عادل اگر آج زندہ ہوتا تو یقینی رشک کے مارے مرجاتا۔

ملّان ۔ کیا تم اب آپ بات کہئیے کم سے کم قاعدہ بتائیے۔

اختر حسین ۔ سنئیے آپ کی معشوقہ کا پتہ ہم نے لگالیا۔ واللہ آپ کے انتخاب لاجواب کا کیا کہنا۔ وہ معشوق پسند کیا ہے۔ کہ باید و شاید۔

ملان جی ۔ (داڑھی پر ہاتھ پھیر کر) اسی بات پر لائیے ہاتھ ملائیے۔

اختر حسین اجی ہمہ صفت موصوف۔ مگر افسوس یہ ہے کہ مین ابھی جب تک کہ آپ میرے صلاح و مشورے پر عمل پیرا نہ ہون گے۔ واللہ نام نہین بتا سکتا پتہ و نشان نہین دے سکتا۔

مُلّان ۔ اب جلد اپنے مشورے دیجیے کیا تم کہ عمل نہ کرنا کیا معنے۔ اسی وقت اور اسی دم عمل کیا جائے گا۔ صرف آپ کے فرمانے کی دیر ہے۔

اختر حسین - محبت کا نتیجہ شہرت ہے - اس مین کم سے کم رسوائے دہر ہونا تو
ضرور پڑتا ہے - اور نہ ہونے کی کوئی وجہ نہین - مین آپ کا دوست ہون
آپ نے مجھ سے کوئی بات کہی - میرا کوئی اور دوست ہے - مین نے اُس سے کہی -
آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ننگ و ناموس کو بالاے بام رکھنا پڑا - اور جگہ کیون جائیے
آپ ہی کا حال سناتا ہون - معاملہ کو گٹھے ہوئے دو تین ہی دن گذرے ہین
بچہ بچہ اِس حال سے واقف اور خبردار ہو گیا - ابھی اگرچہ بسبب لحاظ کے
آپ سے کسی نے کچھ بھی نہین کہا ہے - مگر ضرور کہین گے - سب مین پہلے تو
مناسب یہ ہے کہ آپ مسجد کو چھوڑیے - کرایہ کا مکان لیجئے - اس مین بود و باش
اختیار کیجئے - دیکھئے ابھی آپ کو معلوم نہین ہے آپ کی معشوقۂ نازنین کچھ ایسے
ویسے آدمیون مین تو ہے نہین - آخر وہ دن ضرور آئے گا کہ وہ جذبۂ عشق اور
مناسب تدابیر سے کھنچکر یہان آئینگی - آخر آپ کو مسجد مین دیکھ کر اُن کا جی
کیا خوش ہوگا - واللہ اُس وقت آپ کو بھی شرم آئے گی - اور ہمین بھی کچھ کہتے
سُنتے نہ بن آئے گی - بنی بنائی بات بگڑ جائے گی - آپنے شاید سُنا تو
ضرور ہوگا کہ ؎

ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق
باشد بہ قدرِ ہمت تو اعتبار تو

دوسری تدبیر یہ ہے کہ آدمی کو ہمیشہ مناسب حال کام کرنا چاہیے - آپ ہی
فرمائیے کہ دنیا حسن پرست ہے یا نہین -

ملّا جی - آیا کہ تمام زمانہ حسن پرست تو ہے ہی ورنہ کیا تم کہ ہمکو کونسی ضرورت
تھی کہ خواہ نخواہ آفت مین جان پھنسائے -

اختر حسین - آپ کی معشوقہ بھی ضرور حُسن پرست ہوگی -

مُلّان جی - کیا کہم کہ میرا قیافہ تو ضرور یہی کہتا ہے -

اختر حسین - جب آپ خود ہی ہمارے کلام کی تائید کرتے ہین تو ذرا انصاف

سے کام لیجئے گا۔ یہ آپ کی مقطع داڑھی کیونکر بھلی معلوم ہو سکتی ہے۔ ہر معاملہ صاف اچھا ہوتا ہے لہذا بڑے زور کے ساتھ ہم کہہ سکتے ہین کہ آپ کے رخسار پر سے اِس کوڑے کباڑ کا صاف ہونا بھی اچھا ہے۔ تیسرے یہ کہ کچھ تحفہ تحائف برابر بھیجتے رہئے رسم اِسی طرح بڑھتی ہے۔ واللہ مدبرین تو آپ کو وہ بتادی ہین کہ اگر آپ ان پر عمل فرمائین گے تو یقینی نفع مین رہین گے اور ممکن نہین کہ یہ تدبیرین کی جائین اور پھر بھی منزل مقصود پر نہ پہونچ جایئے۔

مُلّانجی۔ آیا کہ شرطین تینون منظور۔ مگر اس مین کچھ کہنا ہے۔ دراصل اِس مین بدنامی ہے۔

اختر حسین سُنو کیا تم کہ مسجد سے جدا ہونے مین یہ خرابی ہو کہ لوگ کہین گے دیکھو بڑھاپے مین یہ مسخراپن سوجھا ہے۔ کیا تم کہ تمام عمر کا کام چھوڑ دیا۔ اترا گئے آیا کہ دن لگ گئے۔ ہوا مین بھر گئے۔

اختر حسین۔ پھر لوگ کہین گے تو کون سا ہرج ہے کہنے دیجئے۔

مہ نور می فشاند و سگ بانگ میزند

مُلّان۔ کیا تم کہ آمدنی بھی تو کم ہو جائے گی۔

اختر حسین۔ اب آپ کو آمدنی کی ایسی کیا ضرورت ہے خدا نے آپ کو محتاج نہین رکھا ہے آپ کے پاس سب کچھ موجود ہے۔

مُلّان۔ اور داڑھی کا معاملہ۔ یہ تو بڑا بیڈھب ہے۔

اختر حسین۔ پھر آپ ہی سمجھ لیجئے کہ عاشقی کا معاملہ ہے کچھ کھیل اور دل لگی تو ہے نہین آخر داڑھی ایسا کونسا مال ہے جس کے لئے آپ یون حجت بازی کر رہے ہین جناب یون سمجھ لیجئے کہ خس کم جہان پاک۔

مُلّان۔ یہ صحیح مگر کیا تم کہ بڑی خرابی یہ ہے۔ لوگ بُرا بھلا کیا کیا کہین گے۔ چہرہ بُرا نکل آئے گا۔ آیا کہ یہ مقولہ بالکل سچ ہو جائے گا ؎

لنگور کی سی شکل فقط دُم کی کسر ہے

اختر حسین - آپ کے چہرہ پر نور آجائے گا - آپ خیال تو فرمائیے جب داڑھی نہ تھی جب آپ کیسے تھے - واللہ میرے نزدیک تو سَو دو سَو میں ایک ہوں گے "

مُلّاں بھی یہ سُن کر کچھ لاجواب ہوئے شیخی میں اگر یہ جواب دیدیا تھا - آپا کہ بچپن میں سَو دو سَو نہیں ہزار دو ہزار سے اچھے تھے - اِس کے بعد ذرا بچپن کی طرف توجہ فرمائی - ہو بہو وہی شکل پیش نظر پھر گئی جی للچایا کہ داڑھی منڈا کر پھر دولت گذشتہ و رفتہ کو قبضہ میں لانا چاہیے - دوسرے یہ کہ وہ دولت ہاتھ نہ آئے تو نہ آئے کیا نم کہ وہ پری پیکر تو اس صورت سے ضرور ہمارے ہتھے چڑھ جائے گی - اجی کیا نم کہ عشق تو انھیں ہم سے اب بھی ضرور ہے اور اِس میں تو شک ہی نہیں کہ وہ ہم پر مرتی ہیں - مگر اس وقت تو ہمارا چہرہ ماشاءاللہ کندن کی طرح دمکنے لگے گا - بلکہ گلاب کے پھول کی طرح ہو جائے گا - دوسرے یہ کہ داڑھی ذرا ہے بھی تکلیف دہ - ایسا بھی ہوا ہے کہ اس میں کئی مرتبہ جوئیں پڑ گئی تھیں جس کی وجہ سے کھجاتے کھجاتے عاجز ہو گئے تھے - چلو واقعی ایک عذاب سے نجات ملے گی یہ سوچ کر داڑھی منڈانے کا بھی اقرار کر لیا رہ گیا تحفہ تحائف کا معاملہ اِس کے لئے تو ملّاں پہلے ہی سے راضی تھے - بس اِس میں اسی قدر کہنا سننا پڑا - اجی ایسی کیا نم کہ ہماری قسمت کہاں ہے کہ وہ ہمارے تحفہ تحائف قبول کریں - باقی ہم کو کوئی عذر نہیں ہے - ہم تیار ہیں - کیا نم کہ "

این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر

اِدھر ملّا جی اپنے خیالات کا اظہار فرما کر - گرم تقریر کو ختم کر چکے اُدھر اختر حسین سمجھے کہ بس میدان مار لیا - اب تمام قرضداروں سے بھی سُبک دوش ہو جائیں گے - اور مزے سے کلواری کی دوکان ہو گی اور ہم ہوں گے - واللہ لُطف رہے گا " مصرعہ -

بہ نوش بادہ کہ ایّام غم نخواہد ماند

ملان جی سے پھر مخاطب ہوئے - اِس مین شک نہین کہ آپ نے سب باتون کا اقرار کر لیا - مگر اندھا دیکھے تو تپیا ہے - اُن پر عملدرآمد کب سے ہوگا - دَم بدَم آدمی کی سمجھ پلٹتی رہتی ہے کہین ایسا نہ ہو کہ آپ بھی پھر جائین -

ملان - توبہ - کیا تم کہ جان پہ بنی ہوئی ہے آپ کو پھر جانے کی سوجھی ہے - مکان تلاش کیجئے اور چلئے -

اختر حسین - مکان بہت - بازار مین کمرہ دلوا دیا جائے گا -

اتنا کہہ کر یہ رخصت ہوئے شاطر عیار ان کے ساتھ مکان ڈھونڈھنے گئے ادھر ملان نے اپنا اسباب جہالت جمع کرنا شروع کیا - اور شام کو اس سے نجات ملی - دونون رنگے سیار پھر آپہونچے اور اندھیرا ہوتے ہی اسباب کو معہ ملانجی کے بازاری کمرہ پر پہونچا دیا -

۱۳
تیرھوان قہقہہ

داڑھی اور مونچھون کا صفایا ہے
فارغ البال اِس کو کہتے ہین

کالے کوّے کو اپنا آشیانہ چھوڑتے ہوئے رنج ہوتا ہو تو ہوا کرے - بُلبُل کو اپنے وطن مالوف کو الوداع کہتے صدمہ ہوتا ہو تو ہوا کرے - ہمارے ملان جی مکرم کو مسجد سے جدا ہوتے ہوئے ذرا بھی صدمہ اور خیال نہوا بلکہ یون سمجھئے کہ کان پر جون تک نہ رینگی - اِدھر اختر حسین نے آکر سفر کی خوشخبری سنائی - اُدھر ملان جی نے کچھ اسباب مزدور کے سر پہ بار کیا - ایک گٹھری بغل مین دبائی - چپ چپاتے نکل کھڑے ہوئے - شاطر عیار آگے آگے ہوئے - اختر حسین نے بھی کچھ نہ کچھ رہبری ضرور کی - اور نہین تو چلتے وقت بآواز بلند یہ مصرعہ تو پڑھ ہی دیا کہ -

چل بسے اہل جنون خالی بیابان رہ گیا

دو چار کوچے طے کرنے پر آخر بازار مین آتے - بالاخانہ پہلے ہی سے تجویز ہو چکا تھا - اُسی پر فروکش ہوئے - تھوڑا بہت وقت اور روپیہ تو ضرور خرچ ہوا - مگر پھر بھی کمرہ کو مکلف ضرور کیا گیا - آختر حسین شام کے وقت حسب عادت روانہ ہو گئے وہی دونون نوکر اور آقا موجود رہے - مندرجۂ ذیل گفتگو ہوئی -

شاطر عیّار - دیکھئے آج کا دن خوب گذرا -

ملان جی - کیا نم کہ سب کام بن گئے - اُمید ہے کہ اَب بھلے دن آئے -

شاطر عیّار - بھلے بُرے کی حالت معلوم نہین کام تو آج بھی ایک رہ گیا -

ملانجی - وہ کیا ؟

شاطر عیّار - حجور کے چہرہ پر یہ کوڑا یعنی (داڑھی) تو ابتک موجود ہے -

ملانجی - لاحول ولا - بھئی کل - (شب بخیر) سب سے پہلے یہی کام کرین گے - میدان بہر صورت صاف ہی اچھا ہوتا ہے -

اِدھر تو لیلائے شب نے اپنے گیسوئے مشکین کھولے - اُدھر اختر حسین صاحب کمرہ پر مع ایک دوست کے آموجود ہوئے اور آتے ہی گہر افشان ہوئے واللہ - ملانجی سچ پوچھئے تو آپ کو بھی لطفِ زندگی آج ہی آیا ہوگا - بھلا خیال تو فرمایئے کجا مسجد - اور کہان آپ کی شان - اجی جناب واللہ ؏

حَرَم والون سے کیا نسبت بھلا ہم اہلِ ہٹل کو
یہان انگریز اُترے ہین وہان قرآن اُترا ہے

یہ نظارے - یہ دل خوش کُن آوازین - یہ صورتین - بھلا اُس حالت مین آپ کو کیونکر میسر ہو سکتے تھے - دل علٰحدہ پریشان - دماغ جُدا خراب - پانچون وقت کی اذان اور نماز کا جھگڑا - مسجد کی پابندی - ہر وقت کی لڑکون کی تعلیم کائین کائین توبہ توبہ معاذ اللہ - چلئے خیر یون سمجھ لیجئے کہ ہم دُنیا مین آج آئے

ملاّ جی۔ (خوش ہوکر) اس مین شک نہین کیا تم کہ لطف ضرور آیا ہے۔ مگر اب مزا جب ہے کہ خدا ہم کو یہ کمرہ مبارک کرے۔ جس کام کے لئے آئے ہین۔ دین و دنیا کی بھلائی اور بُرائی سے ہاتھ اُٹھایا ہے وہ بھی تو مِل جائے ورنہ یہ رونق یہ چہل پہل۔ یہ نظّارے۔ یہ سامان کیا تم کہ سب ہیچ۔ آیا کہ ؎

جب یار نہ ہو ساقی پیمانہ ہوا تو کیا

اختر حسین۔ واہ اِس وقت آنے کی وجہ آپ کو معلوم نہین۔ آخر آپ کا جذب محبت اثر کر گیا۔ آہ رسا رنگ لائی واللہ سچ ہے۔ ؎

مری آہ کا تم اثر دیکھ لینا

وہ آئین گے تھامے جگر دیکھ لینا

عاشقان صادق سب ہی کچھ کر گذرتے ہین۔ مگر بات یہ ہے کہ تقدیر اور تدبیر دونو پر شاکر رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت جو کچھ پیام ہم لائے ہین۔ اُس مین آپ کی زبردست تقدیر اور تدبیر مناسب دونون ہی کا میل جول ہے۔

اختر حسین کا متانت سے یہ فقرہ ادا کرنا۔ اور اُس پر اُن کے پارسا ساتھی کا سر ہلا کر شہادت دینا۔ کچھ معمولی بات نہ تھی۔ کہ ملّان صاحب بالقابہ پورے پورے اِدھر متوجہ نہ ہو جاتے۔ ہوتے اور پھر ہوتے۔ نہ ہونے کی کوئی وجہ نہین تھی۔ بیقرار دل ہاتھون نہ اُچھل پڑتا کچھ سبب نہ تھا۔ یہی ہوا اُنھون نے فورًا گردن پھیری۔ اختر حسین سے کہا کیا فرمایا کیا تم کہ بھئی دیکھو پہلیان نہ بوجھواؤ صاف صاف کہو۔

اختر حسین۔ کہنا کیا ہے کام بن گیا۔ دیکھئے نا واللہ یہ کمرہ کا اثر ہے۔ اگرچہ آپ نے مجھے ابھی تک نام تو بتایا نہین ہے۔ مگر مجھے آپ کی معشوقہ مہ جبین کا تمام کچا چٹھا معلوم ہے۔ ایک گھر سے کیا گھرانے تک سے واقف ہون۔ اور خوب واقف ہون۔ ابھی ابھی وہان گیا تھا۔ بیٹھی ہوئی تھین۔ آپ ہی کا ذکر خیر تھا ایک اور صاحب بھی ذرا اُن کی عاشقی کا دم بھرتے ہین۔ اُنھین اس وقت

طعنے دیے جا رہے تھے کہ عاشق صادق اسے کہتے ہین - صرف ہماری خاطر سے
مسجد کو چھوڑا - مدرسہ پر دھتا بھیجی - شاگردون سے منھ موڑا - واللہ یہ سنتے
ہی اپنا سا منھ لے کر رہ گئے بات تک نہ کی گئی - جواب تک نہ دیا گیا - اُٹھے
ہوئے دُم دبا کر چلے گئے۔

ملان - کیا تم کہ یہ سب جذب کامل کا اثر ہے۔

اختر - یہ ٹھیک مگر دیکھئیے ہٹ دھرمی نہ کیجیے ہماری تدبیر راس آئی - اگر داڑھی کا
بھی آج ہی صفایا ہو جاتا تو اور بھی مفید ہوتا۔

ملان - خیر وہ وقت بھی کچھ زیادہ دور نہین ہے کہ یہ فرمائش بھی پوری کر دی جائیگی
اب اور سناؤ کہ کیا کیا باتین ہوئین۔

اختر - اجی آخر تو معشوق ہین نا - چاہتی یہ ہین کہ پردے پردے مین کام نکلجائے
ذرا دبا دبا کر بات کرتی تھین مطلب یہ تھا کہ دراصل جب سے ہم نے مُلان کو
دیکھا ہے دل قابو مین نہین۔

ملان - اُف تو کیا وہ ہم کو جانتی ہین۔

اختر - ہان جانتی ہین - مگر مین نے اُنھین یہ بھی پورا پورا یقین دلا دیا ہے
کہ وہ مسجد مین صرف شوقیہ رہتے تھے کچھ رہنے کی خاص ضرورت نہ تھی - اور
وہ بھی اس بات کو مان گئین۔

ملان - آیا کہ اختر حسین ہم ڈر گئے تھے تم نے بڑا اچھا کیا - ورنہ کیا تم کہ جو یہ
بات اُس کے پوری پوری ذہن نشین ہو جاتی تو آفت آجاتی - کیا تم کہ بڑی
خیریت گذری - اچھا اور کیا کیا باتین ہوئین - سب سنا دیجیے۔

اختر - واللہ اُن کی تو بُری حالت ہی فرقت سے بیتاب ہین ضبط بھی نہین ہوسکتا
مگر پھر بھی چھپاتی ہین مین نے ان سے کہا کہ اگر ایسی حالت ہے تو بسم اللہ -
فھو المراد - ہذا المطلوب چلیے وصال کے ارمان نکالیے - ایک عاشق صادق سے
گلے ملیے - کیون جدائی مین اپنا حال خراب کر رکھا ہے۔

قیس جنگل مین اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گذریگی جومل بیٹھین گے دیوانے دو

سنکر کچھ شرمائین۔ لجائین۔ مسکرائین۔ اور ایک عجیب انداز سے گردن ہلاکر کہا۔ کمبخت بے قرار دل کا بھی یہی مشورہ ہے۔ مگر آہ حیا۔ اور دنیا داری کی لاج اس کی اجازت نہین دیتی۔ لوگ کیا کہین گے۔ ہر کوئی طعنے دے گا۔ کہ دیکھو ذراسی محبت کی چنگاری نے سب ہوش و حواس کا خاتمہ کردیا۔ اتنا کہہ کر آبدیدہ ہوگئین۔ آنکھون سے موتیون کی لڑیان گرنے لگین۔ مین نے سمجھایا۔ بُجھایا۔ کہا کہ اپنے آپ کو ضابط تو اتنا بڑا اتباقی ہوا اور موقع محل کو نہین دیکھتین ابھی کوئی آنکلے اور یہ حال دیکھ لے تو بدگمان ہوجائے۔ تمام ارمان جی کے جی ہی مین رہ جائین۔ آنسو پونچھو ہوش مین آؤ۔ تمھین کیا ہوگیا۔

غرض کہ بہت کچھ کہا سنا۔ تب ذرا اُن کے آنسو تھمے۔

ملّان۔ کیا تم کہ الحمدللہ۔ جذب محبّت بیکار نہین گیا۔ پیاری میری پیاری یاد رہے کہ جب تک طُغرل اغلول سلمہ اللہ تعالٰے بہیئت کذائی زندہ وسلامت درین جہان فانی آیا کہ موجود ہین ہرگز تجھ جیسی باوفا کو کہ جس کا ایک شخص کہ وہ میرا دوست بھی ہے اور بے انتہا معتبر ہے شاہد وگواہ ہے کبھی اپنے دل سے۔ جو تیرے واسطے آیا کہ بے قرار زار و نزار ہے بھُلا نہین سکتا۔ ہے

مین وہ نہین ہون کہ جو تجھ سے دل مرا پھر جاے
ہائے۔ پھرون جو تجھسے تو مجھسے مرا خدا پھر جاے

اچھّا اختر حسین اور کیا ہوا۔

اختر۔ بس جب ذرا اُنھین اس حال مین دیکھا تو مین نے کہا کہ اِس کی کوئی تدبیر ہونی چاہیے ورنہ یہ تو ٹھیک نہین ہے رُوتے رُوتے پاگل

ہو جاؤ گی۔ ترکیب تباؤ۔

بولین کہ ترکیب بس یہی ہے تحفہ تحائف آنے شروع ہون۔ امّان دیکھین اور

اور لوگ بھی سب کے دل مین تھوڑی بہت اُن کی طرف سے جگہ ہو جاے تب

تو یہ بھی ممکن ہے کہ مل لین اور دل کھول کر لین۔ یہ لفظ کچھ معمولی نہ تھے کہ مُلّان

کے مردہ دل مین بجلی کی طرح جان نہ ڈال دیتے۔ اور اُنھین اِدھر اُدھر کے

خیالون پر متوجہ نہ کرتے۔ یہی ہوا سنتے ہی ملان نے پھر انشاء اللہ کہا اور

زیادہ جوش طبیعت ہوا تو یہ شعر پڑھا کہ ؎

ابتداے عشق ہے روتا ہے کیا

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

مگر جوش طبیعت اِس سے بھی فرد نہوا۔ کچھ اور گنگنائے۔ اِدھر اختر حسین

نے دیکھا ملان کی طبیعت کسی اور طرف چلی۔ کہین سے کہین پہونچ گئے بڑھ چلے

اترا گئے ہم سے آنکھ بھی نہین ملاتے۔ پہلے تو یہ جل گئے۔ پھر دل مین کہا۔

کہ از ماست کہ بر ماست ؎

انچہ ما کردیم بر خود ہیچ نابینا نہ کرد

مگر یہ جوش دبنے والا تو تھا نہین آخر یہ لفظ زبان سے بھی کہنے پڑے

اے حضرت ذرا ہم سے بھی آنکھ ملائیے۔ اب تمام قصہ ہو چکا یہ فرمائیے کہ کیا

ارادہ ہے۔

مُلّان۔ ارادہ کیا۔ کیا تم کہ ہر طرح سے تیار ہون آیا کہ جان تک حاضر ہے

اگر تعلق رہے تو بہتر۔ اور یون نہو تو کیا تم کہ نکاح تک کے واسطے تیار ہون

ارے بھائی تم خود دیکھ لو کسی سے کسی طرح ہم کم تو ہین نہین۔

اختر حسین۔ اجی یہ تو ہونا ہے مگر اُس کی تدبیر پر عمل کرنا شروع کیجیے

تحفہ تحائف بھیجئے۔

مُلّان۔ ہان یہ بھی سہی جو کچھ کہو۔

اختر حسین۔ رات زیادہ ہوئی۔ دیکھو بازار مین آمد و رفت کم ہے چلی کچھ روپیہ دلواؤ تو
سے چند تحفہ تحائف میوہ جات شراب کی بوتل وغیرہ خرید کرتے جاؤن۔ ورنہ
یون ہی جوتیان چٹخاتے پھرنا اور بے نتیجہ عشق کا دم بھرنا تو کچھ اچھا نہین معلوم
ہوتا۔ کیا سنا نہین ہے کہ بے زر عشق ٹین ٹین۔

ملان نے یہ فقرے سنے۔ دل مین ہول پیدا ہوئی طبیعت کچھ خود بخود گڑبڑ ہوئی
جی چاہا کہ عشق سے ابھی ابھی توبہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ

تہذیب مغربی کا پڑا جب یہ کچھ اثر
مین کیا مہاجنون کا دوالہ نکل گیا

یہی سُنکر پہلے کچھ دیر خاموش ہوئے۔ اور اگر بولے تو اس طرح کہ اِدھر اُدھر
کی اُڑانے لگے اصل مطلب سے کاوا کاٹ گئے پیترا بدل گئے۔

اختر حسین۔ جناب اِن باتون کے لئے تو اور بہت سا وقت پڑا ہوا ہے پھر بھی
مگر جو کچھ ہم نے کہا اُس کا کیا جواب ہے۔

اِس کے جواب مین ملان نے بہت سی باتین بنائین۔ کہ واقعی آپ کا خیال
تو بہت ٹھیک ہے مگر کیا تم اِس وقت روپیہ اوپر نہین۔ دوسرے یہ کہ آج ہی
سے ایسا نہ چاہیئے۔ ذرا صبر کرو تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔ آئندہ بہت سے
موقع آئین گے دیکھا جائے گا۔

اختر حسین تو ملان کی طبیعت کے لئے ایک زبردست نباض تھے وہ ان کی
طبیعت کے آثار چڑھاؤ سے بخوبی واقف تھے لہذا یہین سے اُنھون نے بھی دوسرا
رنگ اختیار کیا۔ بگڑ گئے۔ اور ایسے بگڑے کہ سنبھلنا دشوار ہو گیا۔ بولے کہ
ملا جی لیجئے بس حالت معلوم ہو گئی دو ہی دن مین آپ کی طبیعت کا اندازہ کر لیا
آپ سے یہ ناممکن ہے کہ عاشقی کو نبہا سکین خیر ہرج کیا ہے جانے دیجئے (مانجیر وشما
بہ سلامت)۔

ہم تو آئندہ سے آپ کے کسی جھگڑے مین ہرگز ہرگز دخل در معقولات نکرینگے

توبہ - توبہ - واللہ اگر ایسا سمجھتے تو ہرگز کوشش نہ کرتے - چلیئے آپ بھی اچھّے رہے خرچ سے بچے ؟" -

راہ پر آئے نہ تھے وہ کہ وہ رستہ چھوٹا
مجھ کو سودا نہوا تھا چلو سستا چھوٹا

اچھّا لیجئے - آداب عرض ہے - جاتے ہین موقع ہوا تو پھر ملین گے -

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دِل کا ؎
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نِکلا

مُلّان نے دیکھا کہ کام بگڑا جاتا ہے - واقعی اختر حسین عہد کے پکے آدمی ہین - اکثر یہ کچھ کہ کہتے ہین وہ کر دکھاتے ہین - لہذا اُنھون نے کیا تم کہ ہم سے ملانے کا اقرار کیا تھا دیکھو سامان وصال ہوتے چلے جاتے ہین - واقعی اگر انھون نے یہ بھی عہد کر لیا کہ ہم اب تم سے نہ بولین گے تو ضرور یہ آج ہی سے ایسے برگشتہ ہو جائینگے کہ توبہ ہی توبہ ہے اور تمام عمر تک تنے رہین گے - دوسرے یہ کہ معشوقہ نیک بخت خوش اقبال سلمہُ اللہ تعالےٰ اس وقت اِن کے قبضہ مین ہے اگر انھون نے اُن سے کچھ ہماری بُرائی کی تو یہ اور بھی بدنامی کی بات ہے اِس واسطے اُنھون نے بھی پلٹا کھایا - بولے -

کیا تم کہ دوست اختر حسین - واللہ کس قدر نازک طبیعت کے آدمی ہو اک ذراسی بات پر بگڑ گئے - اور ایسے بگڑے کہ تن گئے - مین نے کچھ قطعی انکار تو کہی نہین دیا تھا - مطلب تو یہ تھا کہ اب نہ سہی پھر سہی جلدی کیا ہے -

اختر حسین - بندہ ہے صاف گو آدمی - واللہ کسی کی کوئی بات ہو ہمارا جی ہی نہین چاہتا کہ لگی لپٹی رکھین - دوسرے یہ کہ "کار امروز بفردا مگذار" - اجی جو کچھ کرنا ہے - وہ آج ہی کیون نہین کیا جاتا -

غرضکہ جوڑ برابر کا تھا - ایک لے لوٹ تھے - اور ایک پکے کھل آپاڑ - مگر تقدیر سے اس وقت موخر الذکر غالب رہے - مُلّان اُٹھے کچھ نہ کہا - بقول شخصے کہ غرضمند

اندھا ہوتا ہے۔ بندھا خوب مارکھاتا ہے صندوق کھولا۔ ڈھیلے ڈھیلے ہاتھون سے پانچ روپیہ نکالے۔ لاکر اختر حسین کو دیے۔ کہا کہ بھئی کیا تم ہمارا آدمی بھی ساتھ جائے گا۔ کچھ ضرورت پڑے تو اِس سے امداد لیتا۔ اِدھر شاطر عیّار کو بلایا کہا کہ بھئی دیکھنا ایسا نہ ہو یہ کچھ چالاکی کرین۔ اُن تک روپیون یا سامان کی رسائی بھی نہ ہو بیچ ہی بیچ مین ہضم کر جائین تم جاؤ سب کرتوت دیکھتے رہو کیا تم کو موقع ہو تو اُن سے ہمارا اسلام بھی کہدینا۔

شاطر عیّار۔ کیا منجال ہے جو ایک کوڑی بھی ہضم کر جائین آنکھ نکال لونگا

مُلّان۔ واہ بیٹا۔ شاباش۔ زندہ باش۔ زیبندہ باش۔ خیر خواہی اِسی کا نام ہے اچھا جاؤ دیر نہ لگاؤ۔ کیا تم کہ ذرا جلد پلٹ آنا۔

غرضکہ مُلّان دے کے اختر حسین لے کے اپنی اپنی راہ لگے۔ شاطر عیار اگرچہ دُم بنکر اختر حسین کی ہمرکابی مین گئے۔ مگر اُنھین اس کی پرواہ کیا ہو سکتی تھی۔ وہ تو پہلے ہی سے اختر حسین کا تعلیم دادہ تھا۔ راستہ مین پہلے پہلے اختر حسین کا سوال یہی تھا۔ بسم اللہ اسی سے ہوئی۔ بلکہ بات کا لمڈورا یونہی بڑھا۔ اختر حسین نے پوچھا کہو کھوسٹ نے کیا کیا نصیحتین کی ہین۔

شاطر عیّار۔ بکنے دیجئے میرا آپکا کیا بگاڑین گے اپنا سر کھائین گے۔

اختر حسین۔ نہین اور کچھ نہین صرف اُن کی گرما گرم تقریر سننے کا شوق ہمین بھی ہے۔

شاطر عیّار۔ کلیجے کے نیچے سے روپیہ نکل گیا۔ تارے نظر آنے لگے مجبورًا نصیحت کی تھی کہ ذرا اختر حسین کی کُل کارروائی دیکھتے رہنا۔ ہماری چیز بجنسہٖ امانت کی طرح وہین پہونچا دینا لو۔ میان مین ہضم نہ ہونے دینا۔

اختر حسین۔ پھر تم نے کیا جواب دیا۔

شاطر عیّار۔ جواب ہی اور کیا تھا۔ صاف صاف کہہ دیا۔ کہ میان ایسے آدمی ہی نہین بلکہ مجھ سے اُن سے تو اِس جواب پر جھگڑا بھی ہوتے ہوتے رہ گیا۔

اختر حسین۔ شاباش۔ اچھا لو یہ چار آنہ کے پیسے ہین کم سے کم تمھاری پندرہ روز کی تنخواہ ہے اِس کی مٹھائی کھانا۔ یا افیون اُڑانا۔ یا چانڈو۔ شراب جو تمھارے جی مین آئے وہ کھانا پینا تم کو دئے۔ راز دار بنے رہے تو ہمیشہ تم کو نفع پہونچایا جائے گا۔

شاطر عیار تو چاہتے ہی تھے۔ اُن کے ساتھ ہونے کی تو علت غائی یہی تھی خدا کا شکر کیا کہ دلی تمنا بر آئی۔ منھ مانگی مراد پائی۔ زبان پر یہ دعا بھی آگئی۔ اختر حسین کو خدا سلامت رکھے۔ ملّا ان کی معشوقہ کی مُلانجی سے بھی زیادہ عمر دراز ہوجائے۔ خدا کرے روز تحفہ تحائف جاتے رہین تو ہماری بھی جیب گرم ہوتی رہے آمین۔ ثم آمین۔

لہذا پیسے لے کر جیب میں ڈالے کبڈی کھیلتے۔ اِدھر اُدھر یاران طریقت مین دودم لگاتے۔ کچھ دار و مون کے لئے یاران جلسہ کی خیر مناتے ہوئے سیدھے مُلّان کے دولت خانہ پر تشریف لائے۔

مُلان تو خوش روزہ دار بہ اللہ اکبر کی طرح پہلے ہی سے منتظر تھے۔ شاطر عیار کے بلائے ناگہانی کی مانند نازل ہوتے ہی یہ شعر پڑھتے ہوئے خوشی مین اُچھل پڑے ؎

قاصد لا دے خبر یار کے آجانے کی
جان جاتی ہے چلی ہجر مین دیوانے کی

پہلے کہا خیریت ہے پھر پوچھا کہو کیا گیا گذری ویسے تو وہ ضرور ہمین پوچھتی ہون گی اور نہ پوچھنے کی وجہ کیا تم کہ ہم بھی تو اُن کی جدائی مین جان بلب ہین۔ دل را بدل راہ است۔

جذبۂ عشق سلامت ہے تو انشاء اللہ
کچے تاگے مین چلی آئین گی سرکار بندھی

کیا تم کہ۔

آیا کہ شاطر عیار بیٹا یہ تو غیر ممکن ہے کہ محبت مین اثر نہ ہو۔ اور جذب کامل رنگ

نہ لائیے۔ لائیے اور ضرور لائیے۔ کیا وجہ کہ ذرا طالب صادق ہونا چاہیئے پھر تو معشوق کی ایسی تیسی جو دم نہ بھرا کرے۔ کیا نم کہ ؎

کس کی دوری خود حجاب دل مین وہ مستور ہے

ڈھونڈھنے والا ہی غافل اپنے دل سے دور ہے

ورنہ ضرور کوئی معشوق ہے اِس پردۂ زنگاری مین" اجی ہم نے دنیا دیکھ ڈالی زمانہ چھان مارا ہے۔ سیکڑون کو سیکڑون پر آیا کہ مرتے دیکھا۔ ہزارون کو آیا کہ ہزارون پر فدا ہوتے دیکھا۔ مگر جس کسی کو عشق صادق ہوا وہی بازی لے گیا۔ ورنہ بیکار عاشقی سے کبھی کوئی نتیجہ نہین نکلا ہی بس زیادہ کیا کہون؟"

شاطر عیّار نے ناصحانہ۔ مشتاقانہ۔ یا پاگلانہ تقریر۔ مجنونانہ بے تکی ٹر ٹر سنی۔ وہ تو ایک تجربہ کار عیّار تھے۔ ملاجی اگرچہ فرطِ محبّت سے بیٹا کہہ دیتے تھے۔ مگر خیریت سے یہ حضرت باپ کا کام دیتے تھے۔ اور وقت بے وقت مُلان جی کی دلجمعی کر ہی دیتے تھے۔ اِس واسطے خیال کیا کہ اگر اس وقت خلاف مزاج کوئی بات کی تو اچھا نہ ہوگا۔ رنگ بدل جائین گے۔ مزے مین فرق پڑ جائے گا۔ ناحق عیش منغص ہوگا۔ لہذا فرمانے لگے۔ کہ جی حجور دم توڑ رہی تھی یون سمجھیے کہ جب ہم گئے تو ذرا جان مین جان آئی ہے۔ سب مین پہلے آپ کا مزاج پوچھا۔ اور جس وقت کہ آپ کے تحائف تحائف پیش کیے گئے پھر تو کنول کی طرح کھل گئی یون تو اور اور بہت سی باتین ہوتی رہین۔ مگر در اصل تمام و کمال آپ ہی کا تذکرہ ہوتا رہا ہے۔

مُلان۔ الحمد للہ علی حال المطلوب المحبوب المرغوب۔ واقعی شاباش اختر حسین کیا کہنے۔ اگر صبح ہی داڑھی نہ منڈائی ہوگی تو مُلان نام نہین۔

رات بہت زیادہ گذر گئی۔ مُلان بستر مبارک پر پڑے پڑے کروٹین لیا کیے مگر کم بخت نیند نے اپنی صورت نہ دکھائی اور جو ذرا نیند آگئی دل بیقرار کو

تسکین بھی دینے لگی تو اُسی کے ساتھ ساتھ اُس کی دُم بھی لگی ہوئی آئی یعنی خواب دکھائی دینے شروع ہوئے۔ دیکھا کہ ہم دریا پر ٹہل رہے ہیں اور دریائے جمن بڑے زور شور سے بہہ رہا ہے۔ عورتین غول کے غول چلی آ رہی ہین خوبصورت بھی ہین بدصورت بھی ہین مگر ہم ہین کہ کسی پر آنکھ ہی نہین ڈالتے برابر اُسی کو دیکھ رہے ہین۔ مگر وہ کچھ ایسی غائب ہے کہ نظر ہی نہین آتی آخر برابر ایک آنکھ سے راستہ کی طرف ٹکٹکی باندھے رہے تب ذرا ناز و انداز سے کمر کو لچکاتی ہوئی آتی دکھائی دی مگر اِس طرح کہ برابر آنکھ سے آنسو جاری تھے ملّان کے پاس آئی کھڑی ہوگئی۔ اِن کا بھی دل بھر آیا۔ آنکھون مین بادل تو بھرا ہوا ہی تھا۔ اب برسنا بھی شروع ہوگیا۔ اُدھر وہ رو رہی تھی اِدھر یہ بسور رہے تھے اتنے مین بیٹا شاطر عیار منڈلاتے ہوئے آپہونچے۔ ابّا کو نصیحت کرنے لگے کہ آپ بھی واللہ عجیب بے وقوف۔ احمق کی دُم ہین۔ موقع کو غنیمت سمجھئے۔ اب یہ موجود ہین تو کچھ دل کے ارمان نکالئے باتین کیجئے شکوے شکایتون کے دفتر کھولئے۔

غنیمت جان لے یہ صحبتین آپس کی اے نادان
دگرگون حال ہوجاتا ہے دم بھر مین زمانیکا

ملّان جی بھی خواب غفلت سے چونکے یعنی برخوردار مکرّم معظم کے سمجھانے بجھانے سے کچھ تن بدن کا ہوش آیا۔ حسینہ مہ جبین سے بولے۔ پیاری آخر رونے کا کیا سبب ہے۔

حسینہ۔ کچھ نہین۔ اون اون ہم سے مت بولو۔

ملّان۔ دست بستہ آخر میری خطا۔

حسینہ۔ داڑھی نہین مُنڈائی۔ تم بے وفا ہو۔

تمھین غیرون سے کب فرصت نہ اپنے غم سے ہم خالی
چلو بس ہوچکا ملنا نہ تم خالی نہ ہم خالی

ملّان۔ کیا تم کہ ہمین تو اور کسی سے بھی محبّت نہین ہے۔

حسینہ۔ داڑھی سے۔ اگر نہ ہوتی تو اب تک مُنڈا ڈالتے۔

مُلان۔ اونھ یہ کتنی بڑی بات ہے آج نہ سہی کل سہی۔

حسینہ یہ سنتے ہی فرط محبّت سے یہ کہہ کر کہ واقعی تم میرے عاشق صادق ہو ان سے لپٹ گئی۔ اَب تو انھین بھی تاب نہ رہی۔ آہ کر کے بَچ بَچا کر ایسے لپٹے کہ اُس غریب کی ہڈیان پسلیان درد کرنے لگین زبان سے آہ کا نعرہ بڑے زور کے ساتھ نکل گیا۔ ملّان کی شامت اعمال سے اس کو سُن کر ایک بڑا زبردست جوان آپہونچا۔ یہ ہنگامہ دیکھ کر بے اختیار غصّہ آیا۔ مُلان کی داڑھی پکڑلی۔ اِدھر مُلّان ڈرے جھجکے اور گگیانے لگے۔ اِی۔ اِی۔ اِی مین نے تو اِس سے کچھ بھی نہین کہا۔ اِدھر زبان سے یہ الفاظ نکلے اُدھر خوف سے پیشاب نابکار نے پیغام رخصت سنایا۔ اِدھر کپڑون مین کچھ سیل معلوم ہوئی اُدھر شاطر عیار نے کچھ کھن کھناہٹ سنی۔ مُنھ کھولکر دیکھا تو اچھی طرح اُجالا ہو رہا تھا سمجھا کہ رات دیر مین سوئے تھے اِس واسطے ذرا دیر مین آنکھ کھلی مگر نگاہ جو پلٹی ملان مرحوم کو پیشاب کرتے دیکھا۔ توبہ توبہ کہہ کر اُٹھا۔ شانہ پکڑ کر ملانجی کو جگانا شروع کیا۔ دیکھا کہ ایک ہاتھ اپنے سینہ پر پڑا ہے اور ایک ہاتھ سے اپنی داڑھی کو بڑے زور کے ساتھ پکڑ رکھا ہے ہنسی تو ضرور آئی مگر تھا ضابط آدمی ضبط کر گیا۔ اور پھر جگایا۔ ملّان بھی اُٹھے آنکھین کھولین اپنا حال دیکھا۔ مُوت لینے کی پرواہ نہ کی البتہ اس کا افسوس ہوا کہ شاطر عیار نے بڑے مزے مین خلل ڈالا۔ کیا نم کہ کیا کمبخت کو اپنی تمام خیرخواہی اسی وقت ختم کرنی تھی۔ بہت خفا ہوئے۔ مگر دل ہی دل مین مزے لیتے رہے۔ اور سر ہلا ہلا کر پڑھتے رہے افسوس کیا نم کہ ؎

انکار رہا خواب مین بھی وصل سے اُن کو
معشوق کِسی حال مین غافل نہین ہوتا

١٤
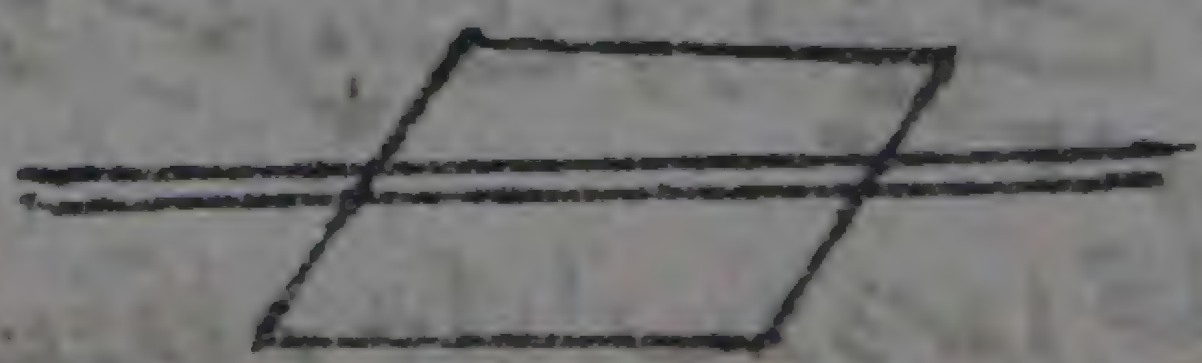
چودھوان قہقہہ

حرام کی دولت اکثر حرام مین جاتی ہے ۔مال مفت کے لیئے ضرور دل بھی بے رحم بن جاتا ہے بہت سی کمائی ہوتی ہے تو خواہ مخواہ خرچ کرنے کو بھی جی چاہتا ہے ۔ دُور کیون جایئے میان اختر حسین ہی کو دیکھیئے ۔مفت کے پانچ روپیہ ملے ۔تو شاطر عیار کو بھی انعام دینے کو جی چاہا ۔ ام الخبائث شراب بھی یاد آئی ۔کلوار کی دوکان پر پہونچکر سیر ہو کر پی ۔اِس سے بھی فراغت ہوئی تو یار دوستون مین پہونچے ۔نشہ زورون پر تھا چھپایا نہ گیا سب تاڑ گئے کہ دال مین کچھ کالا ضرور ہے مگر فکر یہ پیدا ہوئی کہ یہ اپنے پاس سے تو ایک کوڑی خرچ کرنے والے ہین نہین ان کے پاس ایسی حرام کی دولت کہان سے آئی جو بے تکلف خرچ کرنے کو جی چاہا ۔ ایک دو پوچھ بھی بیٹھے کہو دوست آج کس سخی داتا سے سامنا ہوا ۔

اختر حسین ۔ اونھ ۔ گدائے کوچہ میخانہ نامراد نہین

دوسرا ۔آپ چھپاتے ہین تو چھپائے جایئے ۔مگر یاد رہے کہ

تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہین

اختر حسین یہ سنکر ہنس پڑے دوسرے بولے کہ یہ ہم سے الگ رہ کر اوپر ہی اوپر مزے لوٹنا تو کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا ۔بھائی کسی کا حق مارنا اچھا نہین ہے ۔لاؤ پھر ہمارا حصّہ ہمین دِلواؤ کم سے کم ایک اَدّھا تو پلاؤ ۔

گھر کی دولت ہوتی ۔اپنی کوئی چیز جاتی تو حقیقت کھُل جاتی ۔مگر یہان تو حساب ہی دوسرا تھا ۔اختر حسین نے فوراً کچھ پیسے نکال کر اِن کے بھی حوالے کر دیئے وہ بھی خوش یہ بھی خوش ۔قصہ تمام ہوا ۔اب دوسرا جھگڑا شروع ہوا ۔ایک بولے

اختر حسین پھانسی تو ہے اچھی چڑیا۔ مگر یار اب ذرا جال سے نکلنے نہ پائے
اختر حسین۔ تو بہ کیجئے یہ مردون کا جال ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ یار دیکھو وقت پر امداد دینا۔ آج پہلا دن ہے اُس نے پانچ روپیہ دے بھی دیے ہین مگر۔ ناؤ کاغذ کی سدا چلتی نہین۔ آخر یہ تو غیر ممکن ہے کہ وہ ہمیشہ اِسی طرح دیے جائین اور ہم لئے جائین۔ اِس کا انجام یہ ہے کہ وہ ضرور فرضی یا غیبی معشوقہ کے وصال کے خواستگار ہون گے۔

دوسرا۔ مگر یہ کیا مشکل ہے۔ وہ جس پر عاشق ہوئے ہین وہ تو خود طوائف ہے اگر بہت کچھ ملا نجی بڑھ چلین تو ایک دن معاملہ کرا دیجئے۔ قہقہہ۔ قہقہہ۔ قہقہہ

اختر حسین۔ مگر یہ ترکیب ٹھیک نہین ایک تو وہ لکھ پتی رنڈی۔ ایسے ایسے آدمیون کو نظر مین کیون لانے لگی ہے۔ دوسرے یہ کہ ہماری وہان تک رسائی نہین۔ تیسرے یہ کہ اگر بہ تقدیر ایسا ہوا بھی اور یہ موقع ہو بھی گیا۔ تب آپ ملان سے اور ملان کی دولت سے ہاتھ اُٹھا لیجئے کیونکہ پھر وہ خود آپ کو یہ موقع نہ لینے دے گی کہ آپ اُس سے کچھ لے سکین بہتر یہ ہے کہ ابھی تو یون ہی چلنے دیجئے مناسب موقع پر یہ بھی دیکھا جائے گا جو وقت پر ہو سکے گا وہ کرین گے۔

دوسرا۔ مگر ہمین یہ تو پسند نہین ہے کہ ایک ایک دو دو روپیہ کر کے وصول کیے جائین۔ مزا اس مین ہے کہ جب لیجئے پورا پورا لیجئے کچھ دن بیٹھ کر کھا بھی سکین مزے بھی اُڑا سکین۔ اسے تو قریب قریب گناہ بے لذت سمجھنا چاہیئے۔

اختر حسین۔ خیر آیندہ ایسا ہی کیا جائے گا صبر کیجئے

بمطلب میرسد جویائے کام آہستہ آہستہ
زدریا میکشد صیاد دام آہستہ آہستہ

پندرھوان قہقہہ

ہر کس بخیال خویش خبطے دارد کی مثال بہت پرانی - زمانہ جانتا ہے - ادھر اختر حسین اور ان کے احباب کو ملانجی کی لوٹا کھسوٹی کی معہ یا جائے اور لنگوٹی کے فکر تھی - اُدھر دو چار روز جو ملانجی کو سبز باغ دکھا کر دامن اُمید کو گل مراد سے پُر ہونے کا وعدہ کیا گیا - ان کو روزانہ غسل کی ضرورت ہر وقت ایک لوتل کانٹہ - کوئی ایک آنکھ نہ بھاتا تھا - جی آپ ہی آپ بھرا آتا - گھر کا کونا کونا کاٹنے کو آتا تھا - اختر حسین روزانہ آتے تو یہ ذرا بہل جاتے - اِدھر شاطر عیار کی یہ حالت کہ نہ کوئی کام نہ دھندا دن بھر مٹر گشت آوارہ گردی یا شتر گردش کے سوائے کوئی کام ہی نہ تھا - دو تین دن اسی طرح گذر گئے - ایک دن اختر حسین تنہائی مین آنکلے ملاّن عالم تنہائی مین بیٹھے جھوم رہے تھے - آہٹ پائی تو نظر اُٹھائی - لپک کر کھڑے ہوئے - فوراً برجستہ مصرع

عمرت دراز باد کہ انیہم غنیمت است

زبان پر آیا - اختر حسین بھوچکے سے ہو کر دریافت کرنے لگے کیون یہ بے وقت کی راگنی آپ کیون الاپے -

ملان - کیا تم کہ ہم آپ کو یاد کر رہے تھے - آپ آنکلے آیا کہ پھر تو خود بخود یہ مصرع پڑھنا پڑا معلوم ہو گیا کہ اب آپ کی بڑی عمر ہے

اختر حسین - خیر جانے دیجیئے - اِن باتون کو خدا جانے اب آپ اور اور باتین کیجئے آپ کا مزاج تو بہت اچھا ہے -

مُلان جی - کیا نم کہ

آپ نے پوچھ لیا خیر اب اچھا ہون مین

ورنہ بس مرنے کی امید پہ جیتا ہون مین

سنتے ہو گر تم حالِ دِل - تو سن لو یہ ہے حالِ دل
بے صبر ہے بے تاب ہے بے ہوش ہے بے جان ہے

آپ میری جانے دیجیے اُس کا حال کہیے - ماشاء اللہ و انشاء اللہ وہ تو ضرور اچھی ہون گی - یہ ممکن ہی نہین کہ وہ اچھی نہین ہون کیونکہ بندہ کی تمام صحت و تندرستی کا اثر صرف اُن ہی کے واسطے مخصوص ہو گیا ہے پھر اگر وہ اچھی نہ ہون گی تو کون ہو گا ؟"

اختر حسین - ابھی وہ بھی نہین ہین - حالت بگڑ رہی ہے - جب جاتا ہون سارے کاروبار چھوڑ کر صرف یہ شعر پڑھا کرتی ہین آہستہ آہستہ یہی رٹا کرتی ہین ؎

تم کوستے ہو جب سے طبیعت بحال ہے
اچھے ہین آج کل تو تمھاری دُعا سے ہم

مُلّان - اہا - ہا - سبحان اللہ - کیا تم کہ کیا شعر ہے - دل پھڑک اُٹھا - اہاہا - واہ واہ واہ خوب خوب خوب -

اچھے ہین آج کل تو تمھاری دعا سے ہم

کیا مصرع ہے - قیامت کا مضمون ہے -

اختر حسین - مگر یہ اور دِن کا حال ہے - آج تو رنگ بدلا ہوا پایا -

مُلّان - کیا تم کہ یہ کیون ؟

اختر حسین - ہم نے خود دریافت کیا تھا کہ آج آخر کل کی طرح شگفتہ کیون نہین ہو کچھ کہو تو سہی - مین کہہ گیا مگر جواب ندارد - خیال پیدا ہوا کہ معشوقانہ انداز ہے - اور یہ انھین زیبا ہے - دیر ہو گئی - چین نہ آیا - کل نہ پڑی تو مین نے پھر گدگدایا ایک آدھ شعر سنایا - دو ایک پھڑکتے ہوئے لطیفے کہے - لب پر مسکراہٹ آئی آخر آپ ہم کو تو جانتے ہی ہین زمانہ بھر کو ہنسائے ہوئے پھرتے ہین - دُنیا بھر کے مزاجدان ہین بقول -

جلوے مری نگاہ مین کون و مکان کے ہین　　مجھ سے چھپینگے وہ بھلا ایسے کہان کے ہین

ذرا مزاج بدلا ہوا پایا - ایک لطیفہ اور چھیڑ دیا - اور کچھ شگفتگی پائی - صاف صاف کہہ سنایا کہ مصرعہ

وہ آئی لب پہ ہنسی دیکھو مسکراتی ہو

ہنس پڑین - مگر عجب معاملہ تھا جب دریافت کیا - کہ آج طبیعت کیسی ہے پھر ماتھے پر اسی طرح شکن ڈال لی - بولین - واللہ - آپ سے بات کرنے کو جی نہین چاہتا - پوچھا کہ آخر کیون تو جواب دیا کہ یہان تو جان جاتی ہے - آپ کو پروا بھی نہین چھیلی جی سے گئی گڈریے کو پروا نہین - ع

جو نہ ہونا تھا ہوا ہم پر تمھارے عشق مین
تم نے اتنا بھی نہ پوچھا کیا ہوا کیونکر ہوا

اور اسی طرح دو تین فراقیہ اشعار پڑھے - مین بھی سمجھ گیا - مگر ایسی جگہ انجان بننے سے کام خوب چلتا ہے - تجاہل عارفانہ کچھ کر دکھاتا ہے - اِس لئے کہہ دیا کہ بوی پہیلیان بوجھنے کی تو ہم کو مشق نہین ہے لہذا جو کچھ کہنا ہو صاف صاف ارشاد فرماؤ - بس اس پر ایک عجیب انداز سے میری طرف دیکھا - مسکرائین -

مُلّان - آہ - واہ رے تبسم - کیا تم کہ یہ ترچھی نظر اور یہ ہنسی تو غضب ہوتی ہے خرمن دلبر بجلی گر جاتی ہے -

اختر حسین - ہان جب مسکرائین تو بولین - ہم سمجھ گئے کہ بس اب جان جائے گی اِس لئے کہ نہ تم ملنے کا سامان کروگے اور نہ ہمارے ہوش و حواس بجا ہون گے -

مین نے کہا - چنے کے ساتھ گھن کیون پسا - بڑے کے ساتھ چھوٹے کی کیون شامت آئی - مجھے مورد الزام کیون بنایا - یہ تو بالکل بے تکی بات ہے + کرے کوئی بھرے کوئی + اجی صاحب تو جو اجازت ہو تو مین ملا زاغلول صاحب کو ابھی لاتا ہون -

مُلّان - واللہ جو تم آتے تو آیا کہ مین بھی چلنے کے واسطے تیار تھا - کیا تم کہ ہرج

ہی کیا تھا۔ بہت ہوتا کوئی واقعہ ہو جاتا۔ سوزاغلول صاحب پورے پھکیت ہین
نہ بائنڈری کے چلانے مین بند ہین نہ پٹا مین نہ بنوٹ مین نہ گنوٹے مین نہ کشتی
مین ہر فن مین کیا تم کہ طاق۔ ہر علم مین آیا کہ شہرہ آفاق - ہرگز نہ مانتے چلتے۔
اور ضرور چلتے۔

اختر حسین۔ ہان یہ تو مجھے خود ہی بھروسہ تھا۔ واللہ آپ کے کیا کہنے۔
رُستم کی مجال ہے کہ آپ کے سامنے بات کر سکے۔ توبہ توبہ استغفر اللہ۔

مُلّان۔ بھئی اختر واللہ بڑی عمدہ بات کہتے ہو۔ تمھارا دماغ بھی ماشاء اللہ
بڑا رسا دماغ ہے ہان اچھا صاحب اس کے بعد کیا ذکر ہوا۔

اختر حسین۔ واللہ مین نے یہی کہا کہ اسی وقت جاتا ہون اور لاتا ہون۔
بلکہ مین کھڑا ہو گیا۔ فوراً ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہا۔ کہ جی تو یہی چاہتا ہے۔ مگر اتنی
سی مجبوری ہے کہ لوگ پریشان کرین گے۔ بعد کو فضیحتہ ہوتا پھرے گا۔ زمانہ
ایسا ویسا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تدبیر کچھ اور کرو۔ اور لو صاف صاف کہے دیتی
ہون ایک سونے کے کڑون کی جوڑی تیار کرا لائیے۔ اور لے آئیے
پھر تو مین ہرگز نہ رہون گی سب کو قائل کر کے چلی جاؤن گی۔ اب بھی مین نے
امان وغیرہ سے اُن کی محبت کا تذکرہ کیا اُن کے تحفہ تحائف کی یاد دلائی۔
مگر وہی مثل ہے۔ کہ کیا پدڑی کیا پدڑی کا شوربا۔ ابھی انھون نے بھیجی
ہی ہے کونسی معقول چیز جیسے مین کسی اور کو معقول کر دیتی۔ خیر اگر زندگی منظور
ہے تو یہ کرو۔ ورنہ آئندہ سے تم تو اسطرف قدم نہ رکھنا۔ اور اُنسے کہدینا کہ کوئی
تمپر قربان ہو گئی ہزار دن حسرتین لاکھون ارمان لیکر سیکڑون من مٹی کے ڈھیر
کے نیچے جا پہونچی۔ اب وہ ہے اور عدم آباد کی منزل۔ یاس و آرزو قیامت
تک ستاتے رہینگے۔ مگر خیر کچھ پروا نہین۔ میرے گلرو مہ پارۂ عابد فریب غارتگر
صبر و شکیب کو سمجھا دینا کہ تم اپنا دل نہ کڑھانا مناسب ہو تو مجھے بھول ہی جانا یہ
شعر سنا دینا سه

ترچھی نظر کا وار ترا کام کر گیا	تو نے نہین سنا ترا جان باز مر گیا
اچھا ہوا کہ عاشق جانباز مر گیا	قربان تیری نرگس بیمار پر گیا
تیر نگاہ ناز غضب کام کر گیا	دم توڑ توڑ کر ترا جانباز مر گیا

ملّان- اوہو کیا تم کہ اب نوبت بانجا رسید- اونہہ وہ تو ہم پہلے ہی سے سمجھے ہوئے تھے کہ ہمارا عشق کبھی ضرور رنگ لائیگا- اُنہین دیوانہ بنا ئیگا-

اختر حسین- بخدا گور مین پیر لٹک رہے ہین- ہمہ تن آپ پر سے تصدق ہونیکو بخوشی راضی ہین

ملّان- مگر یہ آیا کہ کڑوں کی بڑی کڑی فرمائش ہے-

اختر حسین- اگر یہ فرمائش نہوتی تو مجھے کبھی یہ یقین نہین آسکتا تھا کہ اُنھین آپ سے سچی محبت ہے کیونکہ اس سے صاف صاف اُسکی بے تکلفی کا اظہار ہوتا ہے-

ملّان- تمھارے انداز مین یہ کتنے روپیہ کا خرچ ہے-

اختر- چار سو روپیے کم ہرگز نہ صرف ہونگے-

ملّان- اُف مار ڈالا- کیا تم کہ نا بابا- مجھسے یہ نہین ہو سکتا ؎

بہ تمنّائے کیا تم کہ گوشت مردن بہ
آیا کہ از تقاضائے زشت قصابان

اختر- نے دیکھا کہ معاملہ بگڑ گیا- یہ گتھی سلجھ جانی مشکل ہے- لہذا رائے رائے سو رائے رائے پر اُنھون نے بھی عمل کیا- وہین سے پینترا بدلا- کاواکاٹا- بولے کہ بندۂ درگاہ تو آپ کا تابعدار ہے جانے دیجئے مگر اسوقت مجھے ایک اور خوف پیدا ہو گیا وہ ضرور آپ کی زندگی وبال کردے گی-

ملّان (گردن اُٹھا کر) کیا تم کہ وجہ- ارے بھئی کوئی مطلب نہین واسطہ نہین-

اختر- مطلب واسطہ کیون نہین زمانہ بھر مین مشہور ہو چکا- کہ ملّان اسپر مرتے ہین اور یہ ان کے فراق مین اپنی زندگی سے بیزار ہے- بھلا یہ بات چھپنے والی ہے-

ملّان - اچھا یونہی سہی - مگر کیا تم کہ وہ چڑیل ہماری زندگی کیونکر دوبھر کردیگی کیا تم کہ وہ ڈنڈے لگائے ہونگے کہ سب نزاکت خاک مین ملجائیگی -
اختر - قبلہ ملانجی واللہ آپ کو جان چھڑانی بھاری ہوجائیگی - جہان اوسنے سنکھیا کھالی - اور اُسکا انتاغفیل ہوا آپکی مصیبت ہے تمام پولس کوتوال انسپکٹر سب انسپکٹر کو ہین دیکھ لینا - بھاگتے بھی نہ بن آئیگی پھر جیسے کچھ یہ لوگ ہوتے ہین وہ تو آپکو معلوم ہی ہے - پانچسو تو آپکے انکی رشوت مین صرف ہوجائینگے اور چالان ہوجائے گا وہ علیحدہ حوالات مین سڑوگے وہ جُدا لوگونکی خوشامدین کروگے وہ الگ اور پھر بھی مقدمہ کا صرف - خدا جانے اسپر بھی جان بچے نہ بچے یہ ذرا غور طلب معاملہ ہے آپ غور کیجئے اتنے مین شاطر عیّار بھی آ پہونچے اور اُنھون نے بھی تمام روئداد مقدمہ کا ایک ایک لفظ سُنا - لگے رونے اور شور مچانے -
اختر حسین - تو کیون روتا ہے -
شاطر عیّار - سنگین مقدمہ بس ہمارے آقائے نامدار کو ضرور پھانسی ہوجائیگی اور نہین کالے پانی مین تو کوئی کلام ہی نہین - ہائے ہائے اب ہمین ایسے پیار سے کون نوکر رکھے گا - اب ہم اگر گستاخیان بھی کرینگے تو ہماری خطا کون معاف کرے گا - پس بہتر یہ ہے کہ ہم بھی آج ہی اپنا خاتمہ کرلین - کہین کوئین یا گڑھیا وغیرہ مین ڈوب مرین نہ ہم ہونگے نہ یہ صدمے سہینگے - آپ مرے جگ پرلے مصرع

جب مین نہین بلا سے مری کچھ ہوا کرے

شاطر عیّار کی رونی صورت - دلسوز باتین - بار بار آنسو پونچھنا اور نہ تھمنا بار بار نالون کا گلا دبانا ہچکیان آنا کچھ ایسا تو تھا نہین کہ ملّان جیسے عقلمند کو یقین کُلّی نہ ہوجاتا - چنانچہ یہی ہوا - لو یہ اور نئی واردات ہے - کیا تم کہ یک نہ شد دو شد - سگ زرد برادر شغال - اُٹھے شاطر عیّار کے آنسو پونچھے

گلے لگایا۔ سمجھانے لگے کہ بیٹا۔ نہین نہین دیکھو کوئی معقول تدبیر کرینگے مصیبت سے نکل جائیگی۔ کیا تم کہ اچھے اچھے انبیاء کرام و اولیاے عظام پر ایسے وقت گذرے۔ شاطر عیّار خاموش ہوے تو مُلّان کو جلال آیا۔ لا الٰہ اِلّا انت سبحانک انی کنتُ من الظالمین۔ زبان سے نکلا۔

ادھر اختر بولے کہ اب بتائیے جو کچھ آپ فرمائین وہ کرین دیکھیے صاحب بات یہ ہے ہم ہین آپ کے نیاز مند قدیم۔ اسواسطے آپکو پہلے ہی سوجھائے دیتے ہین۔ اگر ہم سے کسی پولس والے نے پوچھا واللہ ہماری یہ ہمّت نہین ہے کہ ہم اصل معاملہ کو چھپا لینگے آپ ہمسے پھر شکایت نہ کیجیے۔

مُلّان۔ بہت اچھا ہائے عشق تیری ایسی تیسی۔

اختر۔ لیجیے مین آپکو ایک ترکیب بتاؤن۔ اُسپر عمل کیجیے ہم تو بہر صورت آپکے خیر خواہ ہین آپ پہلے کل شام کیوقت شاطر عیّار کو ساتھ لیکر جہانگیر کے مقبرہ مین ہو رہیے ایک کونے مین رو بقبلہ بیٹھیے اور استخارہ کیجیے۔ اگر استخارہ مین آپکو معلوم ہو کہ یہ عشق آپ کے لیے موزون اور مبارک ہے تو کیجیے ورنہ کیا ضرورت ہے

شاطر عیّار۔ (گڑگڑا کر) حضور ترکیب اچھی ہے۔

مُلّان۔ اچھا بتاؤ کیونکر کیا تم کہ ضرور کرینگے اور بس اب آئندہ محبّت اسکے اوپر منحصر ہے۔ جو کچھ استخارہ مین معلوم ہوگا۔ وہی کرینگے۔

اختر حسین۔ پڑھیے (مُلّان کے ہوش گُم عقل خراب۔ اے موکّل آفتاب میری بات کا دے جواب) بس یہ عزیمت آپ سو مرتبہ پڑھیے۔ ایک ... ہو گی۔ اُس سے کچھ خوف نہ کیجیے برابر پڑھتے رہیے۔ اتنے مین ایک شخص عجیب الخلقت۔ آپکے سامنے آئیگا اور وہ آپکو پڑھتا دیکھکر کچھ نہ بولے گا۔ آپ جب پڑھ چکین اُس سے اُسکا نام دریافت کیجیے نام بتادیگا تب آپ اپنا دلی مطلب اظہار کیجیے اور جو کچھ وہ بتائے اُسپر عمل کیجیے۔ آٹھ بجے کے عمل مین ایسا کیجیے۔ بس اسمین اور کوئی بات نہین ہے آپ کسیطرح خوف نہ کھائیے۔

ملّان۔ کیانم کہ یہ منظور ہے۔ واہ اختر حسین خوب تدبیر ہے

اختر۔ دیکھئے اگر آپ اکدم عشق و محبّت کو چھوڑ بیٹھے تو تمام جگہ بدنام ہو جائیگا۔ا
پھر تمام عمر آپ کو منھ دکھانے کو جگہ بھی نہ رہیگی۔

ملّان ۔ نہین تو کیانم کہ اُسکی محبّت میرے دل سے نہین نکل سکتی۔ یہ بھی ایک
مذاق تھا جو ایسا کہدیا تھا۔ ورنہ کیانم کہ سب دیکھا جائے گا۔

اختر۔ الحمدللہ۔ اب ذرا آپ کی طبیعت اصلاح پر آئی ہے۔ اچھا بندہ رخصت

ملّان۔ خدا حافظ۔ (بسلامت روی و باز آئی)

سوؔلہوان قہقہہ

اختر حسین رخصت ہوئے۔ شاطر عیّار ملّان کو سمجھانے بیٹھے کہ حجور جو کچھ ارادہ
کر رکھا ہے کہین ایسا نہ کیجیئے تمام کام ہو گیا ہے۔ اگر آپ نے ذرا بھی کم ہمتی
سے کام لیا تو پھر بس سب پر پانی پھر جائے گا۔ ہان یہ آپکو اکھتیار ہے۔ کہ
اظیفا وظیفہ پڑہین۔

ابھی ملان اپنے نور نظر کو جواب نہ دینے پائے تھے کہ کمرہ پر کوئی آتا ہوا معلوم
ہوا۔ دروازہ پر آ کھڑا ہوتے ہی شخص نامعلوم اوپر آئے معلوم ہوا۔ تو ملانجی کے مقتدی تھے

السلامُ علیکم۔

ملّانجی۔ وعلیکم السلام۔ آئیے۔

شخص۔ ملّانجی آخر یہ قصہ کیا ہے مسجد کو کیون چھوڑا۔ مکتب کو کیون توڑا۔
مریدون سے کیون منھ موڑا۔ آہا لیجیئے اب خیال آیا۔ اُف آپ نے تو ڈاڑھی
بھی منڈھا دی۔۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ارے میان یہ کیا۔ یہ آپ کو ہو کیا گیا۔ بس بس معلوم ہو گیا۔

ملّان - بس بس زیادہ نہ بڑھیے آپ دوست ہین ورنہ کیانم کہ لڑائی ہوتی - ڈاڑھی منڈا دی اپنا مال تھا - مسجد چھوڑ دی اپنا دل - لڑکے نہین پڑھاتے - اب دماغ ہی اس قابل نہین رہا - نماز نہین پڑھتے خدا کے گنہگار - آپ کون ہین خدائی فوجدار - یا دنیا کی بُرائی بھلائی کے کیانم کہ ٹھیکہ دار

شخص - آپ بگڑئے نہین ہین آپ کا خیرخواہ ہون - دیکھئے پھر میری بات کا جواب دینا پہلے مین جو کچھ التماس کرون سن لیجئے - آپ کو ان شہدون نے بہرے پر چڑھا رکھا ہے - آپ کے پاس جو دو پیسے ہین یہ اُسکے درپے ہین - واللہ کہین آپ کو پھنسا دینگے پھر رہائی محال ہو جائیگی - ایک مرتبہ جو کچھ آپ کے ساتھ ہوا وہ معلوم کر کے ہم نیازمندان قدیم کو جسقدر رنج ہوا اسکا حد حساب نہین دوسری مرتبہ اگر ایسا ہوا تو اور زیادہ افسوس ہو جائے گا - لہذا آپ اب بھی ان کی صحبت چھوڑیے راہ راست پر آیئے - بُرے اعمال سے توبہ کیجیے -

ملّان - کیانم کہ آپ سے ہم کچھ زیادہ بے وقوف نہین ہین - آپ ہمارے اصلی اور خالص دوستون کی برائیان کرتے ہین کیانم کہ بس ہم اسکا یہی جواب دیسکتے ہین

ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد وشمرد

بے گمان عیب تو پیش دگران خواہد برد

دوست خیرخواہ نے غرضکہ بہت کچھ سمجھایا - اور ملّان کو قعر مذلت سے نکالنا چاہا - مگر ہر مرتبہ یہی جواب پایا کہ آپ اپنا کام کیجئے کیون ناحق میرا مغز کھایا - آخر وہ بھی مجبور و ناچار ہوئے اُٹھے اپنا راستہ لیا - کسیکو کسی سے کیا غرض -

چڑھی ہوئی شراب کی دوا ضرور ہے - اُتر جاتی ہے - مگر یہ وہ نشہ نہین جسے ترشی اُتار دے - دوست چلے گئے ملّان پھر اپنے دلی تفکرات کے دریائے بے پایان مین ڈبکیان کھانے لگے - اتنے مین ایک اور ایسے ہی خیرخواہ خیراندیش تشریف لائے - اُنھون نے بھی خوب سمجھایا بجھایا - مگر ہمارے مکرم ملّاجی کا تو مقولہ یہ تھا - کہ عقل چہ کُنی است کہ پیش مردان بباید - یا - جو سمجھے سو گدھا -

انھین بھی وہی تڑاق پڑاق جواب دیے۔ زیادہ جوش آیا۔ تو یہ کہہ سُنایا۔کہ

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہین دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غم گُسار ہوتا

ارے میان آج کل سچے خیر خواہ دنیا سے ناپید ہوگئے کوئی کسی کا مونس کوئی ہمدم نہین ہے۔ سب نام کے دوست ہین۔ اسے سب بھول گئے۔ کہ ؎

دوست آن باشد کہ گیرد دستِ دوست
در پریشان حالی و درماندگی

کیا تم کہ جو ہمارے پُرانے رفیق تھے۔ اونکو اسوقت کم سے کم ہماری مدد کرنی چاہیے تھی کسیطرح ہماری دلی مراد برلاتے جیسے ہو سکتا کیا تم کہ ہمین اُس سے ملاتے تو ہم بھی کچھ سمجھتے کہ واقعی یہ ہمارے بہی خواہ ہین ؎

جانان مرا ہمین بیارید
این مردہ تنم با و سپارید

مگر یہ عجیب لوگ ہین کہ ہمین کو سمجھاتے ہین ہمین کو ذلیل کرتے ہین۔ اور ہمکو یہ بات سخت و بسیار۔ و بیشتر ناگوار گذرتی ہے۔ ہماری جان جاتی ہے لوگون کو مذاق سوجھا ہے افسوس صد افسوس۔ جب مُلّان مرحوم تک جھک کر دلکی بھڑاس نکال چکے تب انکے دوست بہی خواہ پھر مُتکلم ہوے۔

کہ مُلّان واللہ جو کچھ تمنے کہا وہ سب صحیح ہے۔ مگر دیکھو ہم جو کچھ تمسے کہتے ہین وہ کچھ سُنی سُنائی ہی بات نہین ہے بلکہ ہمارا چشم دید واقعہ ہے۔ یہ لوگ تمھین احمق بنانے کو بھرتے ہین۔ تمھاری دولت کے دھوئین اُڑانیکے واسطے تیار ہین۔ جب تک کہ کم سے کم تم اپنی معشوقہ نیک بخت کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لو خود اُس سے بات نہ کرلو اسوقت تک کچھ بھی نہ دینا۔ ورنہ گھسا کھاؤ گے۔ ہمین تو کیا یاد کروگے مگر ہان ہم یہ پھر بھی کہینگے کہ ضرور پچھتاؤ گے۔

مُلّان۔ کچھ ہم بے وقوف نہین ہین کہ روپیہ خرچ کردینگے ہمین بھیا نتک اطمینان

گلی ہے کہ وہ ہمسے نکاح کرلے پر۔ ہمارے گھر پڑنے پر آمادہ و مستعد ہے۔ بس اور کیا چاہیے۔ ہمارے برابر خوش قسمت کون ہوسکتا ہے کہ وہ خود ہمارے اوپر جان دیتی ہے۔ ہم اُسکو چاہتے ہین وہ ہمکو ہمسے زیادہ عزیز رکھتی ہے اپنی اپنی قسمت۔ اپنا اپنا نصیب۔ مجنون کی لیلیٰ بیوفا۔ فرہاد کی شیرین پُردغا اور ہماری معشوقہ مہ جبینہ ماہ پارہ خوش رو خوشخو باوفا۔ پھر اسمین شکایت کیا اسمین کسیکا اجارہ ہے یہ اپنا اپنا کیا نم کہ مقدر ہے۔ آیا کہ ؎

ہوا لیلیٰ پہ مجنون کو کہن شیرین پہ سودائی
محبت دل کا اک سودا ہے جسکی جس سے بن آئی

مگر صاحب محبت کے لئے جذب دل کی ضرورت ہے وہ کیا نم کہ صادق ہونا چاہئے پھر تو سارے کام بن جاتے ہین۔ اور لطف آتا ہے ورنہ اگر فرہاد اور قیس کی طرح ہون تو عاشقی کا دنیا سے نام اوٹھ جائے۔

۱۷ سترھوان قہقہہ

ملّان سے بیفائدہ باتین وہ بنائے جو کم سے کم آدہ پاؤ روز گھی کھائے۔ اور جو یہ نہ کرسکے اوسے چاہیئے کہ سیدھا سیدھا ٹھنڈا ٹھنڈا اپنے رستہ لگے گھر جائے یہی فقرے تھے جو انکے دوست کے دل مین آئے وہ اُٹھے ہوئے یہ شعر پڑھتے

جو پشیمان نہ ہوتے تھے برے کامونسے
آخرکار اونہین سب کو پشیمان دیکھا

رخصت ہوئے ملّان پیچھے بڑبڑاتے رہے کیا نم کہ سب دیکھا جائے گا۔ آئے بڑے ناصح بنکے لو صاحب یہ ہمسے کچھ زیادہ عقلمند بنے ہین بھلا خیال تو کیجئے ہم کہان یہ کہان بھلا کوئی ہم کسی سے دہوکا کھا سکتے ہین۔ بڑے سمجھانے والے آئے کمبختون نے ہمارا ایک پہاڑ سا دن غارت کردیا ورنہ کچھ دل لگی کے سامان کرتے۔ کچھ نہ کچھ

کام بناتے۔ لو دیکھو شام ہوگئی دن چھپنے آیا اُنھون نے میرا مغز چاٹ لیا۔ بیوقوف احمق نا ہنجار۔

غرضکہ جو کچھ وقت باقی رہا تھا۔ بقول شخصے۔ ہرچہ از دزد ماند رمال برد۔ وہ ملّان نے اپنی تعریف مین صرف کر دیا۔ دن[1] کو کیا غرض۔ آفتاب[2] کو کیا مطلب کہ وہ انکے لئے ٹھر جائے یا واپس آئے وہ[1] برابر کم ہوتا رہا۔ دوسرا[2] برابر اپنی منزل طے کرتا رہا۔ آخر دن چھپ گیا۔ مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی۔ کیا تم کہ شاطر عیّار اسوقت کھانا وغیرہ پکانا فضول ہے بازار چلینگے کچھ ہوٹل مین ناشتہ کرینگے پھر ہمین گھومنا ہے۔ کیا تم کہ کل کا بڑا بھاری فکر چڑھا ہوا ہے۔ آیا کہ استخارہ دیکھنا ہی اوسکے واسطے عطر لوبان کافور وغیرہ بخورات لین تب کام چلے خیر بھائی یہ بھی کرینگے بیٹا۔

این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر

شاطر عیّار تو پہلے ہی ہاتھ دہوکے تیار تھے ہوٹل مین یہ تو یہ شاید کبھی انکے والد بزرگوار نے بھی کھانا نہ کھایا تھا وہی ہمیشہ مٹی کی رکابیان بیرچ اور تشتریون کا کام دیتی رہی تھین لہذا ہوٹل کا نام سنا اور منھ مین پانی بھرا۔ بہت بہتر حجور کہکے اُٹھے۔

ملان نے گلوبند ڈالا۔ عینک لگائی۔ باہر آئے۔ پھر کہا لاحول ولا۔ دیکھو چھڑی اندر رہ گئی جاؤ نکالو۔ شاطر عیّار نے چھڑی نکالی تالا بند کیا۔ دونون آقا اور ملازم مکان سے نیچے اُترے بازار مین پہونچے۔ ہوٹل مین آئے

ملّان۔ (ایک جنٹلمین سے) جو کھانا کھانے کیواسطے تیّار تھے۔ ظاہرا طریق سے نستعلیق معلوم ہوتے تھے گرم کلام ہوے۔ کیا تم کہ باورچی آپ ہین۔

جنٹل۔ نہین۔ وہ سامنے۔

ملّان۔ اور آپ کون ہین کیا یہان نوکر ہین۔

جنٹلمین کو ہنسی آگئی۔ تھے کوئی مذاق کے پُتلے لہذا۔ ماشاء اللہ کیا عقلمند ہین کہکر بولے کہ ہان۔ مین نوکر ہون۔

ملان - کیاتم کہ کھانے کے دام پھر پوچھین گے پہلے حکم یہ ہے کہ ہمارے واسطے پانی لاؤ
ہاتھ دہوئینگے - اُٹھو کیاتم کہ ذرا جلد اُٹھو - بڑے مہذب بنکر کرسی پر ڈٹے ہوئے ہین کیاتم
کہ کیا پہلے سے خبر نہین تھی جناب ملان جی صاحب بالقابہ یہان آنے والے ہین -
جنٹلمین - نہین لاتے - آپ کا اجارہ ہے - کیا آپ ہمکو تنخواہ دیتے ہین -
ملّان - ڈنڈا رکھا ہوا ہے - یاد رکھئے کیاتم کہ اب لگاتا ہون -
جنٹلمین - بس رہنے دیجئے - ایسے کھوسٹ معلوم نہین کتنے دیکھے ہین - یہ تو بتایئے
کفن کتنے چرائے ہین - ٹکیا کتنی اڑائی ہین -
جنٹلمین کے یہ الفاظ مذاقیہ ضرور تھے - مگر دوسرے لہجہ مین کہے گئے تھے - ادہر ملّا جی
کے غصّہ کا حال آپکو معلوم ہی ہے کہ ہر وقت ناک پر - بلکہ اُس سے بھی نیچے رکھا رہا
کرتا تھا - فوراً رگ وپئے مین ساری ہو گیا آپ بھی اُٹھے - میان شاطر عیار سے کہا
بیٹا کیاتم کہ سنبھلو -

دشمن نہ توان حقیر وبیچارہ شمرد

شاطر عیّار نے دیکھا کہ خواہ مخواہ ایسے جوان سے اُلجھتے ہین جوا نہین اور مجھے اسیوقت
ٹھیک بنا دیگا کہا کہ ابھی حملہ نہ کیجئے پہلے میری بات سُن لیجئے -
ملّان - کیاتم کہ کوئی کیا کر سکتا ہے کہو - علی الاعلان - صاف صاف - کھری کھری
پھر بھی شاطر عیّار نے دوسری چالاکی کی آنکھ سے اشارہ کیا - ملّان سمجھے کہ یہ
اشارہ بیوجہ نہین ہے ضرور کوئی نہ کوئی امر خاص ہے - علیحدہ گئے مگر یہ کہتے گئے
کہ ٹھہرو ابھی ہمارے تمھارے کُشتی ہوگی - کُشتی لڑنا - یا اگر لکڑی چلانے کا شوق
ہو تو لکڑی چلانا - بہر حال ہم کسی رنگ مین مجبور نہین ہین -
اُدہر شاطر عیّار نے آہستہ سے کہا لڑنا مصلحت نہین ہے - صُلح اولےٰ ہے - ہم دونون
کی چٹنی بنا رکھے گا - آپکو معلوم نہین ہے بڑا زبردست زوردار ہے - مگر اس سے
بھی ملّان کی مشیخت بدستور قایم رہی - تو وہ دوسری چال چلا - کہا آپ اسے
پہچانتے ہین یہ کون ہے -

ملّان - کیا تم کہ ہم خوب جانتے ہین یہ کوئی بدمعاش رند لاابالی ہین - دیکھو ابھی ٹھیک بناتا ہون تمھین حسب ضابطہ (اقرار نامہ) کہ اسمین لکھا ہوا ہے - و ساتھ دادن من - در مقدّمات فوجداری و دیوانی - میرا ساتھ دینا چاہیئے - ورنہ بروے عدالت تم قرار واقعی مجرم ہو -

شاطر تو جسوقت مقدمہ ہوگا آپ کا البتہ ساتھ دونگا - مگر ابھی تو صرف فوجداری ہے دیکھئے خیر جانے دیجئے - یہ آپ کی معشوقہ کے بھائی ہین آپ کو انکی تعظیم کرنی چاہیے - کیا سُنا نہین ہے -

ساری خدائی اک طرف جورو کا بھائی اک طرف

ملّان - واللہ ہم یہ پہلے سے نہ سمجھے تھے - مگر کیا تم کہ ماتھا ٹھنک رہا تھا برابر بار بار ہمین اسکی متغیر حالت پر رحم آتا تھا - تم دیکھتے ہو اسیواسطے ہم نے اسوقت تک درگذر بھی کی ورنہ کیا تم کہ ٹھیک بنا دیا ہوتا - بچہ کو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا - خیر اب ہمکو معافی مانگنی پڑی اور اگر معافی نہ مانگین گے تو اور کیا کرینگے یہ رشتہ ہی ایسا ہی - شاطر عیّار سے اتنا کہہ پھر جنٹلمین سے متوجہ ہوے - کیا تم کہ صاحب ہم کو پہلے سے معلوم نہ تھا کہ آپ وہ ہین ورنہ ہم جو کچھ آپ سے کہہ گئے وہ باتین ہرگز ہرگز نہ کہتے معاف کر دیجئے - عفو ایک بڑی صفت ہے ورنہ کیا تم کہ آپکو تو ابھی معلوم نہین ہی اگر آپ معاف نہ فرمادینگے تو اسمین شک نہین کہ خدا ضرور معاف کر دے گا - وہ تو توّاب الرحیم ہے -

جوان نے دیکھا کہ بڈھے کا مزاج اکدم پلٹ گیا - آخر اسکا سبب کیا ہے - کیون ایسا ہوا - اس نے یہ کیا کہا کہ آپ وہ ہین - واللہ اسمین تو کوئی بھید ہے - یہی سوچکر اُنھون نے پھر کہا آخر آپ نے ہمین پہچان ہی لیا ہم کون ہین - لیکن واللہ ہم اب تک نہین سمجھے کہ آپ نے کیا سمجھا -

ملّان - بس جناب جانے دیجئے عقلمند کو اشارہ کافی ہے ہم کیا تم کہ صاف صاف کچھ نہ کہین گے -

جوان جنٹلمین بھی یہ سمجھکر کہ ضرور یہ بڈھا کوئی سڑی سودائی معلوم ہوتا ہے خاموش ہو رہا
کھانا کھاکر رخصت ہوا اُدھر ملّان نے پوچھا۔ کہو بھئی مالک ہوٹل کھانا کیا کیا ہے۔

مالک۔ سب چیز موجود ہے۔

ملّان۔ کیا نم کہ دو آدمیون کا کھانا لاؤ۔

مالک نے نوکر کے ہاتھ معمولی کھانا بھیجدیا۔ اور دونون آقا اور نوکر نے سیر ہو کر کھالیا
اب دام پوچھنے پر نوبت آئی۔ کہو بھئی کیا ہوا۔

مالک ہوٹل۔ آٹھ آنہ۔

ملّان نے جھٹ جیب پر ہاتھ ڈالا دیکھتے ہین تو صرف ۴ر کے پیسے۔ گھبرائے سٹپٹائے
اور آخر زبان مبارک سے یہ جواب ارشاد فرمایا۔

ملّان۔ کیا نم کہ دو آدمیون کے آٹھ آنہ۔ نہین بھائی صاف صاف کہے دیتے ہین۔
کھانا معمولی تھا ہمکو پسند نہین آیا تھا لہذا ۴ر دیسکتے ہین۔

مالک۔ پسند۔ پسند۔ کیا کہہ رہے ہو۔ حضور ۸ر سے ایک پائی کم نہین

ملّان۔ آیا کہ کیا لوٹ مچ رہی ہے۔ گھی دیتے نہین خالص چربی کا کھانا۔ دو دو تولہ
کی روٹیان اور اسپر یہ قیمت غضب خدا کا بھائی ہم تو ۴ر سے زائد نہین دیسکتے۔
آئندہ تمھین اختیار ہے۔

مالک۔ آئندہ کے لئے آپ نہ آنا۔ مگر آج کے ۸ر دینے ہونگے۔

ملّان اکڑ کر اُٹھے دیکھین بھلا کیونکر ۸ر لے لوگے۔ کیا نم کہ یہ کرونگا اور آیا کہ
وہ کرونگا۔ مگر مالک نے ایک دفعہ اسے سُن لیا۔ اور کچھ زیادہ سختی سے جواب نہ دیا
ورنہ کلہ بہ کلہ یا ترکی بہ ترکی جواب دیتا تو ملاجی کی ترکی تمام ہوجاتی۔

اِدھر شاطر عیار نے دیکھا کہ معاملہ طول پکڑتا ہے اب موقع ہاتھ سے نکل رہا ہے
کوئی گھڑی جاتی ہے کہ جناب مخدوم کی شامت اعمال اپنی منحوس صورت دکھاتی ہے
لہذا سہ۔

جب کہ دو موذیون مین ہو کھٹ پٹ　　　اپنے بچنے کی فکر کر جھٹ پٹ

اِن اِن امور پر نظر کر کے دبی بلّی کی طرح کچھ دیر خاموش صُمٌّ بُکمٌ عُمیٌ بنے کھڑے رہے
پھر ایکدم ذرا نگاہ چوکتے ہی تماشائیون کے ہجوم مین ہو کر یہ جا وہ جا۔ غائب
ادہر بات مین بات نکلتی آئی۔ کیونکہ جسقدر مالک کچھ کہتا تھا اسیقدر ملانجی کے
مُنھ سے پھول جھڑتے تھے۔ آخر نتیجہ وہی ہوا۔ جسے مُلہم غیب نے پہلے ہی شاطر عیّار
کے دلمین ڈال دیا تھا مالک ہوٹل شیر ببر کی طرح اُٹھا۔ اور ملانجی کی طرف دوڑا
یونتو ایک آدھا ہاتھ جون تون کر کے رسید کر ہی دیا۔ مگر خدا بھلا کرے لوگونکا
جو عین وقت پر آڑے آئے اور ملّان کو موت کے مُنھ سے نکالا۔ چار آنہ
جو اِن کے پاس تھے وہ بعد تلاشی لے لئے گئے اور پھر وہان سے دھکّے
دیکر نکال دئے گئے۔

گھر آئے دروازہ کھُولا۔ کمرے کے اندر بڑبڑاتے رہے کیا نم کہ دیکھا ہے
اُڑ کر چلے تھے لُوجی۔ تمام بڑھیان مرگئین نانی سے ہچکی بے۔ ہمسے بھی گران
فروشی آیا کہ یہ لُوگ بڑے ہی دغاباز کمبخت ہین۔ جو فروش گندم نما۔ کیا نم کہ کہتے
ہین گوشت بکری کا پکاتے ہین مگر ہم نے تو جب کھایا۔ یا آزمایا گائے ہی کا پایا۔
ورنہ کیا نم کہ اگر ایسا ہوتا تو ہمین غصّہ کیون آتا مگر زا غلول خیر اِن لوگون کا تو
پیشہ یہی ہے۔ یہ تو ہمیشہ ایسا کیا ہی کرتے ہین ہمین تو افسوس اس بات کا
ہے کہ ہمارا نوکر کمبخت بڑا دغاباز۔ بیوفا نکلا۔ کیا نم کہ ہم تو اسیوقت سمجھ گئے تھے
جب اِسنے اپنا نام شاطر عیّار بتایا۔ دونون کے معنے چالاک کے ہین مگر چالاکی
اِسکی خاص ہمارے ساتھ ختم ہوتی ہے اور کوئی کار نمایان تو اس سے اِسوقت تک
انجام نہین پایا۔ آیا کہ نہ قرمی۔ اور دلالی مین اس نے کوئی کام کیا نہ اِس نے
کسی مقدمہ مین ہماری گواہی وغیرہ دی نہ فوجداری مین کہین مدد کی۔ اجی دو دفعہ
کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ تو اس نے ہمین پولس کے حوالے کرادیا۔ دوسرے آج موقعہ
آیا تھا۔ کیا نم کہ ہم سوچ رہے تھے کہ اب جلد بلا لینگے جب کوئی ہمپر وار کرنیکا
ارادہ کریگا ہم اُسیوقت اپنے برخوردار نیک اطوار کو آواز دیکر اُسے تندرست کر دینگے

کیا تم کہ سنا گیا ہے ایک کی دو داد د۔ اور واقعی سچ ہے دو چون کے بھی برُے ہوتے ہین۔

مگر دیکھو اس بدذات نے آج بھی دغا کی۔ گدھے کے سینگونکی طرح۔ یا چراغ گل کے وقت پگڑی کی طرح غائب ہو گیا۔ ہم دیکھتے ہی رہگئے۔ بس جی بس آیا کہ اب ہم سمجھ گئے نامرد ہے کمبخت ڈرپوک بزدل ہے بقول چچا سعدی۔

یکے بزدل وسست وترسندہ جان

یہ زاغلول ہی کا دم ہے کہ آدمیون کے جماؤ ہو رہے تھے۔ تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ ہر کوئی ہمارے اوپر دانت پیس رہا تھا۔ ہر کوئی غصہ مین لال پیلا ہو رہا تھا۔ مگر کیا تم کہ زاغلول ڈنڈا ہاتھ مین لئے موچھون پر تاؤ دیتے املی کے پتی پر ڈنڈ پیلتے نظر آرہے تھے اور ذرا پروانہ تھی کہ کیا ہو رہا ہے۔ آخر وہی ہوا لوگ سمجھ گئے کہ اس قدر آدمیون سے تن تنہا مقابلہ کر رہا ہے آخر کچھ تو اسمین ہمت ہے۔ کوئی نہ کوئی تو وجہ ضرور ہے۔ ایسا نہو شیر ببر کی طرح غصہ آجائی اور ایک آدھ کو چبا جائے اسواسطے اُنھون نے نہایت دلجوئی سے ہمارے غصہ کو ٹھنڈا کر دیا۔

الحاصل ایسے نوکر نمک حرام۔ نامسعود و نافرجام۔ برخوردار۔ بداطوار کو کیون رکھا جائے کیا فائدہ کیا نتیجہ۔ کیا ضرورت۔

اولاد وہی ہے جو خلف ہو	رونق دہ گلشن سلف ہو
روشن کرے دکیا تم کہ اپنے خاندانکو	دے زیب تمام دودمان کو
یا آنکہ ہو خود مراد خود کام	پشتون کو کرے جہانمین بدنام
اس لعل سے خارہ سنگ بہتر	آئینہ سے ایسے زنگ بہتر

اسی حالت مین جوش وخروش۔ دست بستہ خدام ادب کی طرح کھڑے تھے بدن کے رونگٹے فرط بسالت وشجاعت سے ایستادہ تھے۔ اتنے مین شاطر عیّار آپہونچے۔ مگر کچھ ڈرے ڈرے۔ سہمے سہمے نیچے نیچے۔

مگر ملّان مرحوم بھرے ہوے تھے۔ فورًا۔ زبان مطلق العنان سے ارشاد فرمایا۔
نمبر(۱) بروئے اقرار نامہ عدالت مجاز مین تم پر نالش ہو سکتی ہے تمکو جیل خانہ بھیجا جا سکتا ہے۔ مگر کیا تم کہ کسکو غرض ہے۔ ہماری پاپوش سے آپ کچھ کیجئے۔
نمبر(۲) نوکر ہو بروے قانون تمپر ہر طرح کی سختیان کرنے کا ہمکو اختیار اور حق حاصل ہے۔ مگر بند ہے کتے شکار نہین کھیلتے۔ ہمین تمھارے اوپر تشدد کرنے سے کیا ملیگا۔
نمبر(۳) ہمسے یہی خطا ہوئی ہے کہ ہم نے تمکو اپنا بیٹا کہا۔ اور اُسکی رُو سے تمھارے والد بزرگوار ہم ہین۔ گویا تم ہمارے ترکہ کے صحیح وارث ہو۔ اور موافق شرع محمدی کے تم کو تمام چیزین ملنی چاہئین۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ اقرار نامہ کی شرائط آپ نے کیا پوری کی ہین۔ نوکر بنکر آپ سے ہمارے کیا کام نکلے بیٹے اور برخوردار رہ کے ہمین کیا فائدہ پہونچا۔ سب کا مختصر سا جواب یہ کہ کچھ نہین۔ لہذا تمکو برخاست اس لیے کیا کہ تم نوکر تھے۔ آزاد اسلئے کیا کہ بروے اقرار نامہ تم مجرم تھے۔ عاق اسلیے کیا کہ مجازی اولاد تھے۔ رہی ایک چیز (الطلاق) سو اگر کبھی کبھی تمھین ہمنے اپنی بیوی کے برابر سمجھا ہے تو طلاق بھی واقع ہوئی۔
(ہذا الفراق) الوداع۔ الوداع۔ الوداع۔ الہجر۔ الہجر۔ الہجر۔ الطلاق۔ الطلاق۔ الطلاق۔
زبان فصیح البیان۔ جناب ملّان صاحب سے یہ الفاظ نکلے۔ شاطر نے سُنے کہا۔ جو کچھ ارشاد ہوا بہت بجا اور صحیح ہے۔ ناکردہ گناہ اپنے گناہ کا خود ہی مقر اور معترف ہے۔
سبب پوچھنے کی اجازت ملے۔ ہر کام کیوجہ ہوتی ہے۔ ہر بات کا سبب ہوتا ہے۔
ملّان۔ سبب یہی کہ تم نے ساتھ نہ دیا۔ پہلے بھاگے۔
اختر حسین کیوجہ سے اب شاطر عیار کی تنخواہ صرف مقررہ آٹھ آنہ ہی پیچھے نہین رہی تھی بلکہ اثر جیب گرم ہوتی رہتی تھی۔ کوئی دن بچا تا تھا جب اُن

تھوڑی سی بہت آمدنی ہوتی ہو - لہذا اگر خشک تنخواہ ہوتی تو یہ بھی بے تکلف اسیوقت فرما دیتے - کہ قبول ہے - منظور ہے -

مگر معاملہ ذرا نازک تھا - ادہر کنوان - اِدہر خندق - کہون تو مان ماری جائے - نہ کہون تو باپ کُتا کھائے - گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل -

گردن جھکائی کچھدیر جنگ کے جملہ پہلو وںپر نظر ڈالی - آخر صلح کو بہتر سمجھا دوسری چال چلے - کہ حضور افسوس آجکل کوئی قدردان باقی نہین رہا - کیونکہ آپ کی لڑائی ہونے کے وقت سے اسوقت تک بتمامہ مین اوسی جگہ موجود تھا - بلکہ جب آپ بعد منازعت وہان سے راہی خانہ دولت کاشانہ ہوے ہین اوسوقت مین نے ارادہ کیا کہ مین بھی اب پوشیدہ جگہ سے نکل کر آپ کے ساتھ ساتھ چلون - مگر پھر ٹھہر گیا اِسلئے کہ شاید کوئی آپکو بُرا کہے تو مین اُسکا جواب دون - اور اِس لیے مین پوشیدہ رہا - مگر الحمد للہ کہ آپ کو کسی نے بُرا نہ کہا آپکی سب نے تعریف کی کہ ملاّنجی بہت بڑے شریف الطبع آدمی ہین جو کچھ حماقت ہے وہ مالک ہوٹل کی ہے ورنہ اِسوقت وہ پہر دیتے تھے تبرک سمجھ کر وہی رکھ لیتے - اور اون سے حجت بازی نہ کرتے -

ملاّن - کیا تم کہ اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو ہمنے تمھاری خطا معاف کی - مگر آیندہ تم کبھی پوشیدہ نہونا کیونکہ ہم اِسکو ناپسند کرتے ہین - کیا تم کہ مردانگی اسکا نام نہین ہے - رستم کو دیکھو جب کبھی لڑتا تھا سامنے پڑکر لڑتا تھا - اور پھر لُطف یہ کہ ہر جگہ غالب رہتا تھا - یہ تو بزدلی ہے کہ چوردن کی طرح لڑے - سکندر کا قصہ گوش ہوش سے سُنو - کبھی پروا نہین کی - دارا سے لڑا - روسیون سے لڑا - مگر سبکو زیر کر کے چھوڑا -

ملاّن کے غصہ کے ٹھنڈا کرنیکی فریب ترکیب تو نہایت آسان تھی اور شاطر عیار کو تو اچھی طرح معلوم تھی کہ یہ اب کس رنگ مین ہین اور اِسوقت کونسی تدبیر کرنی مناسب حال ہے - چنانچہ اِسیوجہ سے اُس نے اِسوقت ملاّن کی

ہر بات بر سر تسلیم خم کیا۔ بس پھر کیا تھا۔ ملان ٹھنڈے ہو گئے۔ اب دوسرے معاملہ کی بابتہ بات چیت ہونے لگی۔ اور اسی مین نیند غالب ہوئی دونون نیند سے مست ہو کر سو رہے۔

۱۸ اٹھارھوان قہقہہ

جب عامل روز سرخ لباس پہنکر دریائے نیل فلک مین کھڑا ہو کر عمل سورۂ نور پڑھنے لگا۔ اور اپنے پرزور و پُر تاثیر عمل سے اپنے دشمن یار قیب قمر و نجوم کو بے نور بلکہ فنا کر دیا اور دل عالم اور اہل عالم کو مسخر کر لیا تو ہمارے ناول کے ہیرو فنافی حب المعشوق الغایب بھی بستر استراحت سے اُٹھے۔ مسجد چھوڑنے کے ساتھ ہی نماز کا تو فکر انکو رہا ہی نہ تھا۔ تلاوت کلام اللہ کو تو قرآن شریف کے ساتھ ہی ساتھ گرد انکر بالائے طاق رکھدیا تھا۔ اس لئے اب گذشتہ باتون کو کبھی خیال مین بھی نہ لاتے تھے۔ بلکہ اگر بھولے سے یاد بھی آجاتین تو فوراً یہ کہکر ٹالدیتے کہ اُف اب چھوڑے گانوُن کا کیا نام۔ جس درخت کے آم کھانے نہین اُسکے پتے گننے سے کیا کام۔

کیا تم کہ اب وہ زمانہ ہی گیا۔ وہ وقت ہی گیا۔ اب تو یہ وقت ہے کہ عمل خوانی کی تیاریان ہین برخوردار شاطر عیّار کو حکم ہے کہ بیٹا اتفاق وقت ہے کیا تم کہ زمانہ ایسا بُرا ہے کبھی چین سے بیٹھنے نہین دیتا۔ ایک نہ ایک جھگڑا نکالدیتا ہے۔ دیکھو تو سہی گئے تھے رات کس کام کے لیے اور کیا کر آئے۔ فساد ہو گیا فوجداری ہوتے ہوتے رہگئی۔ سچ تو یہ ہے کہ خدا ضرور ہے دہریے کچھ بھی کہین۔ وہ کیسے ہی مادہ کی قدامت کے قائل ہون۔ مگر کیا تم کہ سب غلط سب جھوٹ کیا وجہ کہ ضرور کوئی نہ کوئی طاقت ہماری طاقت اور قدرت سے بالاتر ہے جس سے ہمارے مضبوط ارادے تار عنکبوت

ثابت ہوتے ہین۔ خیر جانے دو۔ ایک بات سنو آج کی حالت تمھین معلوم ہی
ہے اللہ سے دُعا مانگو جانکی خیر رکھے۔ ہمارے دشمنون کو گزند نہ پہونچے
کیا تم کہ وظیفہ پڑھتا ہے اور وظیفہ بھی کیسا زبردست جلالی وظیفہ ہے ذرا
چوکا موت کا سامنا۔ ذرا دلمین وسواوس شیطانی آئے اور جان پر بنگئی
معاذ اللہ۔
اب بہتر یہ ہے کہ دام درم لیجاؤ۔ بازار سے عطر۔ لوبان۔ کافور۔ سیاہ مرچین
لونگ وغیرہ سب لیکر پلٹو۔ ہم غسل کرین۔
مثل ہے کہ بلّی کو خواب ہین چھیچھڑے نظر آتے ہین برساتی کیڑون کو سارا
زمانہ ہرا ہی ہرا دکھائی دیتا ہے۔ شکرے کی نظر ہر وقت بوٹی پر رہتی
ہے علے ھذا القیاس ملّا کے ہونہار فرزند رشید قرۃ باصرہ۔ برخوردار
نیک اطوار شاطر عیّار بھی اسی فکر مین مُبتلا رہتے تھے کہ کسی نہ کسی
طرح کوئی سودا منگایا جاے تاکہ ہماری مٹھی بھی گرم ہو۔ خرچ چلے نوکری
کی حقیقی تعریف (یعنی خیانت) کا ہمارے اوپر بھی التزام ہوسکے۔
بخیل کی دولت ہے کم سے کم کچھ ہاتھ آئے تو ابھی ساقی مدہوش کی
دوکان پر جائین خم کے خم لنڈھائین اپنی دریا دلی دکھائین چنڈو خانہ
پہونچین قوت بازو سے پیدا کردہ دولت (یعنی ملّا کے مال مفت کی) کے دھوئین
اُڑائین نظر بہ چندین اسباب فوراً جواب برجستہ دیا۔ بہت بہتر حُجور۔ لائیے۔ پیسے
لائیے کاغذ پر لکھدیجیے کہ کیا کیا آئیگا۔
ملّان نے قلم دوات سنبھالا۔ پرچہ نکالا۔ اور تمام ضروری مسالہ لکھڈالا۔
چار آنے کے پیسے ہوے نکالکر بیٹا شاطر عیّار کو حوالے کیے۔ تاکید مزید واکید
فرمادی کہ کہین جاکر مر نہ رہنا فوراً جلد آنا۔ کچھ معاملہ بڑا نازک ہے وظیفہ
کا معاملہ ہے۔ دنیاوی کامون مین دیر ہو تو ہو مگر ایسے معاملات مین دیر
کرکے یہ سمجھ لینا چاہیے۔ کہ اپنی جان آپ کھوتے ہین۔ خود ہی اپنے

پانوُن مین کلہاڑی مارتے ہین۔

شاطر عیّار۔ کبلہ (قبلہ) اب آیا اور اب خرید کر لایا۔

اُدہر یہ حضرت باہر نکلے جی مین ترنگ آئی۔ پیسے موجود ہین۔ چنڈو خانہ پاس ہے۔ یاران طریقت کے اِسوقت جماؤ ضرور ہونگے۔ مزا آرہا ہوگا دھوئین اُڑ رہے ہونگے اہاہا ہا۔ اسوقت بادشاہ ہفت اقلیم ہمارے سامنے ہیچ ہے پھر آخر ہم تارون کی طرح ان پیسون کی حفاظت کیون کرین چلین جسکے نصیب کے ہین اُسے حوالہ کرین ؎

ہر چہ نصیب است بہم میرسد

ورنہ ستانی بہ ستم میرسد

سمند دل بدلگام تو تھا ہی پہلے ہی سے منہ زور بان کر رہا تھا تازیانۂ خیال کھاتے ہی دولتیان پھینکنے لگا۔ اور سرپٹ بھاگا چنڈو خانہ پہونچا نیک اطوار رہوار شاطر عیّار کو بھی ہمراہ لے گیا پہونچے اوا ضع تواضع پھبتیکین آوازے کسے گئے۔ مگر اب کسکی سنتے ہین پیسے ہاتھ مین۔ مجبوب لیلی اداسامنے پھر کیا ہے پڑ گئے ؎

تکیہ خشت خم مے فرش زمین بستر خواب

چین سے کٹتی ہے رندان خرابات کی رات

ادہر محبّت کی ہانڈی مین پھر اُبال آیا۔ یعنے مُلّان کی آنکھون سے پانی نکلنا شروع ہوا۔ اگرچہ وہ سوز دل سے روتے تھے مگر اسکا کیا علاج کہ طبیبون کی ہدایت کے مطابق تشخیص ثابت یہ ہوتا تھا کہ نزلہ ہے۔ کیونکہ آنکھون سے رونا اور چوگنا پانی ناک نالی سے بہہ رہا تھا۔ مگر اُبال کے جوش خروش کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ آواز پیدا ہو۔ قانون قدرت کا بدلنا محال عادات فطری کی تبدیلی ناممکن لہذا مُنھ سے کچھ آوازین بھی نکلین۔ اِن کا مفہوم سمجھنے والے سمجھین مگر ہم کاغذ کے ریکارڈ مین بھرے دیتے ہین۔ دہونڈا

پیاری محبوبہ مطلوبہ معشوقہ حفظک اللہ تعالیٰ من شر الشاب۔ اُف کیا کہہ کے روؤن
کیا نم کہ تیرا نام بھی معلوم نہین۔ ہائے غضب اور بڑا ستم یہ ہے کہ تیری ذات بہانت
کو بھی مین نہین جانتا۔ البتہ اتنا معلوم ہے کہ تو کسی طبقہ اور فرقہ مین وارد ہو مگر
اِس مین کلام نہین ہے کہ تو بھی ضرور انجب ہے خیر بین کرنے کے لئے یہ بات
معلوم ہونی بہت ہے۔

سُن پیاری انجب زاغلول تیری جدائی مین کیا نم کہ زار ہو گیا خوار ہو گیا۔
لڑکے پڑھانے چھوڑ دئے کیا نم کہ مسجد سے بیزار ہو گیا۔ بس تیرے نام کا دالمہ شیفتہ
اور تیرے حسن دریا افروز پر فریفتہ ہے۔ ہائے کیا خبر ہے تو آج کہان ہو گی کیا
کر رہی ہو گی۔ دیکھ پیاری اِسمین شک نہین ہے کہ مین نے تیری ساری فرمائشین
پوری کین۔ اختر حسین کی معرفت شراب کی بوتلین اور میوے تجھے برابر بھیجتا رہا
اور تو برابر اُسکا شکریہ ادا کرتی رہی۔ مگر تو اب مجھ سے نئی فرمائش کرتی ہے۔
دیکھ دیکھ میری پیاری انجب سیدانی بیری معشوق عجیب الطرفین ہادی انظر بین شیخانی۔
میری معشوق اصل مغلانی۔ میری چھیتی خود آرا۔ حلالی بھانی (یقین ہے کہ تو
اِن چارون ذاتون مین سے کوئی نہ کوئی ضرور ہو گی) مین تجھے تیرے حُسنِ زاغلول
سوز کی نہایت ادب سے قسم دیتا ہون کہ تو مجھ سے کبھی دغا نکرنا۔ ورنہ کیا نم کہ
زاغلول تڑپ تڑپ کر جان دیدیگا اور پھر سوائے ملک عدم کے یقینی تجھے میرا دیدار
دوسری جگہ نصیب نہین ہو سکتا اور نہ کبھی کسی جگہ ملاقات ہو سکتی ہے۔

دیکھ تیری آخری فرمائش پوری کرتا ہون کیا نم کہ ایک طلائی گردن کی جوڑی
کیا جان تک حاضر ہے۔ مگر کیا نم کہ استخارہ ضرور کرنا چاہئیے۔ کس لئے کہ بالکل
ممکن ہے یہ درمیانی لوگ کچھ چالبازی کرین اگرچہ انکے فقرے مجھپر کچھ اثر نہین
کر سکتے نہ مین ہرگز کسی کے فقرون مین آسکتا ہون مگر کیا نم کہ اِسمین چند مصلحتین
ہین۔ کمبخت ظالم بیرحم تجھے انصاف کرنا چاہیے کہ مین کیسی کیسی سختیان اٹھاتا
ہون۔ وظیفہ بھی ایسا وظیفہ جس مین جان تک جانے کا خوف دہراس ہے۔

مگر پڑہتا ہون کچھہ اِسکا بھی غم نہین ہے۔ ہوا کرے جان جاے یا رہے کسیطرح
اُمید وصال پوری ہو دلکی کلی کہل جاے آرزو برآئے۔ مگر پیاری مجھے اِسوقت
ایک بات بڑے موقع کی یاد آئی۔ کیانم کہ تجھے بھی میری بات ضرور ماننی چاہیے۔ کیونکہ
تونے شیخ سعدی کے بھانجے میان حافظ صاحب کا یہ شعر تو ضرور سُنا ہوگا۔ کیانم کہ

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تردارند
جوانانِ سعادت مندپند پیر دانا را

مین بڈھا ضرور ہو گیا۔ اگرچہ کچھہ پروا نہین دل اب بھی جوان ہے۔ ماشاء اللہ شکل
بھی جوانون سے ملتی جلتی ہے۔

اے محسب گو کہ ضعیفی ہوئی ہمپر طاری
دل کو پرعشق مین ہم اُسکے جوان رکھتے ہین

مگر پھر بھی مذاق اڑانے والے لوگ کہہ گذرتے ہین کہ اب ضعیفی کا عالم آچلا۔
اُسکی نسبت مجھے ابھی اگرچہ یقین تو نہین آیا۔ مگر پھر کھٹک جاتا ہون۔ اس لیے کہ
اگر فی الواقع مین ایسا ہون تو بجا سعدی علیہ الرحمۃ نے میرے لیے یہ فرمادیا ہے۔

اگر کوہ باشد۔ کیانم کہ۔ برآرند زجاے
جوانان بشمشیر و پیران برائے

اُف غضب دیکھیے۔ واقعی خدا کسیکو زیادہ لسّان بھی نکرے علم بلاغت سے
بہرہ دانی کسیکو نصیب نہو۔ کیونکہ مین بات کہتا کہتا کیانم کہ کس جگہہ سے کس جگہہ
نکل آیا۔ ہان کہنا یا عرض کرنا یہ ہے کہ نکاح سنت رسول اللہ ہے۔ یہ ضرور
ہونا چاہیے۔ چاہیے اور ضرور چاہیے۔

فانکحوا ماطاب لکم الخ

اسمین کوئی عیب نہین عیب کیا بلکہ ثواب ہے تم اور مین دونون داخل حسنات
شباب کے لطف اور مزے اُڑانے کا کوئی اس سے بہتر طریقہ نہین ہے۔
اسقدر مین کسی کے آنیکی آہٹ نے الفرقاب فی حب المجبوب الراغلول الملقب

بطلان کو اُبھار دیا۔ ابھرے۔ دیکھا کہ سامنے اختر حسین کھڑے ہین۔ لاحول پڑھی دل مین سیکڑون گالیان دین۔ افسوس کمبخت اسوقت کیون آیا۔ کوئی پردہ نشین بیٹھا ہوا تھا آخر انکی آہٹ پاتے ہی۔ غیر کی بو سونگھتے ہی مثل بوئے گل پریشان ہو کر اُڑ گیا۔ معاذ اللہ۔ ظالم نے اِسوقت آنکہہ بنا بنایا گھر بگاڑ دیا۔ ارمان وصال کیا نام کہ دل مین رہ گیا۔ توبہ توبہ نکاح بھی نہ ہونے پایا۔

اِدہر یہ تو ان خیالون مین محو ہوے سکتہ کا عالم طاری ہوا۔ اُدہر اختر حسین بیقرار کہ آخر ہو کیا گیا۔ جو یہ اُداس ہین کچھ دیر انتظار کیا کہ کچھ منہہ سے بہوٹین گے۔ مگر دہان تو دم نکل گیا تھا۔ سانپ نے سونگھ لیا تھا۔ صدائے برنخاست کا مضمون رہا۔ خموشی نے ایسا سُرمہ کھلایا۔ کہ جناب معلےٰ القاب مُنھ سے بُولے نہ سر سے کھیلے آخر اُنھون نے چُٹکلا چھوڑا کہئے جناب آج تو آپ تیار ہونگے۔

مُلّان۔ کس کام کے لئے۔

اختر۔ بس بس جناب معلوم ہوا کہ دلکو لگی ہوئی نہین ہے ورنہ کیا یون پوچھتے۔

مُلّان۔ اہا۔ دوست اختر حسین ہین۔ کیا نام کہ معاف فرمایئے اِسوقت آپ کی جناب مین گستاخی تو ضرور ہو گی۔ مگر منھ پر آئی ہوئی بات کا روکنا کیا بندہ تو کیا نام کہ آپ جانتے ہین صاف گو ہے۔ لگی لپٹی رکھنے کی آیا کہ عادت ہی نہین بات یہ ہے کہ اسوقت آپ نے رقیب ثانی کا کام دیا میرے اوپر صریحًا ظلم کیا۔

اختر۔ آخر یہ کیون۔ خیر تو ہے۔ ناگوار ہوا تو اب چلا جاؤن۔

مُلّان۔ کیا نام کہ اب جانا فضول۔ محفلِ نکاح درہم برہم ہو گئی۔ قاضی صاحب رخصت ہوے۔ اہل محفل اپنے اپنے گھر گئے اب کیا جایئے گا بس بیٹھئے۔

مجلس نکاح کو سُنکر اختر حسین بہت سٹ پٹائے۔ وہی بات ہے کہ باغبان کو ٹپکے کا ڈر قاضی کو شہر کا اندیشہ۔ اِسواسطے انھین بھی خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہو ملان نے ادپر ہی ادپر مزے لوٹے ہون۔ ہم درمیان والے بیکار وظیفے اُڑاتے رہین اور یہ اپنا کام بنا لین نکاح کا قصہ دریافت کیا کسکا نکاح تھا قاضی کون تھا منکوحہ

کون تھین - بارات کہان سے آئی تھی -

کچھ سوچکر ملّان چپ ہورہے - شاید پردہ داری مین کوئی مصلحت ہوگی ؎

	نہ کھولی آنکھ وقتِ نزع بیمارِ محبت نے کسیکا پردہ رکھنا تھا کوئی آنکھون مین پنہان تھا	

مگر اختر حسین بھی ایسے نہ تھے کہ صحیح صحیح حال نہ دریافت کرتے اور ایک ضروری بات کو ملان جیسے ہلکے پیٹ والے کو ہضم کرلینے دیتے - لہذا انسو جوڑ چلے - ہزار چالین چلین بیسون پچاسون چکمے دئے مگر ملّان سے یہ ضرور کہلوالیا - کہ اسوقت تمھارا آنا غضب ڈھا گیا کیونکہ اسوقت شیخ چلی ایک پیسہ کی اُجرت پر ایک تیلی کا تیل کا گھڑا سر پر اُٹھائے ہوے انڈے کے بچہ نکلوانے سے بڑے آدمی بنکر اپنے مکان پر (جو ابھی ابھی تعمیر ہوا ہے) بیٹھکر اپنے لڑکے کو بڑا بھلا کہہ رہے تھے لڑکا کمبخت ایک پیسہ کے لیے مچل رہا تھا اور شیخ صاحب عالم خفگی مین گردن کو جھٹکا دیکر کہتے تھے کہ (دھت) مصیبت یہ ہوئی اُدہر تو غصّہ مین گردن ہلی اِدہر تیلی کے گھڑے نے رخصت کی اجازت چاہی اور بخوشی بلندی سے جانب پستی آپہونچا - ایسا مزے دار قصّہ سنکر وہ کون سا شخص ہے جسے ہنسی نہ آئے - علی ہذا القیاس اختر حسین بھی خوب ہنستے رہے جب ذرا بات بدل چلی تو پھر بولے کہ کہئے استخارہ کے لئے آپ کا کیا ارادہ ہے -

ملّان - لاحول ولا - کیا تم شاطر عیّار کو بھیجا گیا تھا کہ کچھ سامان لائے - مگر وہ ابتک نہین پلٹا بڑا منحوس ہے قطعی آوارہ مزاج ہے - کیا تم کہ اچھی طرح سمجھا دیا تھا کہ یہ معاملہ دیر کا نہین ہے - مگر اس کمبخت نے اسکی کچھ بھی پروا نہین کی -

	خوئے بد در طبیعتے کہ نشست نرود جز بوقتِ مرگ از دست	

اختر حسین خیر بہرحال اگر آپ کو یہ کام کرنا ہے تو آپ کپڑے وغیرہ بدلیے مین جاکر شاطر عیار کو بلا لاؤن - اُٹھئے بس اب آپ جلد غسل کیجئے -

یہ کہکر اختر بتلاش شاطر عیّار رخصت ہوے - یہ مثل تو شاید پہلے ہی سے سُنی سُنائی ہوئی تھی - کہ

گدھا قاضی کی قبر پر ملتا ہے۔ لہذا بے تکلف سمجھ گئے کہ شاطر عیار بھی اِسوقت چنڈو خانہ کے سواے دوسری جگھہ نہین مل سکتے۔ ادہر جی مین یہ خیال آیا۔ اُدہر ناک کی سیدھ باندھے شاطر عیار کے مزار پر پہونچے۔ وہ پہلے ہی سے انٹا چت ہوئے پڑے تھے۔ ٹھوکر کے سوائے اب آنکھ کھلنا محال تھا چنانچہ اختر حسین نے معمولی طریقہ سے بہت کچھ جگایا۔ مگر اونہہ کے سوائے اور کوئی جواب نہ پایا۔ خواہ مخواہ اِنھین بھی غصہ آیا۔ اِدہر چوتڑون پر ایک ٹھوکر ماری اُدہر منھ پر ایک لپڑ رسید کردیا۔ تب ذرا میان شاطر عیار کی عقل ٹھکانے لگی ایندتے ہوے اُٹھے۔

اختر حسین۔ شاطر عیار تم واللہ بڑے آوارہ مزاج۔ اور بے پرواہ آدمی ہو۔ دیکھو تمھین کس کام کے لیے بھیجا گیا تھا۔ اور تم ہو کہ مزے سے یہان لوٹ لگا رہے ہو۔

شاطر عیار اِن باتونکا سوائے شرمندگی کے اور جواب ہی کیا دیسکتے تھے۔ ملان ہوتے تو ہزار چال چلتے۔ اونہین راہ پر لاکر ٹھنڈا کردیتے۔ مگر یہان جوڑ برابر کا تھا۔ جیسے یہ خود تھے ایسے ہی اختر حسین بھی تھے۔ مگر اِسپر بھی انھون نے بہت کچھ باتین بنائین۔ نامقبول ہونے پر۔ بمصداق الخاموشی نیم رضا۔ گردن جھکاکر ساتھ ہولئے۔ مگر یہ پہلے کہدیا کہ اب میرے پاس کوڑی کفن کے لئے بھی باقی نہین مین کچھ خرید نہین سکتا اوسکی فکر آپ کر لیجئے۔

مطلب کے وقت گدھے کو باپ بنانا پڑتا ہے۔ اختر حسین کو بھی مجبوراً ماننا پڑا اور دل مین خیال آیا کہ یہ ہمارا رازدار ہے۔ اور یہ پہلے ہی سے مشہور ہے کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھاوے اگر اسکا کہنا نہ مانے تو یقین ہے یہ بھی ہماری دُرگت بنادے گا ایک ایک کرکے تمام داستان ملان کو سنادیگا۔ کہا کہ اچھا بازار تو چلو۔ دیکھا جائے گا۔ شاطر بھی بخوشی ساتھ ہوئے۔ بازار آئے پنساری کی دوکانپر پہونچے تمام ضروری سامان خریدا۔ عطر۔ لوبان۔ کافور۔ سیاہ مرچین۔ یہ وہ آٹ سٹ۔ سب کچھ خریدلیا پلٹ کر پیر مغان کے پاس پہونچے۔ اتنا شاطر عیار کے حق مین اب بھی اچھا ہوا کہ اختر حسین کی شفاعت سے ملان نے اُسے کچھ نہ کہا دوسرے یہ کہ شاطر نے بھی

جو کچھ عذر کیے وہ کچھ معقول تھے - اگر معقول بھی نہ تھے تب بھی مُلّان کے لئے کافی تھے -

اُنیسوان قہقہہ ۱۹

اختر حسین رخصت ہو گئے - مُلّا جی شاطر عیّار پر کچھ حد سے زیادہ خفا ہوے - مگر لڑائی کا نتیجہ وہی نکلا جو ہمیشہ نکلتا تھا - یعنی ٹائین ٹائین فش - آخر پھر صلح ہو گئی ؎

	پھر وہی ہم ہین وہی آہ و بکا پھر وہی صحرا وہی کُہسار ہے	

یعنی کچھ دیر تھرمامیٹر بھبٹار ہا - غصّہ کا انجن تیزی کے ساتھ اپنا کام کرتا رہا - مگر پھر خود بخود ہوا پلٹی اور دم بھر مین باد صبا کا کام دینے لگی - شاطر سے میٹھی میٹھی باتین ہونے لگین بیٹا شاطر عیّار دیکھو عامل مشرق اب حجرہ مغرب مین عمل سورۂ والليل پڑھنے کیواسطے جانا چاہتا ہے اب ہمارے پڑہنے کا وقت بھی قریب آپہونچا - کیا تم کہ اگرچہ کام ایسا دشوار ہے کہ جسکا بیان نہین - حد و حساب نہین مگر آیا کہ عاشقی کچھ خالہ جی کا گھر نہین - مُنھ کا نوالہ نہین - دودہ کا نوالہ ہے کہ جسکا اُگلنا اور نگلنا دونون دشوار ہین - اف اچھّا لو دیکھو اب جلد اُٹھو جو کچھ سامان ہے ساتھ لو - مکان بند کرو - جہانگیر کے مقبرہ کا رُخ کر دیکھو اور کچھ نہین صرف اتنا سمجھانا باقی رہگیا ہے کہ یہ معاملہ نازک ہے کیا تم کہ کارے دارد دالا حساب ہے وظیفہ ہے - اِسکا لوٹ جانا بالکل ممکن ہے - قطعی قرین قیاس ہے - کیا تم کہ اگر اتفاق سے کوئی وقوعہ پیش آئے - تو کچھ نہ کچھ ہماری امداد ضرور کرنا - بے ہوش ہو جائین تو مُنھ پر پانی کے چھینٹے دیدینا - اتفاق وقت سے موکّل اگر تمھارے بھی سامنے آجائے تو تم کچھ خوف نہ کھانا - کیا تم کہ ہم تو غرضمند آدمی ہین ایک دفعہ تو اُسکی سختی کو بھی جھیل جائین گے - مگر تمھاری بلا کو کیا غرض پڑی ہوئی ہے کہ تم اُسکے دام فریب مین آؤ - تمکو ضرور ڈنڈے سے مقابلہ کرنا چاہیے

پھر جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا۔
شاطر عیّار - بندہ سب طرح مستعد ہے مگر جھوڑ ڈر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب جھوڑ کو وہ جیر (زیر) کرے گا تو ہماری کیا اصل ہے۔
ملّان - کیا تم کہ تم بھی بڑے بزدل ہو۔ ارے مین تو اس خیال سے کہتا ہون کہ شاید دھوکہ مین وہ کوئی کارروائی کر جائے۔ اور آیا کہ اگر ہم نے اُسکو دیکھ لیا۔ تو پھر تو اُسکی مجال کیا ہے جو وہ ہمارے سامنے چون بھی کر سکے۔ یاد رکھنا کہ دو ٹکڑے کر ڈالونگا۔
ملّان کی یہ حالت تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ جب تک زبان مبارک پر لگام رہتا تھا اسوقت تو خیر بے بس تھے مگر جب خاموشی کا لگام اُس سے اُتر جاتا تھا پھر تم اسکا بگڑے ہوئے گھوڑے کی طرح قابو مین آنا ذرا امر محال تھا۔ اسیطرح اسوقت بھی خوب خوب جھک مارے۔ کبھی اپنے زور و طاقت کی تعریف۔ کبھی موکل کو کوسنے اور گالیان۔ کبھی شاطر عیّار کی بزدلی پر نفرین۔ کبھی اختر حسین کے استخارہ کے جھگڑے مین ڈالنے سے ناراضی۔ غرضکہ کوئی بات نہ تھی جو نہ کی۔ اور کوئی آرزو نہ تھی جو پوری نہوئی۔ اور کوئی شان حماقت ایسی نہ تھی جو وقوع مین نہ آئی۔ مگر مثل ہے آدمی نہ مرے نہ مرے بوڑھا ہو کر تو ضرور مرے۔ آخر کبھی کبھی تو انہین بھی خاموش ہونا ہی تھا۔ آخر ہوے۔ اور معہ شاطر عیار (جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو) کا ورد کرتے ہوئے چپ چپاتے مقبرۂ ہمایون کو چلے۔ راستہ مین اگر کسی شامت زدہ نے ٹوک بھی دیا تو جواب مین بہت کھری کھری باتین سُننی پڑین۔
تمھین کیا غرض جی اپنا دل ہے جہان چاہتا ہے جاتے ہین۔ آخر تم ہو کون۔ ہمسے کوئی واسطہ نہین غرض نہین پھر فضول کیون پوچھتے ہو۔
ڈر کے مارے اگرچہ قدم اُٹھتے نہ تھے۔ بلکہ ایک ایک پاؤن سَو سَو من کا ہو رہا تھا۔ مگر چلتے چلتے آخر مقبرہ کی صورت دکھائی دی۔
ویران مقام۔ رات کا وقت۔ اندھیری رات۔ برسات کا موسم۔ چارون طرف

سناٹا۔ بھیانک سین۔ جدہر نظر اُٹھایئے قبرین ہی قبرین توبہ ہی، توبہ۔ مگر ملّان بہادر یا بے بہادر کیا کرین بندھا خوب مار کھاتا ہے۔ غرض سے مجبور تھے۔ خوف تو انہین بھی بہت کچھ معلوم ہو رہا تھا (اور نہ ہونے کی کوئی وجہ نہین۔ ایسے مقام پر شیرون اور نہنگون کا اگر جگر کانپ جائے تو عجب نہین) مگر یہ پڑھ پڑھکر دل کو ڈہارس۔ یا طبیعت کے ٹٹو کو پوئی دے رہے تھے کہ

عشق ازین بسیار کردست و کند

مگر ماتھا برابر ٹھنک رہا تھا۔ بائین آنکھ اُسیطرح پھڑکتی تھی۔ دروازہ پر کھڑے تھے نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔ اندر جانے کو جی نہ چاہتا تھا۔ بھاگنے کی ہمت نہ تھی غرض ہزار ٹہکاریان دی گئین تب طبیعت کا ٹٹو ذرا سنبھلا ایک قدم اُٹھایا دروازہ پر رکھا۔ مگر بدقسمتی اور شامت اعمال کا علاج کیا۔ اِدہر انہون نے دبی دبی آواز پھولی ہوئی سانس سے۔ بسم اللہ کی برکت کہکر اپنا قدم اُٹھایا۔ اُدھر شاطر بولا (حجور حجور)

ملّان۔ ہان ہان۔ کہو کہو۔ جلد کہو۔ ہون۔ جاگتا ہون۔

شاطر عیّار۔ میرا پیشاب نکلا جاتا ہے۔

ملّان۔ کمبخت نابکار۔ مردود خبیث۔ یہین آکر پیشاب لگا۔ لگاؤن ایک ڈنڈا

شاطر عیّار۔ اگر آپ نے ڈنڈا مارا تو پھر روکے سے بھی نہ رُکے گا۔

ملّان۔ آخر گھر سے پیشاب کرکے کیون نہ چلا تھا۔ نابکار۔ یہ مقدّس جگہ اور پیشاب

شاطر عیّار۔ گھر تو فارگ (فارغ) ہو گیا تھا۔ یہ تو دوسری بار ضرورت پڑی

ملّان۔ کیا تم کو کیون ضرورت پڑی۔ کیا کوئی سلس البول کی بیماری ہے۔

شاطر عیّار۔ نہین کچھ نہین۔ صرف یہان کی صورتین دیکھکر نکلا پڑتا ہے۔

یہ کہنا غضب ہو گیا۔ مُلّان کا ورم یہان کا یہان رہگیا۔ وظیفہ بھول بھال گئے۔ چارون طرف سے مُردون کی شکلین نظر آنی شروع ہوئین۔ کوئی دانت نکالے کھڑا ہے۔ کوئی نیلا تہمد باندھے کھڑا نسیم چھیڑ رہا ہے۔ کوئی سبز عمامہ لمبا چوغا

پیتا ہو عصا لئے ٹہلتا ہے کوئی اور نہین تو ننگا ناچ رہا ہے کسی کو فرشتے عذاب کر رہے ہین کسی
کی قبر مین منکر نکیر کھڑے ہوے سوال وجواب کر رہے ہین۔ کسی کے سر پر سینگ
اُگے ہوے ہین دنیا سے نرالی شکل بنا رکھی ہے۔ کوئی شہید ہین خونی کفن پہنے ہوے
ہین اور بدن سے برابر خون بہ رہا ہے ملان سے کچھ کہنا چاہتے ہین۔ غرضکہ جسطرف
کو نظر اُٹھ گئی یہی سمان نظر آیا۔ ڈرے۔ اور بُری طرح ڈرے۔ ایسے کہ آنکھین بند
کر لین مگر افسوس کہ مُردے اب بھی بلائے بے درمان کی طرح پیچھے پڑے ہوے ہین۔
برابر دکھائی دیتے ہین۔ مگر یہانتک خیریت تھی اب نیا ستم ہوا۔ کمبخت شاطر عیّار کی
زبان سے کچھ اور بھی دل ہلا دینے والے فقرے نکلے۔

اُف مار لیا۔ لینا۔ ہائے ہائے کھا لیا۔ ارے مین نے کیا کیا ہے۔ ہائے ہائے
اللہ۔ محمدؐ۔ یا رسول اللہ

ملّان سمجھے مردون کی دست درازی شروع ہوگئی۔ اب جان کی خیر نہین۔
جلدی مین کوئی اور تدبیر نہ سوجھی عصائے مبارک کو گھمانے لگے۔ زبان سے
یہ برابر کہتے گئے۔ اِدہر نہین اوہر نہین۔ مین شاطر عیّار نہین مین زا غلول۔
زا غلول۔ مجھے کوئی مطلب نہین۔ ای ای ای۔ مُلّان کی زبان تُتلا رہی
تھی غش کھا کر گرنے والے تھے کہ شاطر عیّار کو ہنسی آئی۔ اور ہنسی بھی ایسی
کہ مُلّان کو کامل یقین ہو گیا کہ بس ضرور جان جائیگی ممکن نہین کہ اسے آسیب
کا خلل نہو۔

معاذ اللہ۔ معاذ اللہ۔ مجھے کیا ضرورت پڑی تھی کہ مین کسی چڑیل پر عاشق ہوا
در اصل میری ہی نادانی ہے۔ اگر دل بھی دیدیا تھا۔ تو استخارہ کی ضرورت
کیا تھی۔ استخارہ بھی کرنا تھا تو یہان کیا آنا پڑا تھا۔ یہ خیال دل مین آئے اور
اکدم پھر کچھ ہمّت بندھی۔ خیال آیا کہ جو کچھ ہوا سو ہوا اب بھی عافیت اسی مین
ہے کہ بیک بینی و دو گوش بھاگ چلو۔ چنانچہ بھاگے اور ایسے بھاگے کہ سر پیر کی
خبر نہ رہی۔ پتّا توڑ۔ بگٹٹ۔ پوئیا۔ رو ہال۔ بھاگے۔ مگر ہائے۔ وہ جان جسکی

برابر دنیا کی کوئی شئے پیاری نہین اب بھی غم و الم سے نہ بچی۔

بعد مردن بھی خیال رُخ قاتل ہو وہی	
جس سے ہم آنکھ چُراتے تھے مقابل ہو وہی	

والا حساب ہوا۔ ایک پتھر نابکار سے ٹھوکر کھائی اور چارون شانے چت زمین پر آرہے
مگر یہ نہ سمجھے کہ یہ شرارت پتھر کی ہے۔ ورنہ جناب فضیلت مآب اسیوقت کوہ وجبال
کو ہزارون سُناتے۔ والجبال اوتادا۔ کی مصلحت بالائے طاق نسیان رکھدی
جاتی اور چشمہ انہار کی روانی کی پروا نہ ہوتی۔ آپ ہوتے اور جمادات کی برائیان۔
مگر اسوقت تو ستی گم تھی خیال پیدا ہوا یہ بھی کسی مُردے کی شرارت ہی۔ اور اگر یہ نہین
ہے تو اسمین کسی طرح کلام نہین ہے کہ کوئی جن بہ تبدیل ہیئت سر راہ آبیٹھا ہے۔
اور ہمسے مذاق کرتا ہے کیا تم کہ عشق دراصل ہے ہی ایسی بری بلا کہ اسمین انسانونکو
چھوڑ جنات تک مذاق اڑاتے ہین۔ کچھ دیر پڑے رہے۔ مگر پھر ولولہ اُٹھا۔ بھولا ہوا
بھگیدن کا مصدر پھر یاد آیا کپڑے جھاڑتے اُٹھے۔ مگر ڈر لگا ہوا تھا کہ ایسا نہو پھر
کوئی کمبخت جنی بناے ہونٹ ہلے پڑھنا شروع کیا۔ یا معشر الجن والانس الخ۔
پھر بھی خوف کم نہوا دوسری آیت کی تلاوت ہوئی۔ افحسبتم انما خلقنا کم عبثا الخ
مگر سہ

بر زبان تسبیح و در دل گاو خر	
این چنین تسبیح کے دارد اثر	

اگر عقیدہ ہو تو سب کچھ ہے۔ ورنہ تمام کلام الٰہی پڑھ جایئے تو کیا ہوتا ہے۔
یہی اُنکا نتیجہ ہوا۔ دل مین اُسی طرح گربڑ مچی رہی۔ معاً خیالات نے پلٹا کھایا۔ فرمانے لگے
بیشک ٹھیک ہے اب سمجھے۔ آجکل کلام اللہ مین بھی تاثیر نہین رہی۔ معاذ اللہ توبہ
توبہ۔ استغفر اللہ۔ لہذا ثابت ہوا کہ اسوقت سوائے (الفرار) کے کام نہین چل سکتا۔
پھر قدم بڑھایا۔ مگر نئی آفت آئی۔ تازہ مصیبت ہوئی۔ کسی نے زور سے کہا۔ السلام علیک
یا ذا غلول ملان کے ہوش وخرد تو پہلے ہی سے سپاٹے کی طرف چلے گئے تھے۔ مگر اس آواز

اِسوقت اور بھی ستم کیا - جلدی مین اور تو کسی طرف ذہن نہ لڑا - یہی خیال پیدا ہو گیا
کہ قابض الارواح - ارمانون کو خاک مین ملانیوالے - عشرتکدہ دنیائے فانی سے لیجانے
والے حضرت عزرائیل آگئے - اور اب کوئی دم جاتا ہے - کہ دَم جاتا ہے - کیانم کہ آخر
دنیا سے جانا تو ضرور ہے مگر ان سے بھی دو دو باتین کر لینی چاہئین - بولے یا ملک الموت
کیون تکلیف کی آخر مجھسے کیا کام - یہ کہا اور منھ پھیر کر اونکی طرف دیکھا - ایکشخص
نیلا تہمد - گیرواکرتا - لمبی ڈاڑھی لگائے ہوئے نظر آیا معًا خیال کو عین الیقین کا درجہ
حاصل ہو گیا -

فرشتہ - انی جئتُ لِقبض الروح الملان الملقب بالزاغلول

ملّان - کیانم کہ عربی بچپن مین پڑھی تھی اب بھول بھال گئے - صاف صاف فصیح اردو
ٹکسالی دلّی کی زبان مین باتین کیجئے اور معقول جواب لیجئے - اور حضت آیا کہ ہم تو غیر زبان
کے قایل ہی نہین - ع فرشتہ بعنی من ربک نے فہم ہین بگوئی کہ غالب بگو خدائی تو کیست +

فرشتہ - خیر - ہم ملّان زاغلول کی قبض روح کے لئے آئے ہین -
یہ الفاظ ایسے سخت لہجہ مین تھے کہ جنھون نے ملّان کو بے موت مار ڈالا - مگر اِسوقت بھی
خیال پیدا ہوا - کہ انسان کو عقل صرف اسی لیے دی گئی ہے کہ وقت پر اُس سے کام لے -
لہٰذا اسوقت ہو سکے تو ملک الموت کو بھی جکما دیدیجئے - لہٰذا ارشاد فرمانے لگے -
آپ ملّان زاغلول کی قبض روح کے واسطے آئے ہین تو پھر ہمسے کیا واسطہ - ہم ملّان
نہین - کیانم کہ زاغلول ہمارا نام نہین اور اگر ہے تو ہوا ہی کرتا ہے - پھر اس سے کیا
دوسرے یہ کہ اگرچہ ہمین حمایت لینے کی ضرورت نہین ہے - تاہم دخل دینا ہی پڑتا
ہے - آخر اگر آپ زاغلول کی روح قبض کرنے کے لیے ہی آئے ہین تو یہ کس قصور پر
اُس نے کیا جرم کیا ہے -

فرشتہ - اونکی عمر پوری ہو چکی - دنیا مین وہ بہت رہ چکے -

ملّان - کیا - عمر پوری ہو چکی - ارے ابھی سے عمر پوری ہو گئی دنیا مین کے دن
رہے ہین - جمعہ جمعہ آٹھ دن - ارے ابھی تو اُس غریب کی کوئی حسرت بھی نہین

نکلی - ارمان بھی پورا نہین ہوا - مگر آنکہ - اگر ملّان گیری - یعنی مسجد مین رہکر لڑکے پڑھانا جرم ہے تو وہ اُس سے کیا نم کہ توبہ کر چکا آیا کہ وہ زمانہ گیا - جب خلیل خان فاختہ اُڑاتے تھے - کیا نم کہ اب وہ کملی ہی نہین رہی جسمین تل نبد ما کرتے تھے -

فرشتہ - جب آپ کا اُن سے کوئی واسطہ نہین تو آپ فضول اونکی وکالت کیون کرتے ہین دوسرے یہ کہ ناغلول ہی آپ کا نام ہے اور زاغلول ہی وہ ہین - مسجد مین آپ بھی نہین رہتے اور وہ بھی - بڈھے آپ بھی اور وہ بھی پھر کیونکر اعتبار آئے کہ آپ وہ نہین ہین - لہذا ہمین آپ ہی کی روح نکالنی ہے - بس لیٹ جائیے -

ملّان - ناحق لیٹ جائیے - کیا نم کہ کچھ دکھائی بھی دیتا ہے - ہم کوئی بیمار نہین کچھ نہین پھر کس جرم پر ہماری روح نکالی جاتی ہے -

فرشتہ - آجکل آپ کے مزاج مین ذرا آوارہ گردی بہت بڑھ گئی ہے - اسواسطے ایسا کیا جاتا ہے اچھا آپ یہان کیون آئے تھے صحیح صحیح حال سُنائیے -

یہ ذرا ٹیڑھی کھیر تھی اسواسطے جناب فضیلت مآب دل ہی دل مین بہت گُھٹے - مگر پھر بھی جان بڑی پیاری ہے - مرنے کا ڈر بُرا ہے - اِسواسطے یہی کہتے بنی کہ ہم آجکل ایک کام ضروری مین پھنسے ہوے ہین اور اِسی واسطے وظیفہ پڑھنے آئے تھے - یہان جنات وغیرہ نے ستانا شروع کیا لہذا ہمین کسی سے کیا فساد کرنا پڑا ہے - مجبوراً اپنے گھر چلے جانے کا ارادہ کر رہے تھے کہ آپ آپہونچے -

فرشتہ - وظیفہ کس قسم کا تھا صاف صاف کہو -

ملّان کیا نم کہ بات یہ ہے - کہ ہم ایک سنگدل سفاک پر عاشق ہین - اور جسطرح ہوتا ہی اوسکی تمام فرمائشین پوری کرتے ہین اب اُس نے کڑدن کی جوڑی کی فرمائش کی تھی اب آپ جانتے ہین کہ روپیہ پیسہ کا معاملہ ذرا نازک ہوتا ہے اسواسطے ذرا استخارہ دیکھنا پڑا - اب آپ فرمائیے آپکی کیا رائے ہے -

فرشتہ - ہم کیا رائے دین ہم تو آپ کی جان لیکر جائینگے -

ملّان - مگر نہ - وہی مرغے کی ایک ٹانگ - ارے بھئی کیا نم کہ کہہ تو دیا ہم وہ زغلول

آپ آنکھ بند کیجئے ہم جائین۔ جبتک آواز نہ آئے تب تک آنکھین نہ کھولنا۔ اور دیکھو یہ ہماری نصیحت ہے کہ ہمیشہ نیکی کرنا۔ آیندہ سے بدی کی طرف کبھی توجہ نکرنا۔

مُلّان ۔ بہت اچھا۔ اب آپ جلد جائیے۔ لیجئے ہم نے آنکھین بھی بند کر لین۔ ادہر آنکھین بند کین۔ اُدہر فرشتہ غائب ہوا اور کچھ دیر پیچھے آواز آگئی کہ اچھا کھولدو انھون نے آنکھین کھولین۔ ذرا جان مین جان آئی حواس ٹھکانے ہوے۔ اب سوچنے لگے کہ استخارہ دیکھین یا نہ دیکھین۔ اُف آج تو بُرے پھنسے تھے۔ مگر یون کہئے کہ بال بال بچ گئے توبہ توبہ بھئی زاغلول کیا نم کہ فرشتے سے عہد کر لیا ہے لہذا اب یہ جھگڑے چھوڑو نیکی پر کمر باندھو۔ چلو گھر چلو یہ سوچکر فوراً چلدئیے اتنے مین کسی نے آواز دی مُلّاجی کہان چلے ٹھہرو۔

اِنہون نے سمجھا تو کچھ اور ٹھٹکا کہ شاید سگ زرد برادر شغال باشد مگر مُنھ پھیر کر جو دیکھا تو اختر حسین آرہے تھے۔ ہاتھ مین ایک لال ٹین لیے ہوے تھے آتے مزاج پوچھا (خیر زندہ ہون) جواب پایا۔ بولے کہ کیا ابتک آپ نے استخارہ نہین دیکھا۔

مُلّان ۔ ہون۔ آپکو استخارہ کی پڑی ہے واللہ یہان اسوقت بال بال بچ گئے ارے بھئی موت کے مُنھ سے نکلا ہون یہ سُنکر اختر حسین ہنسے پوچھا آخر کیا ہوا مُلّان نے تمام قصہ سنایا۔ اور پھر ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ ہم نے عہد کر لیا ہے کہ آیندہ سے بدی کی طرف توجہ نہ کرینگے۔

اختر حسین ۔ لاحول ولا۔ واللہ آپ بھی کیا آدمی ہین۔ ارے دیکھا جائیگا تیس برس کوئی اب رکھے ہین۔ آدمی بوڑھا ہوتا ہے۔ واہ آپ نے بڑا فکر کیا۔

مُلّان پہلے تو بہت کچھ عہد پر اڑے رہے مگر آخر خیال پیدا ہو گیا کہ ہان تیس سال کچھ کم نہین ہین ابھی مدتین پڑی ہین ایسا ہی ہوگا تو اُنتیسوین سال توبہ کر لین گے کیا نم کہ کوئی ابھی توبہ کا دروازہ بند ہو گیا۔ جس کام کے لیے یہانتک تکلیف کی اور کیا نم کہ جسوجہ سے فرشتہ سے سابقہ پڑا وہ کام ضرور کرنا چاہئیے۔ ورنہ لوگ کہین گے کہ بُزدول ہین ڈر گئے۔ مدعا سرحہ یہ کہ تنہائی کا اور معاملہ تھا اِسوقت خیریت سے اختر حسین

ہی نہین ہین - کیا عجب کہ آپ تلاش کیجئے وہ اور کوئی صاحب ہون گے۔

فرشتہ - خیر پھر ہرج کیا ہے۔ اگر آپ وہ نہین ہین تو آپ کی روح کو وہان سے لوٹا دیا جائیگا۔

یہ جواب لاجواب تھا۔ اب تو ملّان کو مفر نہ رہا تھا۔ مجبوراً یہی کہتے بن آئی کہ بھئی خیر جھگڑے سے کچھ فائدہ نہین۔ وہ کوئی اور ہون یا ہم ہون بہر صورت اس نام کے آدمی کو چند روز اور مہلت دو۔ اللہ میان سے کچھ حیلہ حوالہ کر دینا۔

فرشتہ - یہ تو بالکل ناممکن ہے۔ اللہ کبھی دہوکا نہین کھا سکتا۔ اللہ سمیع و بصیر ہے۔ وہ دلون کی باتین جانتا ہے۔ اوسکی جناب مین جھوٹ کا دسترس نہین ہے۔ ایسا کبھی نہ کہنا۔

ملّان - یہ سب کچھ صحیح مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ تو آپ کر ہی سکتے ہین۔

فرشتہ - اچھا کسقدر آپ مہلت چاہتے ہین۔

ملّان - کم سے کم تیس برس۔

فرشتہ - یہ تو بہت ہین۔ مگر اُسروز بھی آپ کی یہی حالت ہو گی اور اسروز بھی آپکا جی معافی مانگنے کو چاہے گا۔ مگر خیر آپ کو یہ چاہیے کہ آئندہ ایسے واہیات باتونکو چھوڑ دو اور اپنے خالق کی یاد مین اپنی زندگی بسر کرو۔

ملّان - بہت اچھا۔ بہت اچھا۔ کیا عجب کہ ایسا ہی ہو گا۔

فرشتہ - اچھا ہمارا حق دلوائیے ہم کم سے کم پچاس روپیہ لینگے۔

ملّان کو حجت کی گنجایش ہی نہ تھی یہ کہکر کہ اسوقت تو نہین مگر گھر آیئے تو آپکو روپیہ دیدیئے جائین گے۔

فرشتہ - اچھا جسروز کوئی ہمارا خط تمھارے پاس پہونچے فوراً اوسی جگہ منی آڈر بھیجدینا ورنہ ہم اوسیدن تمھین دنیا سے لیجائینگے۔ اور اگر وعدہ پورا کیا تو تیس برس تک نہ آئینگے

ملّان - بہت اچھا۔ مگر قبلہ آپ کو روپیہ کی کیا ضرورت ہے۔

فرشتہ - واہ روپیہ کی تو سب جگہ ضرورت ہے۔ اِسی سے خدا ملتا ہے۔ اچھا اب

بھی ساتھ ہین کچھ ایسا ویسا ہوگا تو یہ بھی ساتھ دینگے یہی سوچکر بے تکلّف فرمادیا کہ اچھا چلو
اور چلدیئے مقبرہ کے اوپر کے درجہ مین جا پہونچے ایک کونے مین رومال بچھایا۔ لوبان جلایا
کافور پاس رکھا عطر ملا۔ سب علیحدہ ہوگئے صرف جناب ہی باقی رہ گئے۔ دلمین ڈھکر
پکڑ ضروری ہو رہی تھی مگر برابر گردن ہلائے آنکھین بند کیے ہوے رٹ رہے تھے۔

"ملان کے ہوش گم عقل خراب اے موکل آشتاب میری بات کا دے جواب"

جلد جلد پورا کرنیکی غرض سے بڑی پھرتی کے ساتھ وردکر رہے تھے۔ اتنے مین ایک مہیب
آواز آئی۔ جیسے کہ توپ چھوٹتی ہے۔ ادہر اُس آواز کا آنا اور اُنکے کان کھڑے ہونا
اِدہر اُدہر دیکھنا۔ دلمین یہ خیال پیدا ہونا کہ بس ضرور وظیفہ نے اثر پیدا کیا واہ کیا مجرب
وظیفہ ہے۔ اہاہا سبحان تیری قدرت۔ مگر ساتھ ہی اِسکے جسقدر وظیفہ کے پُراثر اور
سچے ہونے کی خوشی تھی اوسیقدر یہ بھی کھٹکا لگا ہوا تھا کہ بس اب کوئی دم جاتا ہی کہ
مؤکل شمشیر برہنہ آتا ہے۔ خدا جانے کمبخت کی کیسی صورت ہوگی الٰہی عزت آبرو تیرے
ہاتھ ہے اوسکے سامنے کوئی خلاف قاعدہ بات نہ نکل جائے کہین خواہ نخواہ اور
آفت کھڑی ہو مصیبت آئے۔ مگر خیر کچھ بھی ہو کیا غم کہ کچھ بھی ہو پھر بھی عشق بازی
کچھ بُری شے نہین۔ لاکھ روپیہ صرف کرتے۔ ہزار تھیٹر اور بائیسکوپ کے تماشہ مین
جاتے فرشتہ اور مؤکل کو نہ دیکھ سکتے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ سیر عشق ہی کی بدولت نصیب
ہوئی ہے۔ یہ اِسی اُدھیڑ بن مین لگے ہوے تھے اتنے مین زنجیر کی کھنکھناہٹ سنی
سمجھے بس آپہونچا دیکھئے کیونکر بنے۔ کیا گذرے۔ ابھی اچھی طرح انجام پر نظر بھی نہ ڈالنے پائے
تھے کہ سامنے سے ایک قوی ہیکل۔ دڑھیل۔ دیو کا بچہ۔ ننگا۔ صرف ایک لنگوٹی باندھے
ماتھے پر (خدا جھوٹ نہ بلائے) تو کوئی آدھ سیر ٹیکا سیندور ملے۔ دانت
نکالے بھاگتا ہوا سامنے سے آتا دکھائی دیا۔ غضب یہ تھا کہ آہنیہ تیغ تو تھا ہی
ملّان کے سر مبارک کا نشانہ بنانا چاہتا تھا۔ جسے ملان بھی تاڑ گئے جب تک کہ
قریب دس گز کا فاصلہ رہا تب تک تو یہ بھی مستعدانہ بیٹھے رہے برابر وظیفہ پڑھتے
ہے۔ مگر پھر خیال فرمائیے۔ کہ ایک تو مہیب صورت۔ دوسرے جان کا خوف جان بھی

گوہری قیمت کی۔ جیسے ابھی فرشتہ نیکو خصال سے پچاس روپیہ قیمت دیکر
گویا از سر نو خرید کیا تھا۔ بھاگنا پڑتا۔ اور پھر پڑتا۔ اب یہ بات ذرا تصدیق طلب ہے
کہ خوف کیا پیدا ہوا۔ صرف اُسکی صورت نے اُنہین بھاگنے پر مجبور کیا۔ یا پیاری جانکی
خوف نے بہر حال بھاگے ضرور اور بھاگے بھی اُسی انداز سے جیسے فرشتۂ رحمت کے
آگے بھاگے تھے۔ یعنی سر پر پاؤن رکھکر۔
مُصلّا بچھا رہا۔ لوبان جلتا چھوڑا۔ تسبیح وہین پھینکی۔ آپ اُٹھے اور چلے۔ مگر مثل ہے
کہ زبردست مارے اور رونے نہ دے۔ موکل نے آکر ہاتھ پکڑ لیا۔ تلوار اُٹھاکر پوچھا
کہ کیون کہان۔
ملان ۔ حضور لامع النور۔ کیانم کہ بڑی خطا ہوئی کہ آپ کو تکلیف دی۔ کیانم
کہ معاف کیجئے۔ آیا کہ خبر نہ تھی۔ کہ آپ کو آنا پڑے گا۔ معلوم نہ تھا کہ آپ کی ایسی
صورت ہے لوگون نے بہکایا۔ اُبھارا۔
مؤکل ۔ کچھ مطلب نہین۔ ہم تمکو مارینگے قتل کرینگے۔
مُلّان ۔ کیون غریب کے مارنے سے کیا فائدہ۔ للٰلہ۔ بحق رسول اللہ چھوڑ دیجئے
مؤکل ۔ کیون بلایا۔
مُلّان ۔ حضور آپ اور خفا ہو جائینگے تو پھر ہمارا کہین بھی ٹھکانا نہین۔
مؤکل ۔ بتاؤ۔ بتاؤ۔ تمھارا وظیفہ پورا ہو گیا۔ ورنہ مار ڈالتے خیر اب بتاؤ۔
مُلّان ۔ اب میری کوئی خطا نہین ہے۔ کیانم کہ دیکھئے آپ ہی پوچھتے ہین۔ سنئے
حضور بات یہ ہے۔ ایکدن۔ جب کیانم کہ ہم مسجد مین رہا کرتے تھے اُسوقت ایا تکو
بخار چڑھا صبح کو جی چاہا جمنا پر ہوا کھا آئین نکلے ہوے چلے گئے۔ کیانم کہ وہان ایک
پری جمال کو دیکھا۔ دل ہی تو ہے فریفتہ ہو گیا۔ گھر آئے سرد آہین کین یار دوستونکو
خبر ہوئی اُنھون نے تسلی دی۔ ایک نوکر رکھا۔ مسجد چھوڑی۔ کمرہ بازار مین لیا۔
اوسکی فرمائشین سب پوری کین۔ اب کڑون کی جوڑی کی فرمائش ہوئی۔ معاملہ ذرا
نازک تھا لہذا استخارہ دیکھا آپ کو یاد کیا۔ آپ کو تکلیف دی آپ آ گئے۔ ہم معافی

مانگتے ہین۔ دراصل آپ بڑے نیک ہین۔ کیانم کہ آپ کے اخلاق برگزیدہ کی تعریف ہو نہین سکتی۔ اب آپ بتا دیجئے۔ اور کیانم کہ ذرا صحیح صحیح رائے دیجئے۔ کڑون کی جوڑی دیجائے یا نہین۔ اور کیانم کہ اگر آپ کو تکلیف ہو تو نہ بتائیے۔ ہان کیانم کہ ہم بھول گئے تھے آپ اپنا نام تو بتائیے کہ آپ کا نام کیا ہے۔

مؤکل۔ ہمارا نام قلقائیل ہے اچھا بے تکلّف سونے کی جوڑی بھیجدو۔ اور جو کچھ وہ مانگے بے تکلّف اُسے دو۔ اُسکی خواہش سے زیادہ دو تمھاری سچی عاشق ہے۔ نہ دو گے تو ہرگز تمھارے حق مین اچھا نہ ہوگا۔ اتنا کہہ مؤکل ایک طرف کو دم پھڑکاتا ہوا بھاگا مُلّان کے ہوش ٹھکانے آئے مُصلّا اُٹھایا۔ آواز دی۔

میان اختر حسین ہوت۔ بیٹا شاطر عیّار ہوت۔ ارے مان آؤ مردون کی طرح باہر آؤ۔ آؤ سب کام فتح ہے۔

جلد شاطر عیّار اور اختر حسین آئے۔ السلام علیکم۔ کہئے کہئے کیا گذری

ملانجی۔ کیانم کہ گذرتی کیا۔ سب کام فتح۔ وہ جگرداری سے باتین کی ہین کہ میان مؤکلّ بھی ساری عمر یاد رکھینگے کہ کس سے مالا پڑا تھا۔

اختر۔ آخر کہئے تو سہی کیا ہوا۔

ملّان۔ ہوا کیا۔ آئے۔ تلوار ہاتھ مین تھی۔ مارنا چاہتے تھے۔ مگر میری صورت دیکھتے ہی سٹی گم۔ ہوش وحواس غائب۔ بے ہوش ہونے لگے۔ بھاگنے لگے۔ کیانم کہ جب ہم نے دیکھا ڈر گیا۔ اُٹھے ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہا ٹھیرو کہان جاتے ہو۔ کانپنے لگا پوچھا کہنے حضور کیا حکم ہے۔ ہمنے پوچھا کہو کیا رائے ہے کڑونکی بابتہ۔ بولا کہ مین کیا کہہ سکتا ہون جو کچھ حضور کی رائے ہو۔ پھر بھلا جب ہماری منشا پائی گئی تو وہ کب انکار کر سکتا تھا۔ فوراً اُس نے بھی قبول کر لیا۔

اختر حسین اور شاطر عیار کے تو دل کی سی باتین ہو رہی تھین پھر بھلا وہ اسمین کیا کہہ سکتے تھے یہ ہی کہتے رہے کہ اسمین کیا شک ہے۔ آخر کار تینون واپس آئے۔

مکان کھولا اندر بیٹھے۔ ادہر اُدہر کی باتین ہوئین۔ آخر مصرع

پھر وہی کنج قفس پھر وہی صیاد کا گھر
ہوتے ہوتے وہی ذکر آگیا۔ اختر بولے لیجئے اب کام فتح ہوگیا دو باتین کیجئے ایک تو
بازار سے مٹھائی منگوائیے منھ میٹھا کرائیے۔ دوسرے یہ کہ روپیہ دیجئے۔
ملّان۔ کیا نم کہ جلدی کیا ہے دیکھا جائیگا۔
اختر حسین۔ واہ جناب۔ گھونسون مین کیا اُدہار۔ نقدہ وحرمتہ اُدہارہ وفضیحتہ
اگر آپکو اب بھی یقین نہ آیا ہو تو خدا حافظ۔
ملّان۔ کیا نم کہ اختر حسین دیکھو روپیہ تو دیتے ہین۔ مگر اس شرط پر دیتے ہین کہ
کل پرسون مین نکاح ہوجائے۔ ورنہ پھر آیندہ ہم ایک کوڑی نہ دینگے اور یہ روپیہ
واپس لے لینگے۔
اختر حسین۔ بیشک بالکل درست ہے۔ واللہ ہم پھر خود کبھی آپ سے نہ کہینگے
ملّان اچھا لیجئے۔ یہ کہہ صندوق کھولا اُس مین سے روپیہ نکالا۔ اور بسم اللہ
کہکر چار سَو روپیہ اختر حسین کے حوالے کردیئے گئے۔ اب بھلا ملّان کے پاس
بیٹھنے کا انہین کام ہی کیا باقی رہا تھا۔ لہذا اجازت مانگنے لگے۔
ملّان۔ کیا نم کہ دوست یہ ہم چاہتے ہین کہ کل کم سے کم ہمسے اونکی دو دو باتین
ہوجائین۔
اختر۔ اسمین بھی عذر نہین ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ وہ خود بے انتہا محتاط ہے
واللہ وہ یہ ہرگز نہین چاہتی کہ جب تک کوئی شرعی حیلہ نہو آپکے سامنے آئے
لہذا پردہ سے بات چیت ہوگی اور کچھ نہوگا۔
ملّان۔ کیا نم کہ یہ ہمین بھی منظور ہے آہ کیا نم کہ ؎

گھر مرا کاش ترے گھر کے برابر ہوتا
تو نہ آتا تری آواز تو آیا کرتی

اختر حسین رخصت ہوگئے یہ اور ستم کرگئے کہ اپنے ساتھ ہی ہیرامن کو بھی لیگئے
یعنی شاطر عیار بھی اونہین کے ہمراہ تشریف لیگئے۔

بیسواںؔ قہقہہ

شاطر عیّار پکے رنگے سیار تھے اِسواسطے اُنھوں نے میاں اختر حسین سے دست سوال دراز کر دیا کہ ہمارا انعام ہمیں ملنا چاہیئے۔

اختر حسین نے بھی جیب پر ہاتھ ڈالا نہ ڈالنے کی وجہ کیا تھی۔ گھر سے کچھ جاتا تو جی کو لگتا۔ مگر یہاں تو مالِ حرام بود بجاے حرام رفت، کا مضمون تھا۔ کچھ یہ سوچا کچھ یہ خیال پیدا ہوا۔ اونہہ بات ہی کیا ہے روپیہ پیسہ ہاتھ کا میل ہے اِدہر آیا۔ اُدہر گیا۔ ہم اور ملّاں سلامت ہیں تو روپیہ ہے کیا چیز۔ سونے کے انڈے دینے والی مرغی کے دم میں دم ہے تو کیا غم ہے۔ لہذا پانچروپیہ نکالکر شاطر کے ہاتھ پر رکھے۔ مگر اس نے صاف انکار کر دیا۔ کہ میاں یہ بھی دینے کی کیا ضرورت ہے اِس سے تو یہی بہتر ہے نہ دیجئے ہمیں بھی خدا دیگا۔

ملّاں جی کی ناراضی کی تو کچھ بات نہ تھی۔ وہ سو دفعہ خفا ہوتے تو دو گھسے دیکر منا لئے جاتے مگر شاطر عیار کی ناراضگی اختر حسین کے لئے بھی بہت مخدوش تھی۔ اسواسطے یہ جواب دینا پڑا کہ اچھا پھر تم ناراض کیوں ہوتے ہو۔ جو کچھ کہو وہ دوں۔

شاطر عیّار۔ میاں اگر دیتے ہیں تو بیس عـــہ کی رقم دلوائیے۔ جو کچھ معلوم بھی ہو دیتا بھی خوش ہو اور لیتا بھی

مجبوری کا معاملہ تھا آخر اختر حسین مغلوب اور شاطر غالب رہے۔ پانچ چوک بیس عـــہ لیکر ٹلے۔ یہ کہہ لئے دیکھ لئے کہ کوئی کھوٹا تو نہیں ہے۔ ادہر اختر نے بھی کہدیا کہ ہاں اچھی طرح دیکھ لو پھر میں نہ پھیروں گا۔

روپیہ لینے کے بعد شاطر تو وہیں سے کٹ گئے۔ اور کلال کی دکان کا رخ کیا۔

اُدہر اختر حسین صاحب سیدھے اپنے دولت خانہ پر نازل ہوے۔ وہاں پہلے ہی سے دو ایک اِنکے ہم مشرب اِن کے منتظر تھے۔ اِنکے جاتے ہی اکرم آواز بلند ہوئی

کہیئے خیریت ہے۔

اختر۔ خیریت۔ اور سب کام ٹھیک ہے

دوسرا۔ کہو لے آئے۔

اختر۔ اور کیا چھوڑ بھی آتے۔ ارے واللہ ہم جب کوئی بات اُٹھاتے ہین تو پھر اُسے بیکار تھوڑا ہی اُٹھاتے ہین۔ جس بات کا بیڑا اُٹھا لیا۔ پھر ممکن نہین ہے کہ اُسے کر نہ دکھایا ہو۔

اختر۔ ہان یار یہ تو یہ ملک الموت کا کیا قصّہ ہوا۔

دوسرا۔ قصّہ یہ ہوا کہ ہم تم اور رفیق احمد تینون مقبرہ مین تو پہونچ ہی چکے تھے یہ دوسری بات تھی کہ علیحدہ علیحدہ تھے۔ اُدہر رفیق تو موکل کی صورت بنائے چھپ رہے تھے۔ تم خدا جانے کس جگہ تھے مین دروازہ مین ایک جگہ غائب تھا۔ شاطر عیّار کمبخت کو سب قصہ تو پہلے ہی سے معلوم تھا۔ لہذا اُسنے دروازہ پر پہونچکر زاغلول صاحب سے مذاق شروع کیا۔ کمبخت نے کہا کہ مجھے تو ڈر معلوم ہوتا ہے اور پھر لُطف یہ کہ ظالم نے نقل کو اصل کر دکھایا۔ ملّاجی کو بھی مُردے نظر آنے لگے۔ ڈرے اور بھاگے۔ ایسے بھاگے کہ معلوم ہوتا تھا بس اب گھر پہونچکر ہی دم لینگے۔ مین نے دیکھا کہ کام بگڑ چلا۔ بنا بنایا کھیل سب مٹی مین ملا جاتا ہے لہذا مین چکر کاٹ کر اونکے پیچھے سے آیا۔ میرا ارادہ تو یہ تھا کہ انھین سمجھا بجھا کر پھر استخارہ دیکھنے پر آمادہ کر دون۔ مگر مین اُنسے ملا تو انھون نے ملک الموت سمجھا۔ مین نے بھی کہدیا کہ ہان ہم ملک الموت ہین۔ قبض روح کے لئے آئے ہین۔ یہ سُنتے ہی اونکے ہوش اُڑے اِدہر ہم نے دیکھا کہ اس پردہ مین اب کچھ اور کام نکل سکتا ہے۔ لہذا فوراً کہا کہ مجھے اور بھی کام ہین جلد تیار ہو جائیے۔ اُنھون نے بھی بہانے تو خوب کیے۔ مگر بھلا۔ بوڑھی بھیڑ۔ بھیڑیے کو کب چرا سکتی ہے۔ آخر مجبور ہوے۔ کچھ مہلت چاہی۔ آخر ہم نے تیس برس کی اور مہلت دیدی۔ مگر پچاس روپیہ ٹھیرا لئے۔ اور کہدیا کہ جسوقت کوئی خط تمھین ملے فوراً پچاس کا منی آڈر کر دینا۔ ورنہ اوسی روز بندہ موجود ہوگا اور آپ ندارد ہو جائینگے۔

یہ فقرے سُنکر بھلا اختر حسین داد کیوں نہ دیتے۔ پہلے ہی سے قاعدہ چلا آتا ہے کہ چور کا ساتھی گرہ کٹ ہوتا ہے۔ خیر تھوڑی دیر مین یہ بات آئی گئی ہو گئی۔ اب دوسرا ذکر چھڑا۔ حقّہ تجربے پر نوبت پہونچی۔ یہ بھی ہو گیا میان اختر حسین کا حصّہ غالب رہا اور انصافاً ایسا ہی ہونا بھی چاہیئے تھا جسکی محنت زیادہ اُسیکا روپیہ زیادہ۔ اب ذرا وقت زیادہ گذر گیا تھا اور ہر کوئی اپنی اپنی ضرورت سے بھی مجبور تھا کسیکو افیون کی عادت تھی روپیہ پاس آتے ہی چنیا بیگم کی تصویر سامنے آن کھڑی ہوئی۔ کوئی شراب کے دلدادہ تھے اُنھین شیشہ مین لال پری کا نقشہ نظر آیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی دیر پیچھے اب جاتے ہین کہہ کہکر خدا حافظ و ناصر ہے کا معقول اور دل خوش کن جواب پاکر ہر کسی نے اپنا اپنا راستہ لیا۔

۲۱
اکیسوان قہقہہ

دوسرا دن نکلا آفتاب عالمتاب نے اپنا رخ انور دنیا کو دکھایا۔ اختر حسین اُٹھے رات کی پی ہوئی کا کچھ خمار تھا صبح کو تھوڑی سی اور پی لی دردسر کافور ہوا۔ اب دُور کی سوجھی اُٹھے اچکن پہنی کچھ سوچا۔ اور پھر سے۔

علی الصباح چو مردم بکار و بار روند
بلاکشان محبت بکوئے یار روند

کی مصداق کے موافق اپنے مبتلہ حاجات خداوند نعمت کی طرف جلد سے جا پہونچے دہ گوش دروزہ دار برادر اللہ اکبر کیطرح پہلے ہی سے اِن کے منتظر تھے۔ صورت دیکھتے ہی فیمرسی کی شکایت کرنے لگے۔

اختر حسین۔ کیا عرض کرون دنیا کے اشغال کچھ ایسا منہمک کر دیتے ہین کہ اکثر ضروری ضروری کام بھی رہجاتے ہین۔

ملّان۔ خیر ہو گا۔ جانے دیجیئے مطلب کی بات کہیئے۔

اختر حسین۔ جو ارشاد ہو۔

ملان۔ روپیہ پہنچا دیا۔ یا نہین۔

اختر حسین۔ واہ بھلا روپیہ پہونچانے مین اتنی دیر ہوجی جناب اوسیوقت۔ بھلا اِیک کار خیر مین اور دیر توبہ۔ توبہ۔ یہ دیکھئیے خاص اونکی دستخطی رسید موجود ہے۔ یہ کہکر ایک کاغذ جیب سے نکالکر ملّان کے سامنے کیا۔ اُنھون نے بھی بڑے شوق سے پڑھا۔ لکھا تھا کہ آج مین نے اپنے پیارے کے بھیجے ہوئے روپیہ وصول پائے مین بہت خوش ہون اور ہمیشہ اوسکے ہر حکم کی تعمیل کے واسطے تیار ہون اور رہونگی۔ اس عبارت کے علاوہ جنّی خط مین ایک دستخط تھے جو ملّان کیا اگر اونکے قبلہ و کعبہ بھی پڑہنے کے واسطے آتے تو یقینی نہ پڑہے جاتے۔ اُنھون نے بھی غور تو بہت کچھ کیا مگر کام نہ چلا آخر اور سلسلہ چھیڑ دیا کہا کہ کیا یہ واقعی میری پیاری کی لکھی ہوئی تحریر ہے

اختر حسین۔ واللہ واقعی کی بھی ایک ہی ہوئی الیصاحب انعام دلوائیے۔

ملّان۔ انعام کیسا بھئی دنیا مین سب کام اپنے دوستون کی بدولت ہوا کرتے ہین اور ہم تو تمھارے اسقدر ممنون و مشکور ہین کہ واللہ بیان نہین ہوسکتا۔

اختر حسین۔ تو قبلہ خالی خولی مشکوری بے فائدہ ہے اس سے کام چلنا محال ہے کچھ دلوائیے آپنے سنا نہین ہے کہ نقدہ و حرمتہ۔

ملان ہر چند ٹالتے رہے مگر اختر حسین بھلا ایسے کیون تھے کہ ٹالے ٹل جاتے ملّانجی اپنے زعم مین اگرچہ پورے عامل تھے۔ مگر اختر حسین بھی پڑھے جن سے کچھ کم نہ تھے اسواسطے انہین کے ہاتھ میدان رہا۔ دس روپیہ شیرینی کھانے کیلئے لیکر پیچھا چھوڑا۔ اب ملان کچھ اور فرمانے لگے کہ بھئی کیا تم کہ یہ تو سب کچھ ہوچکا۔ ہم دے چکے تم لیچکے مگر یہ تو ٹھیک ہے نہین آخر اب ہمارے کام کی بھی تو بات چیت کرو۔ اب تو انکی یہ ضد بھی پوری ہوچکی طلائی کڑونکی قیمت بھی اُن کے پاس پہونچگئی۔ براہ مہربانی ایک تو آپ آج اونسے ہماری بات چیت کرائیے دوسرے آیا کہ خالی باتون سے کیا تم کہ کام نہین چلتا۔ کل ہی کو عقد نکاح کی تیاری ہوجائے اگر وہ چاہین تو

اتنی ہم اور بھی رعایت کردینگے کہ چپ چپاتے شادی کرنیکو تیار ہین کسی کو کانون کان بھی خبر ہنو گی۔ کچھ ہم سوچین گے کچھ تم تدبیر کرنا پس اونہین یہان نکال لانا اور یہین اس کار خیر سے فراغت کر لینا۔

اختر۔ اُف یہ کتنی بڑی بات ہے اور ہمین اس سے انکار کب ہے جب شرط پوری ہو چکی تو بس اب اسکے ہو جانے مین بھی کچھ تامل نہین ہے۔

اس بات کے تھوڑی دیر بعد اختر حسین تو اپنے گھر کو سدھارے یاران جلسہ مین پہونچے قصۃ سنایا۔ کہ ملّان کا مزاج بیحد جولانیون پر ہے وہ اب اس پر تُلے ہوئے ہین کہ جہان تک ہو نکاح جلد ہو جانا چاہئے بولو کیا تدبیر ہے۔

رفیق۔ اونہہ یہ کونسی ایسی زبردست بات ہے جسکے لئے آپ یون فکرمند ہین ایسے بیوقوف کو تسلی دینا ہی کیا۔ ملّان تو کٹ پتلی ہے جدہر چاہا گھما دیا۔ آج ہی سہی صرف اتنی آپکو تکلیف کرنی پڑے گی ایک زنانہ جوڑا لا دینا پھر دیکھنا کہ مین کیا کرتا ہون۔

اختر۔ واللہ بھئی خوب سوچے۔ مگر۔۔۔

رفیق۔ اونہہ اسکا بھی کچھ غم نہین مین سب دیکھ لونگا۔ بہرحال یہ معلوم ہو گیا کہ آئندہ کو بغیر کچھ کیے ہوئے اونسے ایک کوڑی وصول نہین ہو سکتی۔ اور اگر کچھ تاخیر سے کام لیا تو یہ بھی اندیشہ ہے کہ راز اور کسی پر کُھل جائے۔

اختر حسین۔ ابھی مجھے کچھ زیادہ فکر تو نہین ہے کیونکہ واللہ ایسے ایسے آدمیونکو تو کھڑا کر کے بازار مین بیچ سکتا ہون۔ مدتون تک اس بات کو ٹال سکتا ہون۔

رفیق۔ مگر آپ کو ضرورت کیا جناب کار امروز بفردا مگذار والاحساب ہے۔

اختر۔ خیر اب آپکی یہی رائے ہے تو یونہی سہی۔

اِسکے بعد اِن لوگون مین اسی معاملہ کی بابت اور باتین ہوتی رہین آخر یہی رائے قرار پائی کہ دیر فضول ہے آئی ہوئی دولت کا پھیرنا سراسر حماقت ہے ملّان کا آج ہی نکاح ہو جانا چاہئیے۔ اور نکاح کے بعد اونکے پاس جو کچھ مال ومتاع

ہے وہ سب لے کر راستہ بتا دینا چاہئیے۔ اِس کام کو رفیق احمد صاحب انجام دین

بائیسوان ۲۲ قہقہہ

ادہر یہ طے ہوگیا اُدہر جون ہی اختر حسین گئے ملان کے پاس ایک صاحب تشریف لائے ناظرین اِنہین پہچان لین یہ وہی صاحب ہین جو ایک مرتبہ اور بھی مُلّانکو سمجھا چکے ہین کہ یہ لوگ آپ کو سبز باغ دکھا رہے ہین ذرا سنبھل سنبھل کر کام کیجئے آج پھر آئے آتے ہی سلام علیک ہوئی۔

مُلّان۔ وعلیکم السلام کہئے آج آپنے کیون تکلیف فرمائی۔

خیر خواہ۔ کچھ نہین صرف آپ سے ملنے کو جی چاہا چلا آیا۔ یہ بھی جی مین آیا کہ آپکے معاملہ کی بابت بھی کچھ قصّہ سُن آؤن۔

مُلّان۔ معاملہ کی بابت آپ کیا قصّہ سنینگے کیانم کہ دیکھ لیجئے آسمان کا تھوکا ہوا اپنے ہی حلق مین آتا ہے۔ آپ ہی تو کہتے تھے کہ یہ سب معاملہ جھوٹ ہے اب آج کل مین نکاح ہونیوالا ہے یہ بھی کہدینا کہ جھوٹ ہے کیانم کہ شاید آپ نے ہمین نادان سمجھا تھا کہ جو زبان پر آیا بے تکلّف کہہ گذرے۔ ایصاحب ہم نے بھی دنیا دیکھی ہے۔

خیر خواہ۔ ملاجی واللہ آپ کی حالت پر مجھے ترس آتا ہے اور وہ بھی صرف اِسوجہ سے کہ آپ نے میرے لڑکے کو قرآن شریف پڑھایا ہے آپ کا میرے اوپر حق ہے۔ مین پھر آپ سے کہتا ہون کہ آپ بدمعاشون کے پنجہ مین پھنسے ہوے ہین یہ لوگ آپکو تباہ کر دینگے۔ مین ساتھ ہی وعدہ کرتا ہون کہ اگر آپ باز آجائین تو جسقدر روپیہ یہ آپ سے لیچکے ہین مین واپس دلا دون گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ آپ اِن حرکتون کو چھوڑ دیجئے۔

مُلّان۔ واہ جناب واہ ساری رات روئے اور ایک ہی مرا۔ بلکہ ایک بھی نہ مرا

کیا تم کہ آپ کو تمام حال سُنا دیا اور یقین ہی نہین آتا۔ خیر آیا کہ اگر آپ نے ہمکو ایسا ہی بیوقوف سمجھ رکھا ہے تو جانے دیجئے ہم نادان سہی آپ عقلمند۔ آئندہ اگر آپکو ہمارے پاس آنا ہے تو اس قسم کا ذکر ہی نہ کیجئے ہم نہین چاہتے کہ آپ جیسے کودن اور نافہمون کے ساتھ اپنا دماغ خالی کرین۔

خیر خواہ۔ ملا جی ہمارا کچھ نہین بگڑتا ہے مال جاتا ہے تو آپ کا دولت جاتی ہے تو آپ کی ہمین کچھ غرض نہین ہے مگر پھر کہتے ہین۔ کہ ؎

اے ذوق وقت رونیکے رکھہ لے جگر پہ ہاتھ
ورنہ جگر کو روئیگا تو دھر کے سر پہ ہاتھ

ہم صرف سمجھاتے ہین اگر آپ اس سے ناخوش ہین تو آئندہ ہم کچھ نہ کہینگے۔ مگر ہان آپکو یہ جتا دینگے کہ کسیوقت ہم نے آپکو سمجھایا تھا۔ اور آپ نہ مانتے تھے۔

ملا ان۔ خیر یونہی سہی۔ اور جو مراد پوری ہوگئی اور انشاء اللہ وہ آجکل مین ہونیوالی ہے تو مزے بھی تو ہم اُٹھاینگے۔

اُنکے خیر خواہ اُسیوقت اُٹھے ہوئے چلے گئے۔ جانیکے بعد ملا ان نے حسب معمول بہت سی گالیان دین کہ سمجھانے آجاتے ہین اور یہ سمجھتے نہین کہ بھینس کی دُم کسطرف ہوتی ہے یہ اسی طرح بڑبڑا رہے تھے اتنے مین شاطر عیّار آپہونچے۔ بیٹھ گئے ادہر اُدہر کی باتون کے بعد کہنے لگے کہ آج میرا بھی انعام دلوائیے۔

ملا ان۔ کیا تم کہ انعام کیسا۔

شاطر۔ شادی ہونیوالی ہے بیگم صاحبہ آنیوالی ہین

ملا ان۔ بیٹا کیا تم کہ جلدی کیا ہے جب شادی ہو جائیگی تو تمکو کیا محروم چھوڑ دیا جائیگا۔ آخر اور وںکو حق دیا جائیگا تو تمکو نہ ملنے کا کیا سبب ہے۔

شاطر۔ جب سامان ہوتا جاتا ہے تو پھر ہمارا حق ملنے مین۔

ملا ان ابھی کچھ جواب معقول دینے نہ پائے تھے کہ اختر حسین آپہونچے اور شاطر عیّار کے ملا زاغلول کا راگ ختم ہوا۔ ملا ان اپنا دوسری راگنی الاپنے لگے۔ پہلے ایک غمخوار کے

آنے اور اُسکے سمجھانے کا قصہ بیان کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ ہم ایسے ایسے بیوقوفون کی بات پر کان نہین دھرتے ہین۔ اچھا نکاح کا کیا ارادہ ہے۔

اختر حسین۔ سب معاملہ ٹھیک ہی صرف اتنی کسر باقی ہے کہ آج قریب قریب ایکسو روپیہ کا اور خرچ ہے۔

مُلّان۔ اب خرچ کی کیا ضرورت ہی۔ کیا ہمیشہ خرچ کی ہی ضرورت ہوتی رہیگی۔

اختر حسین۔ تو کیا آپ نے یہ سمجھ لیا ہے کہ شادی مفت مین ہوجائیگی۔ جناب والا سیکڑون طرح کے خرچ ہوتے ہین۔ شادی بیاہ مین تو خرچ ہی خرچ ہے۔

مُلّان۔ خیر یہ بھی دیکھا جائیگا۔ مگر ویسے معاملہ تو سب ٹھیک ہے۔

اختر حسین۔ جناب واللہ آپ کیلئے سخت دقتون اور مصیبتون کا سامنا کرنا پڑا ہے تب جاکر کہین معاملہ روبراہ آیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ کیا کرینگے مین تو جب سے گیا ہون اسی کام مین مصروف رہا ہون ہزار حیلے اور بہانون سے اُسے اُسکے مکان سے نکالکر اپنے مکان پر لایا ہون۔ اب شام ہوجائے تو چلئے نکاح ہوجائیگا۔ مگر بہتر یہ ہے کہ معاملہ بس آپس کے لوگون تک محدود رہے۔ غیر کو کانون کان خبر بھی نہو کیونکہ سیکڑون اندیشے ہین۔ اولاد کی محبت جیسی کچھ ہر شخص کو ہوتی ہے اُس سے تو آپ واقف ہین بہت ممکن ہے کہ اُنھون نے اُسکی تلاش مین آدمی دوڑا دیئے ہون۔ تھانہ مین رپورٹ لکھائی ہو ڈر ہے کہ عین وقت پر کام نہ بگڑ جائے اور خدانخواستہ آپکے دشمنون پر کوئی آفت آئے اجی یون تو ہم سب نیازمند ہر وقت آپکی مدد اور حمایت کے لیے کمربستہ ہین مجال ہے کہ کوئی آپ کو آنکھ بھر کر دیکھ بھی سکے مگر زمانہ ذرا نازک ہے آدمی آجکل سوچتا کچھ ہے اور کچھ ہوجاتا ہے۔

مُلّان۔ ہان کیا کہنا کہ احتیاط شرط ہے اور ویسے تو ماشاءاللہ ہم کسی سے دبنے والے نہین۔ آپ نے ہماری مردانگی کے جوہر ابھی دیکھے کہان ہین۔ صرف یہ دو تین واقعے ہوئے ہین سو اُن مین ہم غالب رہے ہین۔ ایک تو وہی شاطر عیار نے ایکسا گڑھے مین غلطی سے پہونچا دیا تھا۔ وہان دو جوانان تہمتن سے مقابلہ اور مجادلہ ہوا لفضلہ تعالیٰ

ہمین کو فتح نصیب ہوئی دوسرے پھر سپاہی نے بھی کچھ کم زیادتیان نہین کین
وہان بھی بندہ نے دب کر بات نہین کی۔ تیسرے ہوٹل مین اول تو انکے بھائی صاحب
ہم سے لڑنے کے واسطے تیار ہوئے اُنھین ٹھیک بنایا۔ دوسرے پھر مالک ہوٹل
سے جو کشتی ہوئی اُنھین تو خوب خوب سمجھا دیا غرض خدا کے فضل سے ہم نے آجتک
کہین نیچا نہین دیکھا۔ اب بھی جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا ہم ہر طرح تیار ہین۔
اختر۔ خیر یہ سب باتین تو ہمین معلوم ہین۔ واللہ ملا جی آپکو رستم سے زیادہ سمجھتا ہون
اور فی الواقع آپ اُس سے کچھ کم نہین ہین۔ مگر اب بغیر روپیہ کے تو کام چلنا محال
ہے روپیہ دلوائیے مین جاکر کچھ انتظام کرون۔ آخر کھانا وغیرہ تو ضرور پکے گا۔ ولیمہ
ہوگا۔ ولیمہ کی دعوت نہ بھی اب جو لوگ صبح سے پریشان پھر رہے ہین اُنھین
اب شام کو یہ تو ہو نہین سکتا کہ نکاح کے بعد کہہ دیا جائے کہ اپنے اپنے گھر جائین۔
ملّان اگرچہ روپیہ دینے کو ویسے تو راضی نہ تھے مگر غرض ہر آدمی کو مجبور کر دیتی ہے
دوسرے غرض بھی ایسی غرض کہ جسمین جان تک کی پروا نہین کی گئی تھی پھر بھلا
روپیہ تو چیز ہی کیا ہے اُٹھے ادہر اُدہر سے کنجی ٹٹولکر نکالی۔ اِن کے لیے ساہوکار
یا خداوند نعمت وہی دو ایک صندوق تھے۔ کھولے اور بغیر کسی وعدہ ادائیگی کے
روپے لے لئے پچاس گنے۔ لاکر اختر کے ہاتھ مین دیئے اور کہدیا کہ اسوقت ان سے
کام چلاؤ یہ ختم ہو جائینگے تو پھر دیکھا جائے گا اختر حسین نے یہ مقولہ پہلے ہی سن رکھا تھا
کہ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست۔ یا۔ آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجئے۔ لہذا خیر
اگر اسوقت آپکو کچھ مجبوری ہے تو پھر سہی کہکر ہاتھ بڑھایا اور روپیہ لے لیا۔ اب
ٹھہرنا قریب قریب فضول سمجھا لہذا کہنے لگے۔ کہ کام بہت ہے وقت کم ہے اسواسطے
بندہ تو اب رخصت ہوتا ہے علاوہ اور کامون کے سب مین بڑا کام یہ ہے کہ دلہن
کے واسطے بھی لباس عروسی کی فکر کرنا ہے اسیوقت اس پانچ آدمیون پر
کام ڈالدیا جائیگا تب کہین شام تک کچھ ہو سکیگا۔ آپ بھی پوشاک وغیرہ تبدیل
کر لیجئے۔ اور شام تک بالکل لیس ہو جائیے۔

اختر حسین یہ کہکر گھر کو سدھارے وہان جو کچھ ہوا ہو یا اُنھون نے جو کچھ کیا ہو اس سے قطع نظر کر کے ملاجی کا حال لکھتے ہین۔ اُنکے جاتے ہی شاطر عیار کو بلایا۔ کہا بیٹا کپڑونکا صندوق باہر نکالو۔ دیکھو خدا نے یہ مبارک دن دکھایا۔ تمھاری اور ہماری آرزو پوری ہوئی۔ تمھارے انعام کا وقت بھی قریب آگیا۔ شاطر عیار نے صندوق نکالا۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی عرض کر دی کہ آپ تو اچھے کپڑے پہنکر نوشاہ بن جائینگے مگر ہمارے پاس تو سوائے اِن کپڑون کے ایک کترّہ بھی باقی نہین کہ بدل سکین۔ بس اور کیا ہوگا۔ ہم نکاح کی مجلس مین شریک ہی نہ ہونگے۔ ورنہ لوگ کہینگے لو آقا کی تو یہ کیفیت ہے کہ زرق برق بیٹھے ہین۔ اور کم بخت نوکر کی یہ بُری گت بنی ہوئی ہے اور نوکر بھی کیسا نوکر جسکو نوشہ نے اپنی زبان سے بیٹا بھی کہہ لیا ہے۔ پھر بھلا بتایئے میری اور آپکی آبرو پر پانی نہ پھرے گا تو اور کیا ہوگا اس سے بہتر ہے کہ مین نہ جاؤن ملان نے یہ تقریر سنی۔ کچھ دیر سکتہ کا عالم رہا۔ اِدھر شاطر سمجھا کہ بس اب کیا ہے میدان مار لیا۔ الخاموشی نیم رضا۔ اُدھر ملان خواب خرگوش سے چونکے۔ اور کہنے لگے کہ واقعی بیٹا تم خوب سوچے۔ اگر تم بھی آج عمدہ لباس پہنے ہوے نہوگے تو بُرا ہے۔

شاطر۔ ان سب باتون کے علاوہ ایک اور بات ہے جو اسوقت تک تو مین نے عرض نہین کی ہے۔ اگر میری شکستہ حالی کی دُلہن کو خبر ہو گئی تو اور غضب ہوگا وہ عورت ہے ناقص العقل ہے فوراً یہ سمجھ جائیگی۔ کہ بس اُنھون نے تو مانگے ہوے کپڑے پہن رکھے ہین ورنہ کیا معنی کہ نوکر اور نوکر بھی وہ نوکر جو بیٹے کا بھی خطاب پاچکا ہے آج کے دن بھی پوشاک سے محروم ہے۔ میرا تو یہی خیال ہے کہ اگر یہ بات اُنکے جی مین بیٹھ گئی تو بس بنا بنایا تمام کام بگڑ جائیگا۔

ملان۔ کیا تم کہ تم نے ہمکو کیا نادان سمجھ رکھا ہے۔ واللہ ہم نے بھی تمام فراز و نشیب کی باتین سوچ لی ہین۔ خیر لو یہ کپڑے تم پہنو۔ ہم ایسا کام کیوں کرنے لگے ہین جو مذاق اُڑے۔ یہ کہکر ایک عمدہ قمیص اور رومالی پاجامہ وغیرہ نکالکر شاطر کے

حوالہ کیا - ادھر دونون نے اس سے فراغت پائی - اُدھر شام ہونیکو آئی اختر حسین کا بھیجا ہوا ایک آدمی آ پہونچا مّلان قیافہ شناس تو تھے ہی خوب ہ گا کہا کہ کیون بھئی کیا ہمکو بلانے آئے ہو - جواب ملا کہ ہان ذرا جلد چلئے تمام لوگ جمع ہین بس آپ ہی کی دیر ہے - ملان گھبرا کر اُٹھے شاطر عیار کو ساتھ لیا - اور چل کھڑے ہوے -

۲۳
تیئیسوان قہقہہ

دنیا مین صبح اور شام تو بہت سی ہوئین - اور آجتک ہر صورت سے اپنی زندگی بھی بسر کی مگر ایسی شام اسوقت تک نہین ہوئی جیسی اُمیدافزا آج کی شام ہے - مّلان کے دل کو فانوس خیال بنا رکھا ہے - ارمان ایک جاتا ہے ایک آتا ہے - اِدہر تو وصال محبوب کی خوشی اُدہر اولاد نرینہ کی تمنا اُسکے صحیح وارث بننے کی آرزو - انھین مضمون مین گرفتار اپنے رہبر کے ساتھ ساتھ چلے جارہے ہین - اور ہر سَو قدم پر پوچھ لیتے ہین کہ منزل مقصود کتنی دور ہے اور ہر مرتبہ یہ جواب پاکر کہ (چلئے) خاموش ہوجاتے ہین اور کہنے لگتے ہین کہ واللہ بہت دور ہے - آخر ایک جگہ دعا مقبول ہو ہی گئی ایک تنگ و تاریک سا کوچہ آیا - اور رہبر معہ اپنی دونون دُمون کے اسکے اندر گھسا ایک مکان کے دروازہ پر پہونچا - جہان دروازہ پر ایک سُرخ کپڑا جسپر گوٹے سے لکھا گیا تھا کہ خوش آمدید - ٹھہر گیا - شاید آواز سُنکر اختر حسین فوراً نکل آئے - ملان جی کو مبارکباد دی اور یہ شعر پڑھا ؎

اللہ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری
طے ہوئی آجکی منزل مین مسافت میری

مّلان - کیا تم کہ آپ دوستون کی بدولت یہ دن دیکھ لیا ورنہ بھلا کب اُمید تھی - خیر کیا زنانہ مکان یہی ہے اور سب رسوم نکاح وغیرہ یہین ادا ہونگی -

اختر - ہان سب یہین -

ملّان - پھر دیر کیون کی جائے رات زیادہ گزرنیسے نتیجہ کیا - جو کچھ ہوتا ہے وہ جلد ہو جائے ؎

یا درد دل کا دور ہو یا دل کو تاب ہو
قسمت کا جو لکھا ہے الٰہی شتاب ہو

اختر - آپ اندر آئیے - یہ کہہ ملاجی کا ہاتھ پکڑے اندر پہونچے - تنگ و تاریک سا مکان تھا - ایک مختصر سا صحن اُسمین فرش بچھا ہوا - تین چار آدمی موجود تھے ایک چھوٹا سا دالان جسمین پردہ پڑا تھا - ملان جی نے سب سے پہلے دریافت کیا تھا کہ یہان کون ہے - اور جواب مین بتایا گیا تھا کہ حجلۂ عروسی یہی ہے اسواسطے اِنکی آنکھین برابر اُسیطرف لگی ہوئی تھین خواہش دل مضطرب ترقی پر تھی - کاہ و کہربا - آہن و مقناطیس کا سا عالم ہو رہا تھا ایک ایک لمحہ نہایت شاق اور ناگوار گذر رہا تھا لہذا بار بار اختر حسین کے کان مین جُھک کر فرماتے تھے کہ بھئی ذرا جلد نکاح کی اجازت لو - مگر اختر خدا جانے کس مصلحت سے چپ تھے ظاہر او یہ فرماتے تھے کہ کسیکا انتظار ہے - استنے مین دو تین اور آدمی بھی آپہونچے - اور ملاجی کا حلیہ شریف دیکھکر بے ساختہ ہنس دیئے اِدھر تو اختر نے اشارہ سے منع کیا - اُدھر ملاجی گرم ہو گئے - کیا تم کہ یہ خاص صحبت ہے خاص مجلس ہے یہان کوئی مردود بغیر بلائے کیون آیا - کے فقرے اُنکی زبان سے نکلے مگر شیر خاص نے کہا کہ اسوقت کسی سے لڑنا خلاف تہذیب ہے خوشی کا وقت ہے اگر انکو ہنسی آگئی تو کیا کمال ہے ایسا ہوا ہی کرتا ہے - مجلس ہے یہان ہر کس بخیال خویش خبطے دارد - کوئی ہنستا ہے کوئی روتا ہے آپ کو اپنے کام سے کام ہے اچھا اب مین جا کر دلہن سے اجازت مانگتا ہون یہ کہکر اختر حسین اُٹھے - پردے والے کمرے مین پہونچے اور کچھ دیر پیچھے واپس آئے - ملاجی کو علیحدہ بلایا - اور کہا - کہ ملاجی عین وقت کے وقت بڑا جھگڑا نکل آیا - وہ تو کچھ اور کہتی ہین - ملان نے پوچھا کیا - کیا تم کہ جو کچھ ہو صاف صاف کہو -

اختر - کہتی ہین - کہ مہر معجل ہو گا - اور فوراً لیا جائیگا -

ملّان - آخر یہ کیوں کیا اُنھیں آیا کہ ہمارا اعتبار نہین ہے۔

اختر - واللہ مین نے بھی یہی اعتراض کیا تھا۔ تو یہ جواب دیا کہ اگر اُنھین میری محبّت ہے تو وہ ایسا کر لین گے اور اگر نہین ہے تو خیر اسوقت تک میرا بھی کچھ نہین بگڑا ہے اور اُنکا بھی یہین تک رہنے دین۔

ملّان - بھئی مہر شرع محمدی ہو گا - دوسرے یہ کہ حدیث مین آیا ہے کہ مہر تھوڑا اچھا ہوتا ہے کیا تم کہ جب جا ہو جھگڑا پاک ہو جائے۔

اختر - خیر جاکر دریافت کرتا ہون - مین اپنی طرف سے کوئی جواب نہین دیسکتا۔ یہ کہکر پھر پردے مین گئے اور فوراً واپس آکر کہا کہ ملاجی وہ تو بگڑ گئین کہتی ہین کہ مین نے تو ہمیشہ شراب پی ہے - مین شرعی شادی نہین کرتی صاف صاف بات یہی کہ اگر ملاجی کو تمام مال و اسباب جو کچھ اُن کے پاس ہے مجھے مہر مین دینا منظور ہو تو بندی تیار ہے ورنہ وہ اپنے گھر خوش مین اپنے گھر۔

ملاجی - واہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

اختر - اب ہو یا نہو یہ تو ہم جانتے نہین - البتہ اتنا تو ہم کہہ سکتے ہین کہ صرف عورتونکی ناقص العقلی ہے ورنہ اُنکے پاس جو کچھ ہے وہ سب آپ ہی کا ہے۔

ملّان - یہ تو صحیح ہے مگر انھون نے اگر کل مجھے جواب دیدیا تو مین کیا کر سکتا ہون۔

اختر - ایسا نہین ہو سکتا اسکے ہم ذمہ دار ہین۔

ملّان - ؟ اکہ مجبور ہون ایسا نہین ہو سکتا۔

اختر - ملّاجی بڑی بھاری بدنامی ہو گی - برات واپس جائیگی - تمام شہر مین اسیوقت گھر گھر یہی ذکر فکر ہو گا - ناک کٹ جائیگی - تمھاری آبرو کے ساتھ میری آبرو بھی جائیگی دوسری بڑی بھاری فکر یہ ہے کہ آپ کے تمام دشمن یہ کہتے نظر آئینگے کہ (کچھ کر نہ سکے)

ملّان دیتک تو اونہہ اونہہ کر کے انکار کرتے اور گردن ہلاتے رہے مگر آخر انکار کرتے کرتے آنکھر تبہ اقرار بھی کر ہی لیا - اب کیا تھا ہون کا لفظ اُنکی زبان سے نکلا اختر حسین نے فرمایا کہ بس لیجئے اب دیر کیون کی جائے کار خیر مین دیر فضول ہے - چلیے مین بھی

ساتھ چلون خالص ایک صندوق جس مین نقد روپیہ ہو لے آیئے باقی اسباب کی پھر دیکھی جائیگی۔ زن وشوہر کا معاملہ ہے آپ پھر خود سمجھا لینگے۔

مُلّان۔ ہان ایاکہ سب دیکھا جائیگا۔ یہ بھی کیا ئم کہ انکا لڑکپن ہے ورنہ بھلا اسباب میری اور اُنکی چیز مین تفریق ہی کیا رہیگی۔

اختر حسین۔ بالکل درست ہے میرا بھی یہی خیال ہے۔

آخر دونون اُٹھے ملّان مع شاطر عیّار اپنے دولت خانہ پر کہ جو اب نئی شادی کی بدولت غریب خانہ بننے والا تھا پہونچے۔ ملّان نے ایک صندوق کھولا اُسمین سے چار ہزار نقد روپیہ نکالے۔ اختر حسین کے سامنے گنے۔ اختر کے منھ مین بھی فورًا پانی بھر آیا جلد صندوق اُٹھایا۔ اور فورًا زنانخانے مین لایا گیا۔ اب نکاح کے لئے کوئی حجّت باقی ہی نرہی تھی لہذا ایک قاضی صاحب نے خطبہ پڑھکر ایجاب وقبول کرادیا اور بعد نکاح اختر حسین صاحب نے کہا کہ کل رخصت ہوگی۔

مُلّان۔ کیا ئم کہ رخصت وخصت کیسی بس اب یہ جھگڑا فضول ہے۔

اختر۔ واہ جناب یہ کیونکر ہوسکتا ہے کل آپ کے مکان پر جائینگی اور جوکچھ رسم رسوم ہونگے وہ سب ادا ہونگے۔ آپ بھی مضطرب ہوجئے کل سب دیکھا جائیگا۔

مُلّان۔ اُف کیا ئم کہ ؎

عاشقی صبر طلب اور تمنّا بیتاب
دل کا کیا رنگ کرون خون جگر ہونے تک

خیر سنگ آمد وسخت آمد کا معاملہ ہے جیسے کچھ ہوگا صبح تک اور صبر کیا جائیگا۔

اختر۔ اجی جناب صرف صبر سے کام نہین چلیگا بلکہ آپکو احباب کی دعوت ضرور کرنی ہوگی۔

مُلّان۔ کیا ئم کہ کیا مضائقہ ہے مجھے اس سے انکار نہین ہے مگر سمجھ لیجئے کہ دولہا کی طرف سے دعوت کا دستور اُسیوقت کا ہے جب دُلھن اوسکے گھر آجاتی ہے۔

یہ کہکر ملان اپنے حسابون میدان مار کے - ایک مہم سر کر کے اپنے کمرہ پر واپس ہوئے
برخوردار شاطر عیّار ساتھ آئے اور پہلا کام یہان آکر یہ کیا کہ ملان سے اپنا انعام
طلب کیا - ملانجی نے بھی باربار کے تقاضہ کی وجہ سے اپنے اُن خاص جان نثار
حقیقی غمخوار کو بار بار ٹالنا کچھ زیادہ قرین مصلحت خیال نہین کیا پہلے تو قصہ
نے تھوڑا بہت طول کھینچا مگر آخر کو وہی چار روپیہ پر توڑ ہو گیا - آخر کار
نقد روپیہ دے دیا گیا کھری کھری دعائین بدلے مین لے لی گئین - اُدھر
وہ خوش اِدھر یہ خوش - بالخیر و شما بہ سلامت والا قصہ تھا -
اَب ملان فرمانے لگے بیٹا شاطر عیار کیا نم کہ جیسے تیسے آج کا دن تو گذر ہی گیا
مگر آج کی رات ذرا بے قراری سے گذرے گی - خیر کچھ پرواہ نہین ہے

برسر فرزند آدم ہرچہ آید بگزرد

حضرت یعقوب علیہ السلام پر بڑی مصیبت جُدائی کی پڑی - خوب صورت
نیک سیرت جگر گوشہ کیا نم کہ نورعین - فرزند دلبند حضرت نبیا مین یا اور
کوئی کیانم کہ دِیاکہ گم ہو گئے محبت مین بہت پریشان ہوئے بہت روئے اور
آنکھین جاتی رہین پھر بحکم خداوند جل وعلے صبر کیا - اور چپ رہے جب اُنھون
نے ایسی ایسی سختیان سہین اور صبر و شکر کی راہ مین ثابت قدم رہے تو ہم
تو دُنیا کے ایا کہ کتے ہین - ہم کو اُن کا اتباع ضرور کرنا چاہیئے بقول غالب -

صبر کرتے ہی بنے گی غالب
واقعہ سخت ہے اور جان عزیز

رات کو تو غرض تھی نہین کہ اِن کے خیالات کی پابند اور ان کی خوشی ناخوشی
کی راہ دیکھتی - وہ گذرتی گئی اور آخر کار ملان کو نیند آ گئی -
آج کی نیند بھی عجب نیند تھی - سو بیداریون کو اُس پر سے نثار کر دیا جائے
تو کم ہے ہزار ہوش ایسی بے ہوشیون پر قربان ہو جائین تو بھی کوئی نئی بات
نہین ہے - دنیا تو وہی تھی مگر دنیا کی بہار وہ نہین تھی - تمام جہان مین بہار تھی -

گویاکہ لالہ زار بنی ہوئی تھی - ہر جگہ پھول کھِلے ہوئے درخت پھولون اور پھلون سے لدے ہوئے مگر کچھ عجب رنگ تھا بجاے اِس کے کہ بلبلین جھوم جھوم کر غزل سرائی کرین - بے وفا پھولون کو اپنے دردِ دل سے آگاہ کرین سب ملان کی شادی کے نغمہ سنجی مین مصروف تھین - سب کی سب خوشی مین ترانہ سنجیان کر رہی تھین اور ترانہ سنجیان بھی کوئی معمولی نہیین بلکہ سب کی زبان پر یا مبارک باد کے ترانہ دلکش تھے - یا ملان کے سہرے گا رہی تھین - اگرچہ ہنسی ہنسی مین بعض بعض ایسے ایسے فقرے بھی کستی جاتی تھین - کہ اے واہ خدا کی شان بوڑھی گھوڑی اور لال لگام - یاکوئی بلبل اگر زیادہ مہذب تھی تو یہ کہتی تھی کہ ؎

انچہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم
ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر می بینم
اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان
طوق زرین ہمہ در گردن خر می بینم

مگر شیر دل بہادر بے بہا در نشہ محبت سے چُور بادۂ غفلت سے مخمور ملان کو اس کی کچھ پروانہ ہوئی وہ باغ مین اکڑتے پھرتے رہے - خوشی خوشی اپنی شادی کے ترانے سنا کیے - اگر کہین کوئی مخالف آواز آئی بھی تو وہین اکڑ کر کھڑے ہو گئے - اگر کسی درخت کو ہلتا ہوا دیکھا اور بدقسمتی سے یہ خیال پیدا ہو گیا کہ یہ ہمارا مخالف ہے ہماری شادی سے اس کو کوئی خوشی نہین ہے تو غصہ سے مُنھ مین کف بھر آئے - اول فول اُول جلول جو کچھ مُنھ مین آیا بک دیا - آخر کار درخت پر ہاتھ صاف کیا دو ایک ڈنڈے درخت پر رسید کیے اور ہات تیرے کی وہ مارا کہتے ہوئے چلدیے - اور کہین پہونچے یہی واقعہ ہوا تو وہان بھی یہی ترکیب برتی اور الفتح کا مصدر رٹتے ہوئے اپنی راہ لگے - خواب کا سلسلہ نا ختنا ہی تھا - ہنگامہ عیش کا کہین تعین اُور چھوڑ - ابتدا انتہا یا سِرا تو تھا نہین کہ ختم ہو جاتا نہ ختم ہوتا تھا نہ ختم ہوا - ملان برابر اُس

وقت تک کہ رات ان کے عیش وتعیش کی ٹھیکیداری کرتی رہی اِس سبز باغ مین
ہنٹر گشت لگاتے رہے۔

آخر سپیدۂ سحری آسمان پر نمودار ہوا۔ اور مؤذن نے اللہ اکبر کی صدا بلند
کی۔ بہت سے آدمیون نے جل شانہ اور بہت سون نے کہا کہ ؎

دی مؤذن نے اذان وصل کی شب پچھلے پہر
ہاے کمبخت کو کس وقت خدا یاد آیا

مُلّان نے بھی خواب خرگوش سے آنکھ کھولی۔ جب سے مسجد کو چھوڑا تھا اُس وقت
سے تڑکے اُٹھنے کی عادت بھی چھوٹ گئی تھی اگر بموجب العادۃ کالطبیعۃ الثانیۃ
کبھی آنکھ بھی کھلتی تو گرمی کا موسم ہوتا تو کھری چارپائی پر اور جاڑا ہوتا تو لحاف
مبارک مین بندخط کی طرح ملفوف پڑے رہتے تھے جب آفتاب عالمتاب کی دُنیا
مین پوری پوری عملداری ہوجاتی تھی تب آپ بھی بستر شریف سے اُٹھتے تھے۔
ہاتھ مُنھ دُھونے کی عادت یون بھی ہر شخص کے لیے تکلیف دہ ہے مگر مُلّان نے
قصداً اس کو چھوڑ دیا تھا اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ مُنھ
دھونے کی تکلیف مالایطاق کیون روا ہے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے بُری اور
نجس چیز کو اگر چھوتے اور کسی ناپاک چیز کو مس کرتے ہین تو ہاتھ کرتے ہین آخر مُنھ
وہ مُنھ جس پر تھپڑ مارنا بھی بروے حدیث صحیح ناجائز ہے۔ کیا تم کہ خدا اور رسول
کے نزدیک اس کی بہت عزت ہے آخر اُس کو ابناے زمانہ نے ناپاک کیونکر
ٹھہرا دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ ناپاک نہین ہے اور اگر ناپاک نہین ہے تو
پالا ہم جیت گئے لہذا اُس کے دھونے کی کوئی ضرورت نہین ہے بلکہ ہمارے
نزدیک تو اُس کے دھونے مین پانی کا اسراف ہے لہذا امیدہ ان ہمارے
ہاتھ رہا۔ مُنھ دھونے کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ مگر آج ضرورت مجبور
کر رہی ہے کیا تم کہ کسی کی سرگین آنکھین شرمگین نظرین ہمارے رُخ انور پر

بڑنے والی ہین۔ لہذا بہتر ہے کہ اپنے چہرہ پر پانی پھیرا جائے یا بہ الفاظ دیگر قلعی کر ہی جائے ممکن ہے کہ یہ ہی از دیاد محبت کا باعث ہو گیا ہو۔ مہر اگر سب نہین تو کچھ واپس آجائے۔ حسینہ مہ جبین معشوقہ طرار ونازنین ہمارے رُخ انور پر نظر ڈالے دیکھے اور دیکھتے ہی کیا لم کہ عاشق ہو جاوے اور لیا ہوا مال واپس دے۔ اب رفتہ بار بجو آمد کا معاملہ ہوا۔ غرضکہ شاید کہ ہمین بیضہ برار وپر وبال عنقا گردد بہر صورت آج منھ دھویا اور دھویا بھی صابون سے اور وہ بھی اچھی طرح مل مل کر اگرچہ میل کی اترتی ہوئی تہیون نے اس سلسلہ کو لاانتہا ہی کر کے آواگون یا تناسخ کے مسئلہ کو پیش نظر کر دیا تھا۔ مگر ایک تولیہ نے ثالث بالخیر کا کام کیا اور فیصلہ کر دیا کہ بس منھ دُھل گیا۔ اب آئینہ دیکھنے کی باری آئی منھ کئی کئی صورت سے بنا کر دیکھا گیا۔ آخر یہ وقت بھی گزرا عمامہ شریف جو رنگ بدل کر رات سے سر سبز یا صرف سبز ہو گیا تھا مبارک یا چند یا شریف یا کھوپری اقدس پر باندھا گیا۔ عادت تو یہ تھی کہ جلد جلد باندھا جایا کرتا تھا مگر آج ذرا اُس مین بھی تکلف برتا گیا۔ کہین خراب نہ ہو کہین سے کور دبی نہ بجا غرض جتنا وقت اس مشغلہ کی قسمت مین تھا اس نے بھی لیا اب نوبت قبا پر پہونچی اس کو بھی نہایت احتیاط سے پہن کر دوشالہ زیب تن کیا اور اپنے زعم مین پورے پورے دولہا بنکر بیٹھ گئے۔ صبح ہی سے انتظار دیکھنے بیٹھ گئے کہ اب کوئی بلانے آتا ہے۔ اب کوئی سسرال کا بھیجا ہوا آدمی پیغام جانفزائے وصل سناتا ہے خیالات وصل ہین کہ باسی کڑھی کے ابال کی طرح چلے ہی آتے ہین کسی صورت سے باز نہین آتے لینڈوری لگی ہوئی ہے۔ مگر ہر خیال کا مقدمۃ الجیش یہی خیال ہے کہ تیار رہنا چاہیے اب کوئی نہ کوئی آہی جائے گا۔

شاطر عیار حاضر دربار ہین۔ مگر حاضری پر ملّان کو صبر نہین ہے کہتے ہین کہ دیکھو

تاکید ہے کہین جانا نہین ایسا نہ ہو ابھی وہان سے ہم کو کوئی بلانے کے لیے آجائے اور تنہا جانا پڑے تم گدھے کے سینگون کی طرح غائب ہو جاؤ

شاطر عیار۔ اگرچہ جانے کے واسطے حرکت ندلوجی سے کام لے رہا تھا مگر وہ بھی بار بار یہی جواب دیتا تھا کہ واہ آپ یہ کیا فرما رہے ہین بھلا یہ کہین آنے جانے کا وقت ہے مین کھود انتجار (خود انتظار) کر رہا ہون آپ چلیے تو مین بھی چلون مگر مجبور۔

ملان۔ ہان ہان کہتے کہتے کیا رک گیا کیا تم کہ بات کہتے کہتے رک جانا بڑا سخت عیب ہے مردود نابکار جو بات کہا کر پوری کہا کر۔

شاطر عیار۔ مجبور کہنا یہ ہے کہ پریشانی اور دوڑ دھوپ مین کھانا تو نصیب ہوا ہی نہین ہے رات بھر بھوکے سویا کیے ہین پیٹ مین چوہے دوڑ رہے ہین آنتین قل ہو اللہ پڑھ رہی ہین اگر اسوقت کچھ کھانا کھلوائیے تو اپنے حسابون بھوکے کو کھانا کھلائیے گا۔

ملان۔ ہون۔ کیا تم کہ ہم بھی تو بھوکے ہین

شاطر عیار۔ حضور آپ کی اور بات ہے آپ کا پیٹ تو آج خوشی سے بھرا ہوا ہے

ملان۔ اور کیا تم کہ کیا تم کو خوشی نہین ہے

شاطر عیار خوشی کیون نہ ہوتی خوشی ہے اور بھوک بھی ہے۔

ملان۔ آیا کہ جب خوشی ہے تو تمھارا بھی پیٹ بھر گیا ہوگا

شاطر۔ مگر پھر بھی کچھ کھلوائیے۔

ملان۔ اس مین ایک اور بھی نقصان ہے۔

شاطر عیار۔ کیا

ملان۔ آیا کہ بات یہ ہے کہ آج ہمارا اور تمھارا کھانا اُنہین کے یہان ہوگا اور یہ ظاہر ہے کہ شادی کا موسم ہے بیاہ کا زمانہ ہے کچھ اُنھین اپنی ناک تو کٹوانا نہین ہے جو کچھ پکوائین گی اچھا ہی پکوائین گی لہذا صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد

شاطر عیار کے الفاظ کچھ بھی ہون مگر اُن کا مفہوم یہی تھا۔ ملحد گرسنہ در خانہ خالی برخوان عقل باور نہ کنند کہ رمضان اندیشد

ملان نے پہلے تو طرح طرح کے عجیب و غریب کھانون کی بہت کچھ اُمید دلائی مگر شاطر عیار نے اپنے منطقی دلائل سے ایک ایک دلیل کو رد کر دیا آخر کار یہ مجبور ہوئے اور بہت مجبور ہوئے غصّہ آیا۔ ڈرایا دھمکایا معمولہ اور تکیہ کلام کے الفاظ دل مین آئے اور دل سے طرف زبان کے رجوع کیا مگر وہان تو سوال ہی کچھ اور تھا۔ یعنی ع

زر دہ مرد چہ باشد زر بگیر و بیار

جب کسی طرح کام نہ چلا تو ملان نے کہا کہ اچھا تو یہ چار آنے پیسے ہین کچھ کھا پی لینا۔ مگر یہ واضح رہے کہ وقت نازک ہے اسوقت غیر حاضری کی درخواست کسی طرح منظور نہین ہو سکتی بہر صورت سنگ آمد و سخت آمد شاطر عیار نے بھی جیب گرم ہونے کے بعد پیٹ کے خالی ہونے کی زیادہ پروا نہین کی خوشی سے یا بادل ناخواستہ بیٹھ گیا۔

مگر اس کے بیٹھنے سے ملان کو تسکین کامل ہو نہین سکتی تھی۔ آخر جب وقت زیادہ گزر گیا تو کہنے لگے آیا کہ دنیا مین عجب عجب بے خبر اور بیفکر لوگ رہتے ہین۔ اختر حسین وغیرہ کو یہ خیال نہین ہوا کہ کسی مایوس تمنا کا کیا حال ہوگا اور کس سختی اور کرب و اضطراب کے ساتھ اپنا وقت گزار رہا ہوگا گیا نم کہ اُن کو اس وقت تک آنا چاہیے تھا اور اگر قضاء عند اللہ کوئی وجہ ایسی ہوئی تھی کہ وہ نہ آسکتے تھے تو ہمارے دل مردہ کو ضرور تسکین دینا چاہیے تھی۔ یہ کہتے کہتے ذرا چپ ہوئے کسی طرف کان لگائے اور کہنے لگے کہ کیا نم اے لو وہ بارہ بج گئے مگر اب تک کوئی نہین آیا۔ یہ خوب طریقہ ہے کیا نم کہ واقعی دنیا مین کسی کے دُکھ درد سے کسی کو مطلب نہین ہے۔ اچھا خیر اُن کا کون انتظار کرے ہم خود چلتے ہین عصائے مبارک سنبھالا شاطر عیار کو ساتھ لیا۔ اور مصداق سے

درین دریاے بے پایان درین طوفان موج افزا
دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسہا
وہ نہ آئے تو تو ہی چل رنگین
اسمین کیا تیری شان جاتی ہے

چلدئے اور جسقدر جلد ممکن ہوا اس قدر چلے۔ راہروان ہمراہی کی روایت ہے کہ کئی جگہ ٹھوکرین بھی کھائین مگر یہ کہکر کہ راہ محبت مین فراز و نشیب کا خیال ہی کب ہوتا ہے سنبھلے دامن جھاڑا اوٹھے اور پھر منزل مقصود کا راستہ لیا گلیون پر گلیان طے کین تب کہین جاکر باب اُمید تک رسائی ہوئی مگر یہان آکر آنکھون نے جو کچھ ستم دیکھا وہ بھلائے نہین بھول سکتا یعنی راستہ طے کرتے ہوے خیال یہ آرہے تھے کہ وہان اقسام و انواع کے کہانون کی دیگین چڑھی ہونگی بہت نہین تو تھوڑے بہت مہمان بھی ضرور جمع ہونگے دس پانچ کا نہین تو ایک دو طایفہ کا ناچ بھی ضرور ہو رہا ہوگا۔ مگر یہان تو کچھ بھی نہ تھا مکان نے اپنے کواڑون سے آنکھین بند کر رکھی تھین ایک زنگ خوردہ قفل درعلاوہ مین پڑا ہوا تھا۔ اگرچہ ملان نے دیکھا اور آنکھون نے دیکھتے ہی پہچان بھی لیا کہ تالا پڑا ہوا ہے مگر پھر بھی خیال ہوا کہ ع
ایہم گلی از بہار عشق است
والا معاملہ ہے نئی نئی شادی ہے دولھن والون کی طرف سے مذاق کیا گیا ہے مگر کیا ہم ایسے بھولے ہین کہ اس معاملہ کو نہ سمجھین بس تانت باجی اور راگ پایا آگے بڑھے چلے گئے اور جاکر کواڑون مین زور سے دس پانچ ڈنڈے رسید کئے زور سے آواز دیکر یہ بھی فرمایا کہ بھئی بس مذاق ہو چکا کھولو دروازہ کھولو ملان نے ایسے ایسے گرم و سرد کی بہت سیر کی ہے وہ خوب مے شناسد پیران پارسا را۔ کھولو کھولو نہ کھولوگے تو ہم دروازہ توڑ ڈالینگے
مگر صدا اے برنخاست سے

یان لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب مین
وہان ایک خامشی مرے سب کے جواب مین

اب توان کے غصہ کے تھرمامیٹر کی بھی کوئی حد نہ رہی ۔حرارت عشق کا پارہ کئی درجہ چڑھ گیا ایک گما اٹھایا اور کہنے لگے کہ لو نہین مانتے تو ہم بھی اب دکھاتے دیتے ہین کہ ہم کیا کر سکتے ہین ۔گے اور قفل کا وصل کر دیا مگر اتفاق سے راز مخفی نہ رہ سکا تھا۔گے کی آواز نے مکاندار کو جو کہین پاس ہی رہتا تھا بلا لیا اور پھر کئی محلہ والے جمع ہو گئے مکاندار کیا جانے کیا ہے غریب نے صورت شکل مشین سے اندازہ کیا کہ کیون جناب کیا ہے مکان میرا ہے یہ آپ تالا کیون توڑے ڈالتے ہین۔

ملان ہون۔ کیا لغو کہ آپ جھوٹے آپ کی سات پشت جھوٹی مکان آپ کا کیسے ہو سکتا ہے ۔یہ کہکر ایک گما اور قفل پر رسید کیا مکاندار کو اول تو یہی اندیشہ تھا کہ چھ سات آنے کا قفل ٹوٹ کر خراب ہو جائے گا اور نہین تو دو تین آنہ اس کی بنوائی مین صرف ہو جائین گے دوسرے ملان کے بے تکے جواب نے اور بھی آگ پر تیل کا کام کیا کہنے لگا کہ حضرت آپ آدمی ہین یا خالی پاجامہ۔ ذرا سوچ سمجھ کر باتین کیجیے زبان کو لگام دیجیے۔

ملان ۔آیا کہ سوچ لیا ہے۔ آئیے پہلے آپ ہی سے نپٹ لین۔

مکاندار۔ تو آخر بات تو کہئے ہوا کیا۔

ملان۔ آیا کہ نجی کی بات ہے خفیہ معاملہ ہے نہین بتانا چاہتے کیا آپ کا کچھ اجارا ہے۔

مکاندار۔ اگر آپ زیادہ ماش کے آٹے کی طرح اکڑین گے تو ہم پہلے تو اپنے آپ آپ کی مرمت کرین گے ۔اور پھر آپ کو پولیس کے حوالہ کرین گے ✣

ملان۔ کیا لغو کہ آپ کون ہین کیا خدائی فوجدار ہین کہ خواہ نخواہ آپ کو نجی کے حالات بتلا دئے جائین یہان سے لیکے تا بہ لندن۔ اور لندن سے لیکے اللہ میان تکے

گھر تک ہم یہی جواب دئے جائین گے۔ خفیہ معاملہ ہے اتنا بتائے دیتے ہین
کہ کوئی جھگڑے کی اور گھبرانے کی بات نہین ہے آپ خواہ مخواہ ڈرے
جاتے ہین سہمے جاتے ہین آپ کے حواس باختہ ہو رہے ہین کیا نم کہ سچ کہا
ہے کہ آج کل لوگ نامرد پیدا ہوتے ہین۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو بھلا آپ اتنے
کیون گھبرا جاتے۔

مکاندار۔ خیر خفانہ ہوجیے صرف یہ دو باتین ہین ان مین سے ایک بات
منظور کر لیجئے یا یہ کہ آپ بات بتائیے کہ پرائے مکان مین آپ کو دست اندازی
کا کیا حق ہے۔ کیون آپ تالا توڑے ڈالتے ہین اور یا یہ یک بینی دو گوش
ناک کی سیدھ اپنی راہ لگئے نو دو گیارہ ہو جائیے اور پلٹ کر بھی نہ دیکھئے ورنہ
اگر آپ یونہی ہیکڑی کئے جائین گے تو یاد رکھئے کہ ہم آپ کو پولیس کے
حوالے کر دین گے۔

مکاندار نے دوبارہ پولیس کا نام لیا تھا۔ ملان کا دل میدان رزم بزم
بنا ہوا تھا صلح اور لڑائی دونون کے خیالات فضائے دل مین گھوڑ دوڑ
لگا رہے تھے لڑائی اس واسطے کہ کریال مین غلہ لگ رہا تھا بیکار کو ایک
اجنبی ایک فضولی آدمی زن و شو کے معاملات مین دست انداز ہو رہا تھا۔
صلح کے خیال اس لئے آرہے تھے کہ پولیس کے نام سے اکثر پیشاب پر قابو
نہ رہتا تھا۔ جب تک تجربہ نہ تھا اُس وقت تک تو خیر ممکن ہے کہ خیالات بہادر
ہون۔ مگر تجربات تلخ اور واقعات نے زندگانی کی بساط جوانمردی کو قطعاً
بدل دیا تھا۔ لہٰذا آخری فیصلہ صلح ہی پر ہوا کہنے لگے کہ بھائی صاحب آیا کہ
پولیس کا نام بار بار لینے سے اور ڈرنے سے کوئی فائدہ نہین ہے ہم کوئی
ایسے ویسے آدمی نہین ہین آیا کہ چور نہین اچکے نہین ڈاکو نہین گرہ کٹ نہین۔
شریف ہین اور شریف بھی نجیب الطرفین آبرودار اور آبرودار بھی ایسے کہ ایک
نوکر بھی موجود ہے وہ دیکھیے سامنے کھڑا ہے ادھر آ بیٹا شاطر عیار ہم نے بیٹھا

اس واسطے کہا کہ نوکرہی سے تمنے کا کام بھی لیا ہے - آدم برسر مطلب
کیا تم کہ کل شادی ہوئی ہے نکاح جس کے لئے حکم ہے فمن رغب عن سنتی
فلیس منی ہو گیا ہے کیا تم کہ مہر یعنی صداق - معجل ادا کیا گیا ہے - چار ہزار جسمین
سے ایک کوڑی بھی باقی نہین سب ادا کیا گیا ہے ہماری منکوحہ بیگم صاحب
ابھی یہین ہین کیا تم کہ شرماتی ہین چھپی ہوئی ہین مخفی ہین مستور ہین پردہ نشین ہین
مکاندار کو یہ باتین سُنکر ہنسی بھی آئی اور غصہ بھی - مگر غصہ کو پھر
کسی وقت کے لیے اٹھا رکھا اُس وقت تو ہنسی ہی سے کام لیا - کہا کہ جوکچھ
آپ نے فرمایا بجا - مگر مکان خالی پڑا ہوا ہے یہان نہ کوئی مرد ہے نہ عورت
ہے آیئے مین آپ کو مکان کا کونہ کونہ دکھادون لڑکا موجود تھا
اس سے کہا کہ بیٹا مکان کی کنجی لے آؤ لڑکا کنجی لے آیا مکان کھولا گیا -
ملان کو دکھایا گیا ملان نے دیکھا کہ تمام مکان مین بھیرون ناچ رہا ہے عصائے
مبارک اُس جگہ پر زور زور سے پٹکنے لگے کہ یہان پر ہماری بیوی تھی کیا تم
کہ بروے قانون آپ مکاندار ہین آپ ذمہ دار ہین ہماری بیوی ہم کو
دیجئے ورنہ ہم آپ سے لین گے غضب خدا کا کیا کوئی سوئی ہے کہ غائب
ہو گئی ہرگز یہ نہین ہو سکتا جو کچھ کارروائی ہے آیا کہ آپ ہی کی ہے بس
ضامن دے یا دلائے -
ملان جی نے یہ جملہ کچھ اس ٹون - اس لہجہ اس متانت اس قرات سے
ادا فرمائے کہ مکاندار کو اور بھی زیادہ ہنسی آئی اور کہا کہ قبلہ معاف
فرمایئے آپ تو بالکل بے عقل معلوم ہوتے ہین وہی بات ہے ع

موتنا آیا نہین اور اونٹ بوڑھا ہو گیا

حضت ان جھگڑون سے مجھے کیا مطلب ہے - مجھے کیا معلوم کہ آپ کی
شادی ہوئی ہے یا خانہ بربادی ہوئی ہے آپ کو صرف اتنا بتائے دیتا ہون
کہ پرسون دو تین آدمی میرے پاس آئے تھے صرف ایک روز کے لیے

مکان کسی خاص جلسہ کے لیے مانگ لیا گیا۔ شب بھر بھی نہین رہے بعد دس گیارہ بجے کے کنجی مکان کی دے گئے اور وہ رخصت ہو گئے۔ آپ جائیے اور انھین کو تلاش کیجئے۔

غرضکہ بعد خرابی بصرہ ملان صاحب کو سمجھا بجھا کر واپس کیا اور ملان صاحب با دل پژمردہ و تمنائے افسردہ مکان پر تشریف لائے۔ آئے تو طبیعت نڈھال تمنائین خراب خستہ۔ نہ وہ ارمانون کا ہجوم نہ وہ آرزو کی بھیڑ بھاڑ جدھر دیکھئے بدحالی۔ دل کے کونہ کونہ مین اداسی کا عالم اختر حسین وغیرہ کی قسمت مین جسقدر رگالیان تھین وہ ایک ایک کر کے عالم تنہائی مین ادا کی گئین خیالات کے ہجوم نے زبان کو روان کر دیا۔ اور یہ الفاظ نکلنے لگے کیا ہام کہ یہ تو ہو نہین سکتا وہ تو وفادار ہے یہ سب اختر حسین کی شرارت ہے عجب نہین کہ اسکی دولت دنیاوی ظاہری دولت حسن کی وجہ سے ان لوگون نے اُسپر رشک کھایا اور اُس کو مار ڈالا ہو مگر کہین یہ ہو سکتا ہے کیا یہ سب روپیہ ہضم ہو سکتا ہے نہین ہرگز نہین ایک ایک حبہ ادا کرنا ہوگا اگر اُس کی جان لی گئی ہو گی تو بردے قانون اُس کو زندہ کرنا ہوگا۔ ملان کے طبیعت کے گھوڑے نے اس میدان خیال کو نہایت تیزی سے طے کیا تھا کہ اختر حسین بھی نہایت پژمردہ ملول خاطر تشریف لائے کہا کہ کیون جی اختر حسین کیا قصہ ہے مکان خالی ہے حجلہ عروسی ویران۔ آیا۔ کہ وہان کوئی بھی نہین۔

اختر حسین۔ اجی حضرت بس نام نہ لیجئے خاموش ہو جائیے جہان تک جلد ممکن ہو بھاگ جائیے۔

ملان۔ کیون کیا تم کہ کیا چوری کی ہے۔

اختر حسین۔ اور کیا چوری نہین کی تو یونہی۔ کسی کو بغیر اُس کے والدین کی مرضی کے گھر سے بلانا نکاح کرنا اور پھر یہ دعوی کہ کوئی چوری کی ہے خیریت اسی مین ہے

کہ بھاگ جائیے۔

ملان۔ کیون کیا تم کہ کیا ہوا۔

اختر حسین۔ بات کیا چھپی ہوئی رہتی ہے اُن کے ۱۰۱ کو خبر ہو گئی وقت پر خبر ہو گئی زبردستی لے گئے ہمکو بھی گرفتار کرادیا وہ تو کہئے خیریت تھی آپ نہ ہوئے ورنہ آپ تو دھرے جاتے ہم نے بھی تین چار ہزار روپیہ صرف کیا ہے تب چھوٹے ہین ورنہ سڑ سڑ کر جیلخانہ مین مرجاتے۔

ملان۔ (گھبراکر) اور ہماری بیوی اور روپیہ

اختر حسین۔ خاموش آپ بیوی بیوی اڑا رہے ہین اگر وہ بیوی ہین تو روپیہ انھین کے پاس موجود ہوگا۔

ملان۔ تو ہم کہین کے نرہے۔

اختر حسین۔ اور ہم کو کیا کم نقصان اُٹھانا پڑا۔

روپیہ کے غم اور بیوی کے گم ہونے کا غریب ملان کے دل پر وہ صدمہ پڑا کہ اسیوقت سے دیوانگی کی باتین کرنے لگے اور آخر بالکل دیوانہ ہوگئے۔

اختر حسین نے معہ اپنے ساتھیون اور شاطر عیار کے حصہ رسد روپیہ تقسیم کرلیا یہ کہنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی کہ یہ ایک سبز باغ تھا جو ہوس بڈھے کو دکھایا گیا تھا اور اس کی بوالہوسی کا نتیجہ اُسکو دکھا دیا گیا مفصل جعلی کارروائیان جو کی گئی تھین وہ ہر شخص غور کرنے پر سمجھ سکتا ہے ہم اس کو تطویل لا طائل سمجھ کر چھوڑتے ہین۔ ہان سچ ہے

چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو
رندی و خرابانی در عہد شباب اولے

تمام شد

تاریخ اودھ مکمل

آجتک جتنی تاریخین چھپی ہین اُن مین سے کوئی بھی اس کے مقابل کی نہین ہے اِس کے مصنف نے اس کو نہایت مشرح اور بسیط صاف و شستہ سلیس اُردو مین لکھا ہے اور تمام وکمال حالات شاہان اودھ کے مفصلاً تحریر کیے ہین یہ کتاب پانچ جلدین مین منقسم ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

جلد[۱] اول مین برہان الملک نواب سعادت خان بانی سلطنت اودھ سے لیکر اُن کے آخر زمانے تک کے کل واقعات وانقلاب سلطنت تحریر ہین:-

جلد[۲] دوم مین نواب شجاع الدولہ بہادر کی مسند نشینی کیوقت سے اُنکے تمام عہد سلطنت کے واقعات وحالات اور ریاست روہیلکھنڈ وروہیلکھنڈیون کی تباہی نہایت شرح وبسط سے لکھی ہے:-

جلد[۳] سوم مین نواب آصف الدولہ بہادر کے وقت کے پوست کندہ حالات اور اُنکے بعد وزیر علیخان کی مسند نشینی اور انگریزون سے مقابلہ درج ہے-

جلد[۴] چہارم مین نواب سعادتعلی خان سے مناجان تک کل حالات مندرج ہین

جلد[۵] پنجم مین محمد علی شاہ کی مسند نشینی سے لیکر آخر شاہ اودھ حضرت واجد علیشاہ تک کے کل واقعات اور حالات رطب ویابس اور انکا کلکتہ جانا وغیرہ وغیرہ نہایت دلچسپ تحریر جس کو دیکھکر ہر شخص داد تحسین مصنف کو دیتا ہے کیونکہ مصنف صاحب نے اُسکی تحقیق وتدقیق مین بہت کچھ جانکاہی فرمائی ہے غرضکہ تاریخی حیثیت سے یہ کتاب نایاب ہے ہر شخص ضرور خریدے قیمت ہر جلد ے

نام کتاب	قیمت
روز الیمبرٹ - ایک لڑکی الیمبرٹ کی حسرت اور درد بھری سوانحعمری راہ نیک سے انحراف اور چوری جوے دغابازی شرابخواری وغیرہ کے برے انجام زبان سلیس اور صاف دو حصہ کامل -	للعہ
الضیاً - اول	عار
" دوم	عار
ناول اسرار - نیکرومنیسر کا بامحاورہ اور سلیس ترجمہ چھپا عصمت اور حسین زنانہ لیڈیون کے دلی جذبات کا خاکہ زمانہ کی حیرت انگیز نیرنگیون اور انقلاب کی عبرت انگیز تصویر	۸/ عہ
دیگز ونسیڈا - عقل کو چکر مین ڈالنے والے رازون کا خزانہ ہے شیطانی فریب اور انسے بچنے کے طریق اور اچھے انجام سمندر اور جزائر کی سیر - موقع بموقع تصاویر	۱۲/ عہ
شام جوانی حصہ اول - مسٹر رنالڈ کے ناولون مین یہ مشہور ناول ہے - جسمین مصنف نے اپنا زور قلم دکھایا ہے مگر مترجم نے بھی اردو کے سانچے مین ڈھالکر اسے اردو کا بہترین ناول ثابت کر دیا ہے قصہ کی دلچسپی کے ساتھ عبارت کی روانی وغیرہ قابل دید و داد ہے مترجمہ منشی نوبت رائے صاحب نظر مرحوم اڈیٹر اخبار -	عار
الضیاً حصہ دوم -	۱۳/ عہ
دھوکا یا طلسمی فانوس - اسمین بھی قصہ کو نہایت عبرت انگیز پیرایہ مین بیان کیا ہے - اور دکھایا گیا ہے کہ اگر انسان کو تمام دنیا کے راز معلوم ہو جائین تو اسکا کیا نتیجہ ہے اور وُہ کیا کیا کر سکتا ہے اور کیسی مالا یطاق تکلیف مین پھنس جاتا ہے اسپر جو اسکے مترجم منشی سجاد حسین صاحب اڈیٹر اودھ پنچ نے ظرافت کی چاشنی دی ہے اُس سے اُسکی عبارت مین اور بھی گلکاری پیدا ہو گئی ہے -	۱۲/ عہ

قیمت	نام کتاب

دیگر مصنفون کے انگریزی ناولون کے ترجمے

تسخیر - الیور گولڈ اسمتھ کے مشہور ڈراماشی اسٹوپس کا عمدہ اور سلیس ترجمہ — ۸/

ترجمہ اُردو ناول ارنسٹ مالٹر یورس والالیس - انگلستان کے بہترین اور مشہور ناولسٹ لارڈ لٹن صاحب کے ناول کا ترجمہ جسمین حسن وعشق ہمت وجرائت وغیرہ کی نئے رنگ وروغن سے تصویرین کھینچی گئی ہین کامل سہ حصہ .... — ۸عہ/

جذبۂ عشق - ایک وحشی قوم کی لڑکی کی درد بھری داستان جسکی ہوشیاری اور جرأت کے بعد ایک وحشی قوم نے انسانیت کا جامہ پہنا ...... — ۶/

خون ناحق - پولیس کی کارروائی اور رسا غرسانی کے حالات دکھاکر ثابت کیا ہے کہ خون ناحق بغیر رنگ لائے نہین رہتا تمام واقعات مین دلچسپی کا سلسلہ قائم رکھا گیا ہے .... — ۱۰/

شاہد طرار - ایک فرنچ ناول کا ظریفانہ ترجمہ جسمین نام بھی اُردو لکھے گئے ہین — ۶/

طلسم خیالات - یعنی افسانہ نیگ وحشتا جسکی عام مقبولیت کا یہ ثبوت ہے کہ پہلے بنگلہ مین ترجمہ ہوا پھر اُردو مین ترجمہ کیا گیا ...... — ۱۱/

فسانۂ مفقود الخبر - جسمین ایک حسینہ جوان جہان عورت کا اچانک اپنے شوہر سے جدا ہوکر بدمعاشون کے جال مین پڑنے اور طرح طرح کی اذیتون کے بعد بھی اپنی عصمت کو قایم رکھنے کا قصہ بیان کیا گیا ہے اسکے نتائج نہایت دلخوش کن دکھائے گئے ہین .... — عہ/

قصۂ حاجی بابا اصفہانی - ایڈونچر آف دی حاجی بابا اصفہانی کا ترجمہ جسمین ایرانیون کے طرز معاشرت علم ادب سیاحت جغرافیہ کا حال بیان کیا گیا ہے اس کے علاوہ کھانے کمانے کے بہت سے نسخے درج ہین غرضکہ یہ کتاب بدمعاشون کی دستگیر جوانون کو ایک ناصح مشفق بچون کیلئے دل لگی کا ذریعہ — عہ ۸/